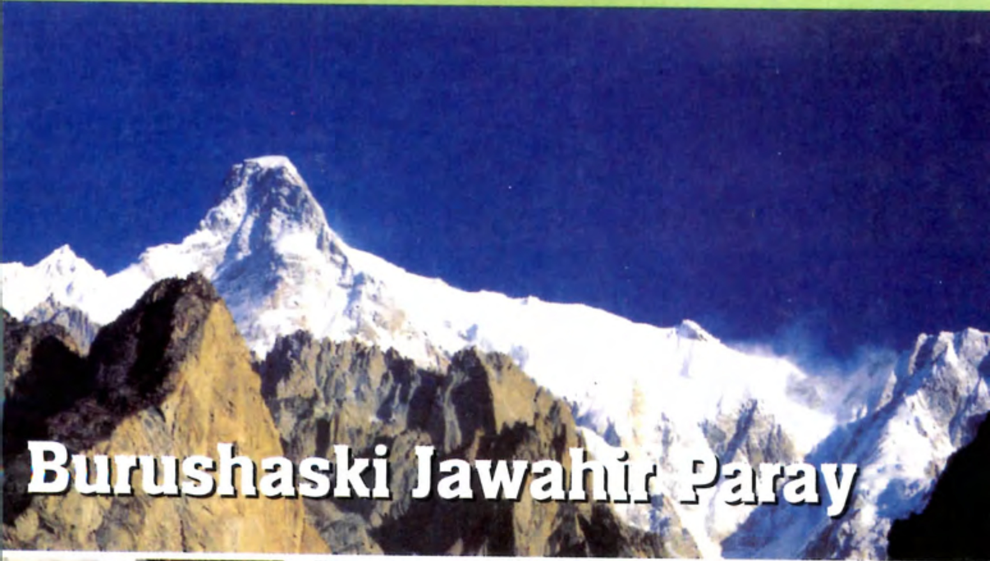

Burushaski Jawahir Paray

بروشسکی جواہر پارے

مصنّف

نصیرالدین نصیرؔ ہونزائی

اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی

بہ اشتراک

شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ جامعۂ کراچی

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

بُروشسکی جواہر پارے

پروفیسر ڈاکٹر علاّمہ نصیرالدین نصیرؔ ہونزائی (ستارۂ امتیاز)

مجلس ادارت:

ایس ایم شاہین، فدائے مک،

عرفت روحی امین الدّین، یاسمین فِدا

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی، کراچی
بہ اشتراک
شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی
اکادمی ادبیاتِ پاکستان، کراچی

Jawaahir Paaree

Some Glimps of Burushaski language.

Prof. Dr. Nasir al-Din Nasir Hunzai

کتاب: بُروشسکی جواہر پارے

مصنّف: پروفیسر ڈاکٹر علامہ نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی (ستارۂ امتیاز)

قیمت: ایک سو پچاس روپے

اشاعتِ دوم: ۲۰۰۵ء

تعداد: پانچ سو

حروف کار: یاسمین فدا

ترتیب وتزئین: ایس ایم شاہین، فدائے مُک

آرائش: محمد فیصل شبیر

حروف چینی: ایس ایم شاہین، فدائے مک، عرفت روحی امین الدین، یاسمین فدا

مطبع: شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ، جامعہ کراچی

تقسیم کار: اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی، کراچی؛ انٹرنیشنل بُک ہاؤس گلگت

اشتراکِ علمی: شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ واکادمی ادبیات پاکستان، کراچی

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science

Knowledge for a united humanity

فہرستِ موضوعات

کلماتِ تحسین و آفرین	علامہ نصیرالدین نصیرؔ ہونزائی	
بروشسکی زبان کے جواھر ریزے	سید خالد جامعی	
بروشسکی جواھر پارے		
اظہارِ تشکر	آغا نور محمد پٹھان	
مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات		۱
بُروشسکی مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات		۲
مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات		۳
کثیر الحروف لسان بہت سی بولیوں پر حاوی ھوسکتی ھے۔		۴
سرچشمۂ علم و ادب شُہرۂ آفاق جامعۂ کراچی کی ادبی سرپرستی کا شکریہ		۸
ترجمۂ نظم جامعۂ کراچی (فرھنگِ الفاظ)		۹
بہارِ وطن اور اپنے والد خلیفہ حُبِّ علی کے باغات کی یاد میں ایک آزاد نظم		۱۱
ترجمۂ بہارِ وطن		۱۲
"نظم" اِچَھر اُیَم دَلتَس مَیوّن		۱۳
ترجمۂ نظم "دلتَس مَیوّن"		۱۴
زبان کا فلسفہ اور قِصّہ		۱۶
ایک پُر تاویل خواب		۱۷
شہزادہ شیر قلم جناب راجہ ریاض احمد خان صاحب		۱۸
شاھی بُرُوشَسکی (۱)		۱۹
شاھی بروشسکی (۲)		۲۱

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

شاهی بروشسکی (۳)	۲۳
شاهی بروشسکی (۴)	۲۴
شاهی بروشسکی (۵)	۲۵
شاهی بروشسکی (۶)	۲۶
شاهی بروشسکی (۷)	۲۷
شاهی بُرُوشسکی (۸)	۲۸
ہونزا کے روایتی=ثقافتی تھوار (۱)	۲۹
ہونزا کے روایتی=ثقافتی تھوار (۲)	۳۰
ہونزا کے روایتی=ثقافتی تھوار (۳)	۳۲
یَرُم زمانا اَیَم یاد = یات	۳۴
قدیم ہونُزُلوٚ پُھوٚ لَم ایتَس طریقاً	۳۵
ایک کہاوت اور اس کا پَس منظر	۳۸
جوٚٹ مِناٗسَن	۳۹
بَلوشِ دَنےِ دُسذَک (۱)	۴۰
بَلوشِ دَنےِ دُسذَک (۲)	۴۱
غَشکےِ دُسذکےِ فہرست	۴۲
توٚم تَلُوٚ = ہر قسم کے درخت	۴۳
دَغَیکوٚ دا چِلیئکوٚ = موٹے اور چھوٹے : تیٔرتوٚم	۴۴
دُغاٗرُوسَس (قرآن کے بارے میں بروشسکی سوال و جواب)	۴۵
اسلامی الفاظ	۴۹
اسلامی الفاظ	۵۱
تشبیہات	۵۳
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۱)	۵۸
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۲)	۵۹
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۳)	۶۰
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۴)	۶۱

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۵) ۶۲
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۶) ۶۳
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۷) ۶۴
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۸) ۶۵
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۹) ۶۶
یہ آپ کے لیے اُستاد کا خط = مکتوب ہے. ۶۷
بی آر اے کے لیے ضروری مشورے ۷۰
میرے عزیزان : (.B.R.A) کناَو ۷۲
ایک تحقیق ۷۴
تحلیل ۷۵
روایتی معلومات ۔ (۱) ۷۷
روایتی معلومات۔ (۲) ۷۹
روایتی معلومات۔(۳) ۸۰
چند بُرُوشسکی الفاظ صرف (.B.R.A) کے لیے ۸۱
اگوَن ۸۳
بُروشسکی الفاظ ۸۵
چند بُرُوشسکی الفاظ جو اہم ہیں. ۸۶
لُغات سازی ۸۸
لغات سازی ۹۰
لُغات سازی کا کام ۹۲
ضروری تحقیق کا حصّہ ۹۴
مجھے لگتا ہے کہ درجِ ذیل الفاظ کا مادّہ ہِندی ہے
آپ کا کیا مشورہ ہے؟ ۹۵
اُلتُرؤ (حِکایة صوت) ۹۷
لغات سازی کے لیے ۹۹
درج ذیل الفاظ کے شروع کا حرف غیر مُتحرِّک یا

مَوقوف(ٹھیرا ھُوا) ھے یعنی وہ زَبَر ، زِیر اور پیش
کے بغیر ھے۔ ۱۰۱
ہونزا کے قدیم ناموں میں سے چند نام ۱۰۳
ایسے جانوروں وغیرہ کی ایک فہرست جو خود علاقے
میں موجود تو نہیں ھیں مگر ان کے اسماء شروع ھی
سے زبان کے ساتھ استعمال ھوتے آئے ھیں، اس کی کیا
وجہ ھو سکتی ھے؟ ۱۰۴
ہالُم بیٔسکُمۓ فہرست (۱) گھریلو چیزوں کی فہرست ۱۰۶
چمڑا اور کھال کی چیزیں (ص۔۱) ۱۰۸
چمڑا اور کھال کی چیزیں (ص۔۲) ۱۱۰
بُروشسکی میں بعض ترکی الفاظ (۱) ۱۱۱
بُروشسکی میں بعض ترکی الفاظ (۲) ۱۱۳
عربی "فاء" اور ھندی "پھ" کا نمونہ ۱۱۵
تحفۂ تحقیق برائے عزیزانِ بی.آر.اے ۱۱۶
تحقیق کرتے رہو چاھے ایک لفظ کیوں نہ ھو (۱) ۱۱۸
تحقیق کرتے رہو چاھے ایک لفظ کیوں نہ ھو (۲) ۱۲۰
ضمائرِ مُتَّصِل کی سات قسمیں ھیں ۱۲۱
قواعد : ضمائر ۱۲۳
قواعد (۱) ۱۲۴
قواعد (۲) ۱۲۵
قواعد (۳) ۱۲۷
قواعد (۴) ۱۲۹
قواعد (۵) ۱۳۰
قواعد (۶ اے) ۱۳۱
قواعد (۶ بی) ۱۳۳
مصدرِ خاص (۱) ۱۳۵

مصدرِ خاص (۲) ۱۳۶
تکرار و حذف کا ایک نمونہ ۱۳۷
تصغیر، تقلیل اور تکرارِ مخلوط ۱۳۹
تکرار کے نمونے ۱۴۰
فعل کی تصغیر و تقلیل ۱۴۱
ذخیرۂ الفاظ بطریقِ اضداد ۱۴۳
بطریقِ اضداد ۱۴۶
ہم وَزن الفاظ ۱۴۸
ایسے الفاظ کا نمونہ جن کے آخر میں "خ" ھے. ۱۵۰
ہر لفظ کا آخری حصّہ ھے :. ڭ. ۱۵۱
ہر لفظ کا آخری حصّہ ھے :. وُ ۱۵۳
ہر لفظ کا آخری حصّہ ھے :. وٚ ۱۵۵
خصوصی فہرست (۱) آپ کی مہارت کے لیے ۱۵۹
عمومی تحقیق ۱۶۱
ترتیب ۱۶۳
فصاحت کے لیے زاید کا طریقہ ۱۶۴
ذخیرۂ الفاظ کا ایک اور دلچسپ نمونہ ۱۶۶
نصاب (۱) ۱۶۸
قدیم ہُونزوے شَمسی ھِسَمِڭ ۱۷۰
چینی تُرکستان کے روایت کے مطابق بارہ جانوروں کا کیلنڈر ۱۷۱

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جریدہ انتیس [۲۹]

ایک تاریخی دستاویز

اس شمارے میں شامل اہم مباحث کی تفصیل

عالم اسلام میں جدیدیت اور روایت کی کشمکش، قرنِ اول سے عہد حاضر تک	سید خالد جامعی/عمر حمید ہاشمی
تاریخ ادب ہندوستانی، ایک معروضی مطالعہ	ڈاکٹر معین الدین عقیل
غزلیات [غیر مطبوعہ]	عزیز حامد مدنی
جمہوریت اور نسل کشی میں فطری تعلق: ایک تحقیقی جائزہ	مائیکل مین
صفوی شعراء اور مغل ہندوستان	پروفیسر عزیز احمد
برِعظیم کی تحریکِ آزادی اور حصول پاکستان کی تاریخ، [حصہ اول]	مولانا حسن مثنیٰ ندوی
تاریخِ ادبِ ہندوستانی (ترجمہ) [پیش لفظ]	ڈاکٹر لیلیان نازرو
تاریخِ ادبِ ہندوستانی [غیر مطبوعہ] دیباچہ	گارساں دتاسی
پاکستان میں تعلیم [باب اول]، ترجمہ ایجوکیشن ان پاکستان	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی
بلند و پست، تاریخ کے چند گمشدہ ابواب	اقبال حامد
سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام کیا ہے؟ غربی تہذیب فکر و فلسفے کا محاکمہ	ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری

حصہ انگریزی

Methodology Underlying Imam Ghazali's Critique of Greek Philosophy	Ali Muhammad Rizvi
Rawls Habermas Debate: A Ghazalian Assessment	Ali Muhammad Rizvi
Rejecting Freedom and Progress The Case Against Capitalism	Dr. J. A. Ansari
Foucault on Freedom	Ali Muhammad Rizvi

قیمت تین سو روپے — صفحات ۱۳۰۰

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کلماتِ تحسین و آفرین

اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی نے ۱۹۸۰ء کے عشرے سے لے کر اب تک جو جو اہم کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں، اس میں میرے ان عزیزوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے جو شب و روز بروشسکی لٹریچر (ادب) کی ترقی اور فروغ کے لیے اپنے استاد کی مسلسل مدد کر رہے ہیں۔ اکادمی کے موجودہ منصوبوں میں جامعہ کراچی اور اردو لغت بورڈ کے اشتراک سے تیار ہونے والی بروشسکی اردو لغت ایک اہم منصوبہ ہے، یہ لغت جامعہ کراچی کے شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کی جانب سے شایع ہوگی۔ دیگر منصوبہ جات میں بروشسکی تصویری لغت اور قائم داد بروشسکی مِنی ڈکشنری برائے لٹل اینجلز شامل ہیں۔ مندرجہ بالا تمام علمی کاموں کی ترقی و پیشرفت کے لیے یوں تو ہمیں شرق و غرب کے بے شمار عزیزان کی مدد حاصل ہے تاہم ہمارے مندرجہ ذیل احباب خصوصی طور پر اپنی علمی و ادبی اور انتظامی و فنی صلاحیتوں سے ان منصوبوں کو آگے بڑھانے کے لیے فعّال کوشش کر رہے ہیں۔

علی مدد ابن دولت شاہ، معتمدِ اعزازی اور آنریری فیلڈ ریسرچ آفیسر برائے علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی، ایس۔ ایم۔ شاہین خان ابن محمد خان ابن بائے خان، افسرِ تحقیقاتِ بروشسکی و آنریری فیلڈ ریسرچ آفیسر برائے علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی، موکھی علی حرمت صاحب، آنریری فیلڈ ریسرچ آفیسر برائے علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی، غلام محی الدین ابنِ غلام قادر ابن محمد سراج، چیرمین بروشسکی ریسرچ اکیڈمی کراچی و رکن کورڈکشنری گروپ، عرفان اللہ ابنِ علی مدد ابن دولت شاہ، آنریری سیکریٹری بی۔ آر۔ اے کراچی اور رکن کورڈکشنری گروپ، شاہ ناز سلیم ہونزائی زوجہ محمد سلیم، منتظمۂ اعلی و رکن کورڈکشنری گروپ، فدائے مک ابنِ امتیاز حسین ابن موکھی عرب خان، افسرِ تحقیقات بروشسکی و رکن کورڈکشنری گروپ، یاسمین فدا زوجہ فدائے مک ابنِ امتیاز حسین، معتمدِ خاص پروفیسر ڈاکٹر علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی برائے بروشسکی

ادب و رکن کورڈ کشنری گروپ، برکت علی ابنِ غلام قادر ابنِ محمد سراج، رکن کورڈ کشنری گروپ اور رضوان اللہ ابنِ علی مدد ابنِ دولت شاہ، سوفٹ ویر پروگرامر و رکن کورڈ کشنری گروپ، الیاس ابن عظیم، کوآرڈینیٹر بی۔آر۔اے برائے یاسین اور رکن کورڈ کشنری گروپ، عاشق حسین ابنِ امتیاز حسین، رکن کورڈ کشنری گروپ، رضوان علی ابن ہمت علی، رکن کورڈ کشنری گروپ اور فخرالدین ابنِ قربان علی کمپیوٹر کنسلٹنٹ۔

امریکہ میں امین الدین ابنِ ایثار علی ابنِ نصیر الدین، پرسنل ایڈوائزر (مشیر) برائے ڈاکٹر ہونزائی و مشیر بی۔آر۔اے اور عرفت روحی امین الدین معتمدِ خاص ڈاکٹر ہونزائی و مشیر میرے دست راست کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

ساتھ ہی ساتھ ہمارے اسلام آباد کے احباب ڈاکٹر پروین زوجہ اشرف امان، چیئر پرسن (صدر) بی۔آر۔اے اسلام آباد، نذیر صابر ابنِ سعادت شاہ، ایڈوائزر (مشیر)؛ غلام قادر ابنِ ترنگفہ امیر حیات، سکالر و ایڈوائزر (دانشور و مشیر)؛ اظہار علی ابنِ نصیر الدین نصیر ہونزائی، ایڈوائزر (مشیر)؛ غلام عباس، سکالر و ایڈوائزر (دانشور و مشیر)؛ میجر ڈاکٹر انعام اللہ، افسرِ تحقیقات بروشسکی، نورانی نیک عالم سابقہ چیئر پرسن (صدر) بی۔آر۔اے اسلام آباد اور جل باز کریم، قصیدہ خوان نے حال ہی میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام بروشسکی زبان پر منعقد ہونے والے پہلے قومی و ادبی سیمنار کے لیے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، نیز اکادمی کے دیگر منصوبوں کو بھی ان صاحبان کی مشفقانہ سرپرستی حاصل ہے۔

شمالی علاقے کے احباب بھی میر امان ہونزائی، چیرمین، بی۔آر۔اے گلگت اور ڈاکٹر شاہد اللہ بیگ چیرمین، بی۔آر۔اے ہونزا کی قیادت میں اکادمی کے مجموعی مقاصد کے حصول کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ہمارے ان عزیزان کی پرخلوص خدمات بروشو قوم تاریخِ زرّین کے طور پر مرقوم کرے گی۔

درویشانہ دعاؤں کے ساتھ

نصیر الدین نصیر (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

دسمبر ۲۰۰۴

بروشسکی زبان کے جواہر ریزے

زبانوں کے قتلِ عام کی تاریخ

سیّد خالد جامعی

ناظم شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی

زبانوں کی تاریخ محض بھول بھلیوں میں گم ہو جانے اور مسلسل گم رہنے کی تاریخ ہے جس میں ہر لمحہ نئے موڑ آتے ہیں اور ہر لحظہ قدیم تحقیقات یکسر مسترد کر دی جاتی ہیں۔ نئے قیاسات مفروضات قائم کیے جاتے ہیں اور نئے نظریات کے سہارے محقق کا سفر جاری رہتا ہے۔ زبانوں پر ایک زمانہ وہ بھی گزرا جب سنسکرت کو زبانوں کی ماں قرار دیا گیا اور بے شمار زبانوں کے رشتے اسی سے جوڑ دیے گئے حتیٰ کہ سنسکرت شمالی ہند کی تمام زبانوں کی ماں قرار دی گئی اور اردو زبان کو سنسکرت کی بگڑی ہوئی شکل کہا گیا لیکن مولانا ابو الجلال ندویؒ [۱،۲،۳]؛ اور ڈاکٹر سہیل بخاری [۴] نے ام السنہ کے حوالے سے نت نئے انکشافات کیے، جس کے نتیجے میں ایک ہلچل پیدا ہوئی، یہ ہلچل ابھی علمی حلقوں میں تسلیم نہیں کی گئی مگر ان لہروں نے فکر و نظر کے بعض نئے دریچے روشن کیے۔ ان انکشافات کی بنیاد پر ڈاکٹر خالد حسن قادری نے ''اردو کا آغاز اور مولد'' کے عنوان سے بعض نئے خیالات پیش کیے [۵]۔

آریاؤں کی آمد پر لسانی نقشہ کیا تھا؟

اب تک تقریباً سبھی نامور علمائے لسانیات ہند کے خیال میں سنسکرت شمالی ہند کی تمام زبانوں کی ماں سمجھی جاتی ہے لیکن ایک سادہ سا سوال جو اکثر اس لیے نہیں پوچھا جاتا کہ

اس کا نظر انداز کرنا آسان ہے لیکن اس کا جواب فراہم کرنا مشکل، کہ آریائی قوم نے جب ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا تو اس وقت ہندوستان کا لسانی نقشہ کیا تھا؟ کیا وہ لوگ جو شمالی ہند کے اس وسیع، زرخیز اور تہذیب یافتہ علاقے میں رہتے تھے اور حملہ آور آریاؤں کے ساتھ جن کا واسطہ پڑا کیا وہ گویائی سے محروم تھے یا ان کی کوئی زبان ہی نہیں تھی؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر وہ کون سی زبان یا زبانیں تھیں جنھیں وہ استعمال کرتے تھے؟ ظاہر ہے آریاؤں کی آمد سے قبل ہندوستان کے لوگ گونگے بہرے نہیں تھے۔ ڈاکٹر سہیل بخاری نے تو اس ضمن میں بہت بڑی زقند لگائی ہے اور قدیم ترین زبانوں میں اردو زبان کے الفاظ کو شامل دکھایا ہے جس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر شمس الرحمان فاروقی نے لکھا ہے۔

''سب سے پہلی بات یہ کہ اردو زبان کی قدامت کے موضوع پر بلکہ اردو لسانیات کے میدان میں کسی موضوع پر مرحوم ڈاکٹر سہیل بخاری کی کوئی بات معتبر نہیں۔ اور ان کا یہ ارشاد تو واقعی تعجب انگیز ہے کہ اردو کے الفاظ سنسکرت، ویدی سنسکرت اور ژند و پاژند میں موجود ہیں۔ یعنی ڈاکٹر صاحب کے خیال میں مندرجہ بالا زبانیں یا کتابیں اردو کے بعد یا اردو کے ساتھ ساتھ وجود میں آئیں۔ ظاہر ہے کہ یہ بات غلط محض ہے۔ لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ کس لفظ یا الفاظ کو اردو کے لفظ قرار دیا جاسکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ اردو میں جو الفاظ غیر زبانوں سے لے لیے گئے ہیں وہ تو ان ہی زبانوں کے ہیں اردو کے نہیں ہیں۔ پھر ہزاروں الفاظ ایسے ہیں جو سنسکرت سے آئے ہیں اور اردو میں آتے آتے یا اردو میں آنے کے بعد ان کی شکل بدل دی گئی ہے۔ مثلاً سنسکرت میں دگدھ [Dugdh] ہے جو اردو میں دودھ ہو گیا اس طرح کے ہزاروں الفاظ ہیں جو اصلاً اردو نہیں ہیں۔ یہ جس زبان سے آئے ہیں وہ زبان اردو سے تقدم زمانی رکھتی ہے یا پھر اردو کے ساتھ ساتھ پیدا ہوئی۔'' [٦]

تاریخی افسانے:

خالد حسن قادری کے خیال میں ''آریاؤں کے ورود کا سال ۱۵۰۰ ق م ہے ویدوں کا زمانہ تقریباً ایک ہزار سال پر محیط فرض کر لیا گیا ہے، آخری وید ''اتھرو وید'' کی تصنیف ۴۰۰ ق م کے آس پاس ہوئی، پہلی وید کی تخلیق ۱۴۰۰ ق م بتائی گئی۔ مگر یہ تمام تاریخیں واضح طور پر محض الل ٹپ نظریات ہیں۔ یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً ایک ہزار سال تک یہ وید اور بالخصوص پہلے تین وید ضبطِ تحریر میں نہیں آئے اور رسم الخط کی ایجاد و دریافت سے پہلے تقریباً ایک ہزار

سال کی مدت تک یہ تمام وید صرف زبانی اور سماعی روایات کے طور پر منتقل ہوتے رہے۔[۷]

سنسکرت اصلی نہیں رہی:

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ویدوں کی زبانوں نے مقامی زبانوں کا گہرا اثر قبول کیا تھا جس کی وجہ سے یہ زبان اُس ایک ہزار سال پہلے والی سنسکرت سے بہت زیادہ مختلف تھی جو حملہ آور آریہ اپنے ساتھ لے کر آئے تھے، سنسکرت کے بہت سے ماہرین اب اس نقطۂ نظر پر متفق ہو چکے ہیں۔ ویدوں کی سنسکرت کے بہت سے اجزاء اس کی ہم ماخذ یورپی زبانوں میں موجود نہیں۔ مثال کے طور پر زبان کے پچھلے حصے سے نکلنے والی آواز اور الفاظ کی ایک کثیر تعداد جو کہ ویدوں کی سنسکرت میں تو موجود ہے لیکن یورپی شاخ کی دوسری آریائی زبانوں سے غائب ہے۔[۸] یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سنسکرت بغیر رسم الخط کے زبان تھی لہذا ایک ہزار سال تک محض زبانی روایات کے بل بوتے پر اس کا خالص رہنا محال صورت تھی۔

پانینی کی سنسکرت اصل سے مختلف ہے:

پانینی نے جب پشاور میں اپنی لافانی قواعد مرتب کرنا شروع کی تو جس زبان سے وہ واقف تھا وہ حملہ آور آریوں کی اصل زبان سے واقعی مختلف تھی۔ صرف یہی نہیں بلکہ پانینی کی سنسکرت بھی ویدوں کی سنسکرت سے بہت مختلف تھی۔ قواعد کی کچھ شکلیں ایسی بھی ہیں جو رگ وید میں تو ہیں مگر جدید سنسکرت میں ان کا وجود نہیں۔ اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سنسکرت کو خود تبدیلیوں کے بے شمار مراحل سے گزرنا پڑا ہے جس کا بالعموم اعتراف نہیں کیا جاتا۔[۹]

آریاؤں کا دیسی زبانوں سے رویہ:

چوں کہ آریہ مفتوح لوگوں کی زبان سمجھنے سے قاصر تھے لہٰذا انھوں نے مفتوحین کی زبانوں کو ''وِبھاشا'' (غیر زبان) یا ''اشُور بھاشا'' (بھوتوں کی زبان) یا پھر ''ناگ وانی'' (ناگ، سانپ اور ناگ قوم کی زبان) کہتے تھے۔ یہ سارے نام ایک بیرونی زبان کو ظاہر کرتے ہیں۔ لفظ بیرونی سے ان کی مراد ایک ایسی زبان تھی جو نا قابلِ فہم ہو، کیوں کہ ان کے نزدیک ان زبانوں میں نہ کوئی ربط تھا نہ منطق اور نہ قابلِ فہم قواعد۔ اسی وجہ سے ان زبانوں کو ''غیر زبان'' (یعنی کوئی زبان نہیں) کا درجہ دیا گیا۔ جیسا کہ ہر مادری زبان بولنے والے کو اپنی زبان معقول، مدوّن اور منظم لگتی ہے، کانوں میں شیرینی گھولتی ہے، اس وجہ سے آریہ بھی اپنی زبان کو خالص، تہذیب یافتہ زبان'' سانسکرت'' اور، دیوتاؤں اور دیویوں کی زبان

''دیواوانی''(دیوابانی) کہتے تھے۔[۱۰]

اردو ہندی؛ ہندآریائی زبانیں نہیں:

ڈاکٹر خالد حسن قادری نے اس مفروضے کو رد کرتے ہوئے کہ تمام ہندآریائی زبانیں سنسکرت سے نکلی ہیں، لکھا ہے''اوّلاً مجھے بہ بانگِ دہل یہ کہنا ہے کہ تمام زبانیں سنسکرت سے نہیں نکلی ہیں۔اُردواوراس کے ساتھ ہندی اپنے وجود کے لیے سنسکرت کی مطلق محتاج نہیں اور جن معنوں میں ہندآریائی زبانوں کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے،ان معنوں میں اردواور ہندی ہندآریائی زبانیں بھی نہیں کہی جاسکتیں۔نیز یہی نظریہ دوسری ہندوستانی زبانوں کا بھی احاطہ کرسکتا ہے جن کی اب تک بغیر حیل وحجت ہندآریائی زبان کے ساتھ گروہ بندی کی جاتی تھی۔''[۱۱]

سنسکرت جیسی زبان کا حشر علماء لسانیات کے ہاتھوں کیا سے کیا ہوگیا تو دوسری زبانیں کیا حیثیت رکھتی ہیں اس کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔اس صورت حال میں بروشسکی جیسی غریب، اجنبی، نامانوس زبان پر کچھ لکھنا، کچھ کہنا بہت مشکل کام ہے لیکن بروشسکی اکادمی کے ذمہ داروں کا حکم ہے کہ اس موضوع پر کچھ ضرور لکھا جائے۔اس زبان پر کچھ لکھنے سے قبل وادئ ہنزہ،اس کی تاریخ، روایات، تہذیب وتمدن، مذہب، ثقافت اورادب کا اجمالی تذکرہ ضروری ہے۔

ہنزہ؛محل وقوع:

ریاست ہنزہ کوہستان قراقرم کے اونچے پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے۔یہ وادی شرقاً غرباً ایک سومیل سے کچھ زیادہ لمبی اور شمالاً جنوباً نصف سے لے کر دومیل تک چوڑی ہے۔اس کے مشرق میں چینی ترکستان (ائی غر یا سنکیانگ) کی حدود یارقند، سریقول اور کاشغر ہیں۔جنوب میں ریاستہائے نگر، استور اور کشمیر واقع ہیں۔جنوب مشرق میں بلتستان اور لداخ کے علاقے ہیں۔شمال میں پامیر بیضائی گنبد، تاشقند اور افغانستان کے پامیر منارہ اور وخان ہیں اور مغرب میں اشلوکن اور وخانِ افغانستان کے علاقے واقع ہیں۔

ریاست ہنزہ کے باشندے تاتاری مغول، تاتاری ہن، بلتستانی بلتی، وخانی وخی اورقندوزی، بدخشانی، کرغز، داریل، نانگیر کی شین نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔بروشسکی زبان بولنے کی وجہ سے سب بروشو (Burusho) کہلاتے ہیں۔[۱۲]

بروشو کون ہیں؟

بروشو دراصل ''ہون'' قبیلے کی ایک شاخ ہے جو چین میں دریائے ہوانگ ہو کے شمالی اور مغربی علاقوں میں بستے تھے۔ یہ آبادکار سفر کرتے ہوئے ہنگری میں آباد ہوئے اور ان ہی بے شمار حملہ آوروں میں سے کچھ لوگ موجودہ قراقرم، ہندوکش، اور ہمالیائی علاقوں میں بھی آباد ہوگئے۔ ''ہونزہ'' اصل میں ''ہون زاد'' تھا۔ نیز آبادی کا نام ''ہنوکشل'' اور اشخاص کے ناموں میں ''ہنو'' جیسا ایک نام اس حقیقت کی مزید تصدیق کرتا ہے۔ ہنگری کے پروفیسر آئمراولا اور نصیر ہونزائی صاحب کے درمیان ہونے والی خط و کتابت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دونوں قوموں کے لوگوں کے ناموں میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ [۱۳]

بروشسکی کہاں بولی جاتی ہے؟

اِس وقت یہ زبان پاکستان کے شمالی علاقہ جات کی وادیٔ ہونزہ، نگر اور یاسین میں بولی جاتی ہے، جب کہ گلگت کے گرد و نواح میں بھی بروشسکی بولنے والے افراد موجود ہیں۔ پاکستان کے جنوبی شہر کراچی میں بھی بروشسکی زبان بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ مجموعی طور پر پاکستان میں بروشسکی بولنے والوں کی تعداد تیس ہزار ہے لیکن بروشسکی اکادمی کے دعوے کے مطابق یہ تعداد تقریباً دو لاکھ ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں حتمی رائے دینا ممکن نہیں، وادیٔ ہونزہ، نگر اور یاسین کی بروشسکی بنیادی طور پر ایک ہی زبان ہے، تاہم تینوں علاقوں میں لہجے اور کچھ الفاظ کا فرق ہے، جس کی بنیادی وجہ جغرافیائی فاصلہ اور مختلف لسانی ماحول ہوسکتا ہے۔ [۱۴]

ہنزہ: طبقاتی تقسیم:

[۱] وادی ہنزہ کا حکمران طبقہ وہ تھا جو سابق میر کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا یہ خاندان تقریباً پانچ سو سال سے ہنزہ پر حکمران چلا آتا تھا۔ اب یہ امارت ختم کردی گئی لیکن ماضی میں امیر کے ساتھ مختلف طبقات قائم تھے جن سے اس ریاست کی سیاست کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ [۲] دوسرا طبقہ وزراء کا ہے۔ [۳] تیسرا طبقہ اکابرین ملک کہلاتا ہے۔ یہ اکابرین ریاست کی ترقی اور فلاح و بہبود کے کاموں میں مشورے دیتے ہیں۔ بروشسکی میں اس طبقے کو کرپاتنگ (Kurpating) کہتے ہیں۔ [۴] چوتھا طبقہ بار (Bar) کہلاتا تھا۔ انھیں مدت سے عسکری فرائض سونپے گئے تھے۔ راستے محفوظ ہوجانے کے بعد اس طبقے کی ضرورت

نہیں رہی۔ [۵] پانچواں طبقہ شدرشو (Sadarsho) کہلاتا ہے۔اس طبقے کے لوگ سپاہ گری کی خدمت کے علاوہ حکمران طبقے کے لوگوں کی کاربیگاری، جسے یہ لوگ رجاکی (Rajaki) کہتے ہیں، بھی کرتے تھے، جو اب قریباً ختم ہوگئی ہے۔[۶] چھٹا طبقہ باربرداروں پر مشتمل تھا۔ان کا کام بوجھ اٹھانا، طلاکشی کرنا اور بڑے زمینداروں کی خدمت بجا لانا تھا۔میر محمد جمال خان صاحب کے عہد میں یہ طبقہ بالکل مفقود ہوگیا۔[۷] ساتویں طبقہ میں ایسے مجرم مرد اور عورتیں آتی تھیں جن کو نا قابلِ معافی جرم کی پاداش میں قید کی سزادی جاتی۔ ان کو غلام تصور کیا جاتا تھا اور یہ لوگ تھانگم (Thangum) کہلاتے۔ان سے شاہی قلعہ میں آب کشی، جاروب کشی، ہیزم کشی اور گاؤبانی کی خدمات لی جاتیں۔انگریزی تسلط کی ابتدا سے اس رواج کا انسداد ہونے لگا اور آخر میں غزان خان کے زمانے میں یہ رواج مکمل طور پر نابود ہوگیا۔[۸] آٹھویں طبقے میں ہنرمند لوگ آتے ہیں۔ان کو بروشسکی میں بریچو (Bricho) کہا جاتا ہے۔یہ بھی ایک نسل سے تعلق نہیں رکھتے ان میں کوئی بلتی ہے، تو کوئی وخانی اور کوئی شین نسل سے ہے۔البتہ یہ لوگ ایک ہی گاؤں میں رہتے ہیں۔قدیم زمانے میں طبقاتی طور پر سب سے نچلے درجے میں آتے تھے اس لیے کہ یہ لوگ مروجہ اصولوں کے مطابق حلال وحرام کے تصور کا احترام نہیں کرتے تھے اور بیویوں کو بلامہر وطلاق رکھ لیتے اور چھوڑ دیتے تھے۔اب یہ لوگ اپنے روحانی پیشوا حاضر امام کی پیروی کی بدولت مومن کہلاتے ہیں اور ان کے گاؤں کو بریشل (Berishal) یعنی مومن آباد کہا جاتا ہے۔[۱۵]

لباس کا انداز:

میر محمد نظیم خان (۱۸۹۲ء۔۱۹۳۸ء) کے عہد کی بے ڈول ٹوپیاں بوڑھی عورتیں پہنا کرتی ہیں۔ان کے دور میں مذہبی اثرات کے زیر اثر جسم کی مکمل ستر پوشی کے لیے گلے اور آستینوں والا کُرتا پہنا جانے لگا جسے خراسانی یا درویشانہ کُرتا کہا جاتا تھا۔[۱۶]

عہدے اور مناصب:

ریاست ہنزہ کے قدیم مناصب کا جاننا بھی ضروری ہے جس سے ہنزہ کی تہذیب وثقافت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ریاست ہنزہ میں عہد قدیم سے مندرجہ بالا عہد پائے جاتے ہیں۔

۱۔فراش معروف بہ فراج، ۲۔برقہ، ۳۔دیوان بیگی، ۴۔ وکیل، ۵۔ایلچی،

۶۔ٹیلپانچی، ۷۔پیپا، ۸۔محرم، ۹۔بساول، ۱۰۔غول چیں یا گل چیں، ۱۱۔اسیری، ۱۲۔میر شکار، ۱۳۔شابانی۔

تہوار:

ریاستی لوگوں کے تہوار بھی اہمیت کے حامل ہیں جس سے تاریخ کا سفر آسان ہو جاتا ہے، اہم تہوار آٹھ ہیں: تھموشلنگ، گروکس، بوفو، نوروز، شکامتنگ، گنانی، پیاقمر اور دھوم نکھالی۔[۱۷]

مذہبی پس منظر:

ہنزا کے لوگ بتوں کو حاجت روا اور نجات دہندہ سمجھتے تھے، ان کے نام پر نذرانے پیش کرتے تھے اور اپنے مُردوں کو جلاتے تھے۔ مُردوں کو جلانے کے مقامات کے نام جنھیں بروشسکی میں جائی میچنگ (Jeymicing) کہتے ہیں اب بھی موجود ہے۔

ہنزہ میں جن بتوں کی پوجا ہوتی تھی ان کے نام یہ ہیں: سہ ہلا بوئن (Sahala Boyn)، ہلا بوئن (Hala Boyn) اور تھول بوئن (Thol Boyn)۔ اس کے علاوہ یہ لوگ ایسے جانوروں کی پرستش بھی کرتے تھے جن کو بویو (Boyo) کہا جاتا۔ بویو ایک غیر پالتو جانور تھا جو کتے کے پلے سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔

اسماعیلی علماء: تبلیغی کوششیں:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسلمانوں کے غلبہ پا لینے کے باوجود اسلام کی تبلیغ کا کام بہت بعد میں شروع ہوا۔ کیوں کہ ۱۸۵۷ء سے پہلے تک اس علاقے میں قرآن کریم نہیں پہنچا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب شاہ بیگ کا بیٹا خسرو خان مذکورہ سن میں تخت نشین ہوا تو اس وقت قرآن کریم کا ایک نسخہ یہاں لایا گیا۔ چونکہ انیسویں صدی کے آخر تک کوئی تعلیمی بندوبست نہیں تھا اس لیے لوگ اسلامی عقائد اور نظامِ فکر سے پوری طرح آگاہ نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو مذہب کے اثرات ختم ہو جانے کے باوجود یہاں کئی معمر لوگوں کے نام سکھی یا ہندوانہ ہیں۔

تبلیغ کے سلسلہ میں جو علماء یہاں تشریف لائے ان میں اکثریت اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج یہاں کی قریباً تمام آبادی اسماعیلی عقائد ہی کی پیرو ہے۔[۱۸]

گرمنس اور غنتس [لکھنا پڑھنا]

بروشسکی زبان محض ایک بولی تصور کی جاتی ہے اور بظاہر اس میں لکھنے اور پڑھنے

کا رواج نہیں تھا کیوں کہ قدیم کتبات مخطوطات اور کتابوں کا سراغ نہیں مل سکا لہذا اس زبان میں کوئی قدیم ادبی مواد موجود نہیں ہے۔ لیکن اس زبان کے دو قدیم مصادر گرمنس (girminas) یعنی لکھنا اور غتنس (gatanas) یعنی پڑھنا یہ ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ کسی دور میں یقیناً بروشسکی زبان لکھی اور پڑھی جاتی تھی۔

بروشسکی لسانیاتی نقطۂ نظر سے:

برّعظیم کی زبانوں کے مبسوط جائزے میں گریرسن نے جو کچھ اپنی ابتدائی رائے دی تھی اس پر بہت زیادہ نئی معلومات تا حال اس کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کرنے والوں کو، نہ مل سکیں۔ لیکن پرویش شاہین نے شمالی علاقہ جات میں بعض ایسی زبانوں کو دریافت کیا ہے جن کا ذکر گریرسن کے یہاں نہیں ملتا ان میں کچھ زبانیں ایسی ہیں جن کے بولنے والے اب صرف چند رہ گئے ہیں پرویش شاہین افغانستان کی وادی کنٹر کو زبانوں کی وادی قرار دیتے ہیں جہاں بے شمار زبانیں اپنے اصلی لب و لہجے کے ساتھ زندہ ہیں حتیٰ کہ سنسکرت زبان بھی۔[۱۹]

بروشسکی زبان کے تحقیقی اور سائنٹیفک اصولوں کے مطالعہ کی تاریخ میں Lorimer کی کوششوں کو اولین سنگِ میل سمجھنا چاہیے جن کے بارے میں George Morgenstierne نے ۱۹۳۲ء میں اپنی روداد برائے Mission of North West India 1932 -0520 (مطبوعہ اوسلو ،۱۹۳۲ء) میں یہ اطلاع دی تھی کہ لوری مر نے بروشسکی کے مطالعے میں خاصی پیش رفت کی ہے۔[۲۰] مگر اس زبان کی اصل و بنیاد کا مطالعہ بے حد مشکل ثابت ہوا ہے۔ خود جارج نے اس کی صوتیات کا مطالعہ اس کی پڑوسی ہند ایرانی زبانوں سے تقابل کے ساتھ کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ Hermann Berger نے اپنے مطالعات کے ذیل میں، جو اس نے ہائیڈل برگ کے ''ادارہ مطالعاتِ شرقیہ'' میں انجام دیے، بروشسکی سے ۱۹۵۹ء اور ۱۹۶۱ء کے عرصے میں دو کہانیوں کے ترجموں نے انقلابی نتائج کی جانب ماہرین کی پیش قدمی کو آسان بنا دیا۔ اب وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ زبان اس علاقے میں اپنی پڑوسی زبانوں میں سب سے مختلف زبان ہے اور اس کی مماثلت کسی اور زبان میں نظر نہیں آتی۔ یہاں تک کہ تبتی زبانوں میں، بلکہ نہایت قریبی زبان بلتی سے بھی کوئی مماثلت نہیں رکھتی۔ محض ایک ہلکی سی مماثلت قفقازی (Caucasian) زبانوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اسی فاضل مترجم اور ماہرِ لسانیات برگر نے بالآخر اپنے مطالعات کی بنیاد پر ۱۹۷۴ء میں اس کی قواعد شائع کر ڈالی۔[۲۱]

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

بروشسکی زبان دنیا کی چند عجیب وغریب اور انتہائی قدیم زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ ماہرینِ لسانیات ابھی تک اس زبان کے اصلی وطن یا دنیا کی اہم زبانوں سے اس کے رشتوں کی تلاش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو زبانوں کی درجہ بندی کی فہرست میں غیر نوعی زبان (Unclassified) قرار دے کر علیحدہ رکھا گیا ہے۔[۲۲]

اس زبان پر اردو، ترکی، سنسکرت اور فارسی کے اثرات پائے گئے ہیں جب کہ عربی عبرانی مصادر بھی اس زبان میں پائے جاتے ہیں۔ اور عصر حاضر میں شینا زبان سے جغرافیائی قربت کے باعث اس کے الفاظ اور بے شمار اردو اور انگریزی الفاظ بھی اس زبان کا حصہ بن گئے ہیں۔

بروشسکی قواعد کے اصول:

قواعد کے اصول اور لفظوں کی بناوٹ کے اعتبار سے بھی یہ ایک دقیق اور پیچیدہ زبان ہے جس میں تذکیر و تانیث کے چار اجزاء اور واحد سے جمع بنانے کے پچاس سے زائد اصول ہیں۔ یہ زبان، جواب تک صرف ایک بولی کے طور پر پہچانی جاتی ہے، تحریر کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس وقت یہ زبان مشرق میں عربی رسم الخط اور مغرب میں رومن رسم الخط میں لکھی جا رہی ہے۔ عربی رسم الخط میں پاکستان سے بروشسکی میں اب تک آٹھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ عربی رسم الخط میں پہلی کتاب ۱۹۷۰ء میں پاکستان سے شائع ہوئی۔ انگریزی، جرمن و دیگر زبانوں میں بروشسکی زبان سے متعلق تقریباً نو کتابیں غیر ملکی ماہرین تحریر کر چکے ہیں۔ اس طرح بروشسکی زبان میں اور بروشسکی زبان سے متعلق مطبوعہ کتابوں کی کل تعداد سترہ سے زیادہ نہیں۔ لیکن یہ تعداد نہایت حوصلہ بخش ہے۔ مختصر عرصے میں ایک بولی دو رسم الخط اختیار کر کے کتابوں کے سانچے میں ڈھل گئی ہے۔[۲۳]

نفیس، شائستہ اور نستعلیق زبان:

تاریخ کے کسی عہد میں یقیناً بروشسکی ایک نہایت غیر معمولی زرخیز اور اہم علمی و ادبی زبان رہی ہوگی۔ اس کی زرخیزی آج بھی تر و تازہ ہے۔ المیہ یہ ہے کہ اس زبان کا کوئی مخطوطہ یا تحریری نمونہ تاحال دستیاب نہ ہو سکا لیکن اس زبان کی گہرائی و گیرائی کا اعتراف لازمی ہے۔ مثال کے طور پر دروازہ کھولنے کے تین مختلف طریقوں کو یہ زبان نہایت خوبصورتی، نفاست اور نستعلیق انداز سے اس طرح بیان کرتی ہے:

قِرِیکٹ بہت ہی آہستہ سے دروازہ کھولنے کی آواز۔

قراۤکٹ دور سے دروازہ کھولنے کی آواز۔

قَرَکٹ بہت زیادہ تیزی سے دروازہ کھولنے کی آواز۔

زبان میں ایسی نفاست کہ لفظوں سے عامل کی ذہنی حالت، اخلاقی کیفیت اور نفسی خلل کا اندازہ کیا جا سکے۔ یہ خاصیت انگریزی، اردو، عربی، فارسی، ہسپانوی اور فرانسیسی میں بھی موجود نہیں اور ان تین مختلف کیفیات کے لیے ہمیں ان زبانوں میں کوئی جامع لفظ نہیں ملتا۔[۲۴]

بروشسکی زبان کی یہی فصاحت و بلاغت اس امکان کا در وا کرتی ہے کہ یہ زبان کبھی اہم علمی و ادبی زبان بھی رہی ہوگی۔ اس کی تصدیق بروشسکی زبان کے دو قدیم مصادر گرمنس (Girminas) لکھنا اور غتنس (Gatanas) پڑھنا سے ہوتی ہے۔ یہ دونوں مصادر اس امکان کو یقین میں بدلنے کے لیے کافی ہیں کہ بروشسکی زبان کبھی لکھی اور پڑھی جاتی تھی اور تاریخ کے کسی دور میں یہ صفحۂ قرطاس پر تحریر بھی کی جاتی رہی مگر اس کا رسم الخط کیا تھا یہ کوئی نہیں جانتا۔ اس زبان کا ادب، شاعری، تاریخ اور ثقافتی ورثہ تحریری حالت میں دستیاب نہیں۔

بروشسکی: عربی، عبرانی روابط:

اس زبان میں عربی اور عبرانی مصادر کے باوجود اس زبان کا اسلوب، ساختیات، صوتی نظام، قواعد عربی یا عبرانی زبانوں سے اس قدر مختلف ہیں کہ اسے سامی زبانوں کے گروہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

''ئیل کنس'' عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ ''ئیل'' عبرانی میں خدا کو کہتے ہیں، جیسے جبرائیل کے معنی ہیں مردِ خدا یا بندۂ خدا۔ بروشسکی زبان میں اس سے مماثل لفظ ئیلِکَنَس (اِیلِکَنَس) ہے جس کے معنی عبادت و پرستش کے ہیں۔ عربی زبان میں ''حَیَّ وحَیَّ هلاً وَحیْهَلَ'' اسم فعل بمعنی جلدی کرو متوجہ ہو کے لیے آتا ہے، جس طرح اذان میں حی علی الفلاح (دوڑو فلاح کی طرف) کہا جاتا ہے اسی طرح بروشو زبان میں حَیُ اۓ (جلدی کر) کا لفظ مستعمل ہے۔ عربی زبان میں ''هِــــلال'' کے معنی ہیں نیا چاند جب کہ بروشسکی میں یہ لفظ من وعن کنواری، دوشیزہ، بنِ بیاہی لڑکی کے لیے بولا جاتا ہے۔ ہلال

بروشسکی میں لفظ بھی ہے اور تشبیہ بھی۔ "فــــخــــر" ایک قدیم عربی لفظ ہے جس سے بروشسکی لفظ دُفو غُرَس بنا ہے۔[۲۵]

بروشسکی فرانسیسی گنتی میں مماثلت:

ماہرینِ لسانیات کے لیے یہ بات نہایت تعجب خیز ہوگی کہ بروشسکی کی گنتی فرانسیسی زبان کی گنتی سے مکمل مشابہت اور مماثلت رکھتی ہے جب کہ بروشسکی کے حروف تہجی، تلفظ، اور ذخیرۂ الفاظ میں فرانسیسی اثرات کا سراغ ابھی تک نہیں مل سکا۔ گنتی کے اظہار کا بروشسکی طریقہ فرانسیسی طریقے سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ ابھی کچھ کہنا بہت مشکل ہے۔

مثال کے طور پر ۹۹۹ کو بروشسکی اور فرانسیسی دونوں زبانوں میں ایک ہی طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔ فرانسیسی میں کہا جائے گا Neuf Cent Quatre Vingt Dix-neuf

(9 hundred + 4 X 20 + 10 + 9)

اس کا مطلب یہ ہے کہ نوسو جمع چار ضرب بیس جمع دس جمع نو

بروشسکی میں

ہُنْٹی تھ کے	وَلتی	اَلتر	تورمہ	ہُنْٹی
۹سو +	۴ ×	۲۰ +	۱۰ +	۹

اس کا مطلب یہ ہے نوسو جمع چار ضرب بیس جمع دس جمع نو

کیا فرانسیسی اور بروشسکی گنتی کے اصول وضوابط میں مکمل مشابہت عربی سنسکرت میں موجود قواعد اسم میں پائی جانے والی مماثلت کی طرح محض اتفاقی ہے یا حادثاتی؟ اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔[۲۶]

سو فیصد خواندگی کا اشارہ:

فرانسیسی اور بروشسکی گنتی کے منفرد اصول ان دونوں قوموں میں سو فی صد خواندگی اور تعلیم کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ گنتی (Counting) کے یہ اصول ان دونوں قوموں کی ذہنی بالیدگی کی جانب بھی اشارہ کرتے ہیں۔ بروشسکی اور فرانسیسی میں گنتی سمجھنے کے لیے لازم ہے کہ بولنے والے اور سننے والے کو پہاڑے (Tables) حفظ ہوں اور ریاضی کے بنیادی اصول معلوم ہوں تا کہ وہ اعداد کو ضرب دے کر جواب معلوم کر سکے یا مَوقف سمجھ سکے۔ گنتی کے اظہار کا یہ طریقہ نہایت پیچیدہ ہے اور اس

طریقے میں ذہن کو ہمہ وقت حاضر رکھنا اور درست طریقے سے نتائج نکالنا ضروری ہے اور اس کے لیے معقول حد تک ذہانت بھی درکار ہے۔ اس اصول سے یہ بات واضح ہے کہ ان دونوں قوموں کے تمام لوگ یقیناً پڑھے لکھے تھے اور خواندگی کی سطح سے بلند تر تھے اور دوسری قوموں کی نسبت زیادہ ذہین بھی تھے۔ اس کے بغیر حساب کتاب کا اتنا پیچیدہ نظام اختیار کرنا ممکن نہیں۔ اس تناظر میں دونوں قوموں کی تاریخی ذہانت کا تجزیہ محققین کے لیے تحقیق کے نئے دروازے کھول سکتا ہے۔

بروشسکی اور جاپانی میں مماثلت:

بروشسکی زبان میں انسان، جانور، غیر جاندار اشیاء اور اشیاء کی مقدار کے لیے گنتی کے طریقے مختلف ہیں مثلاً:

ہن، ایک آدمی اور ہَن ، ایک جانور کے لیے ہے جبکہ ہِک ایک دفعہ، اور اشیاء کی مقدار ناپنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر جاپانی زبان بھی اسی اسلوب کی حامل ہے۔

اردو زبان میں زیر وزبر کے فرق سے لفظوں کا مفہوم بدل جاتا ہے۔ مثلاً

گئے چارِسَن، ترا کم تھا سِن کہ لیے تھے سُن ترے گھُنگھرو

ہوا سینہ چھَن گیا دل بھی چھِن جونہی بولے چھُن ترے گھُنگھرو

لیکن زیر وزبر سے پیدا ہونے والا یہ فرق اردو گنتی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اردو میں ایک جانور، ایک انسان، ایک پیالی اور ایک سیر کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اعراب کے ذریعے آوازیں تبدیل نہیں کی جاتیں۔ اس کے برعکس جاپانی زبان میں بروشسکی کی طرح زیر وزبر سے گنتی کا مفہوم تبدیل ہو جاتا ہے اور مختلف اشیاء کے لیے مختلف الفاظ بھی بولے جاتے ہیں۔ جاپانی زبان میں حفظ مراتب کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور گفتگو میں لفظوں کے استعمال سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جس کے بارے میں گفتگو کی جارہی ہے اس کا سِن وسال کیا ہے۔ [۲۷]

زیر زبر کے فرق سے گنتی کے جاپانی اور بروشسکی طریقے میں یہ مماثلت کیا محض اتفاقی ہے، جس طرح عربی اور سنسکرت میں اسم کے اظہار کا طریقہ یکساں ہے اور جس طرح بروشسکی اور فرانسیسی میں گنتی کا طریقہ ایک ہے؟ اس موضوع پر مناسب تحقیق کی ضرورت ہے۔

بروشسکی اور ہنگری میں مشابہت:

قدیم ہنگری باشندوں اور قدیم بروشو افراد کے ناموں میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔مگر کیا یہ مماثلت ذخیرۂ الفاظ یا تلفظ میں بھی موجود ہے؟ اس سلسلے میں ہنگری کے پروفیسر آئمر اولا کام کر رہے ہیں۔ ہنگری زبان جرمنک (Germanic) اور اورال التائی (Ural-Altaic) گروہ سے رابطہ رکھتی ہے۔ بعض ماہرین کے مطابق یہ زبان فرانسیسی اور جرمن زبانوں کے گہرے اثرات کے باعث قدیم ذخیرۂ الفاظ کھو چکی ہے اور اس کا بنیادی سانچہ اپنی اصل پر قائم نہیں رہا۔ لہٰذا بروشسکی اور ہنگری زبان میں مطابقت کی تلاش ایک کٹھن کام ہے۔ بروشسکی اور ہنگری میں مطابقت تلاش کرنے کے لیے قدیم ہنگری زبان کے مخطوطات پڑھ کر اس کے ذخیرۂ الفاظ میں عہد بہ عہد آنے والی تبدیلیوں کا تجزیہ کر کے ہی کوئی رائے قائم کی جا سکتی ہے۔

بروشسکی زبان اور ماہرین لسانیات:

Grierson کے خیال میں:

''بروشسکی چوتھے گروہ کی واحد نمائندہ زبان ہے۔ جس کے کسی سے الحاق کا اب تک پتہ نہیں ہے۔ اس زبان کو پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع گلگت ہنزا یعنی دریائے سندھ کے دو بالائی متوازی دریاؤں کے بیچ کی وادیوں میں ۳۰ ہزار افراد دو لہجوں میں بولتے ہیں۔

اس زبان کی ابتدائی نشوونما کے بارے میں آراء میں اختلاف ہے۔ اس کے بولنے والوں میں دنیا کے چند چنندہ کوہ پیما بھی ہیں۔ ان لوگوں کی عمریں بھی کافی طویل ہوتی ہیں۔

برو (۳۷۵:۱۹۵۴ء)(Burrow) کہتے ہیں کہ یہ غالباً ہمیشہ سے ایک دور دراز کے پہاڑی راستے میں ایک محصور اکائی رہی ہوگی، اور شاید آج سے زیادہ بڑے علاقے پر پھیلی ہوئی بھی ہو۔[۲۸]

Colin P. Masica نے بتایا ہے کہ:

''جب کہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ ایسے دروں میں یعنی انتہائی بالائی وادیٔ سندھ بشمول نورستان میں پھیلی ہوئی ہوگی جہاں آج داردزبانیں بولی جاتی ہیں۔ بروشسکی سے داخل ہونے والے الفاظ بھی ان میں سے کچھ زبانوں میں ملتے ہیں مثلاً ''زاکن'' یعنی ''گدھی''۔

دراس کی شینا میں ''پُھو'' یعنی آگ۔ پراسُن میں ''ایئِل'' یعنی پیٹ، اور حیرت انگیز طور پر ''لوہے'' کے لیے بروشکی زبان کا لفظ ''چھومَر'' جو کہ کتی، وائیگالی، کلاشا، خووار، گوار بتی، پشائے، گوری، توروالی اور شینا زبانوں میں مستعمل ہے۔ یہاں اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیے کہ نہ صرف دراوڑی اور منڈا زبانیں، بلکہ تبّتی۔ برمی اور بروشسکی میں بھی قواعد کی خصوصیات یکساں نوعیت کی ہیں جو کہ بعد کی ہند آریائی زبانیں ہیں۔ موخرالذکر کی سب سے واضح خاصیت ان کے فاعل کی مجہولی حالت ہے''۔[۲۹]

David Crystal کی انسائیکلوپیڈیک ڈکشنری آف لینگویج اینڈ لینگویجز کے مطابق:

''شمال مغربی کشمیر، بھارت اور پاکستان کے کچھ حصوں میں بولی جانے والی ایک محصور زبان، تقریباً ۲۰ ہزار افراد بروشو قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ زبان بولتے ہیں اس کا کوئی رسم الخط نہیں ہے''۔[۳۰]

زبانوں کے تعارف پر مشتمل آکسفورڈ پریس کی مشہور کتاب کے مصنف Anatole V. Lyovin نے بروشسکی پر جو تحقیقات کی ہیں اس کے نتائج درج ذیل ہیں:

''بروشسکی ایک محصور زبان ہے جسے تقریباً (ہنزہ اور نگر کے علاقوں میں) ۴۰ ہزار افراد بولتے ہیں۔ یہ زبان دارد اایرانی (ہند یوروپی) اور تبتی (چینی۔تبتی) زبان بولنے والوں کے درمیان گھری ہوئی ہے، لیکن اس کا علاقہ بہت دور اور گھرا ہوا ہے اور اس کا لسانی تعلق بنیادی طور پر دارد زبانوں خاص کر شینا سے ہے۔

بنیادی طور پر قفقاز کی زبانوں، اور کچھ دوسری زبانوں سے اس کی صنفی مماثلت کی بنیاد پر روابط ابھی تک مستند نہیں ہیں۔

یہ مانا جاتا ہے کہ کبھی ان علاقوں کے دارداز بانیں بولنے والے ایسی زبان بولتے تھے جو کہ بروشسکی کے مماثل رہی ہوگی۔ یہ ایک فاعلی مجہول زبان ہے، جس میں SOV کا لفظی نظام ہے۔ اس کے علم الاصوات سے متعلق فہرست کافی حد تک اس کی پڑوسی، ہند آریائی اور دارد زبانوں سے مماثل ہے (سوائے سانس لیتے ہوئے پیدا ہونے والی آواز میں رکاوٹ والے الفاظ کے) اور اس میں چھوٹی زبان کی رکاوٹ اور صفیری الفاظ (حروفِ صحیح جو منہ کم کھلا ہونے کی حالت میں سانس کی رگڑ سے ادا ہوتے ہیں) کی بہتات ہے، جو دوسری

ہند آریائی زبانوں میں نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں تین مختلف آوازیں ہیں۔

بروشسکی کے تمام اسم چار متحکم معنویات کے درجوں میں منقسم ہیں:۔

ا۔ درجہ اسم برائے مذکر

۲۔ درجہ اسم برائے مؤنث

۳۔ درجہ اسم برائے جانور اور غیر انسان اور کچھ اشیاء مثلاً پھل، درخت کے حصے اور لکڑی سے بنی چیزیں اور کچھ قدرتی ماحول خاص کر فلکیاتی اجسام جیسے چاند وغیرہ۔

۴۔ درجہ اسم برائے غیر حیاتی چیزیں۔

یہ تمام درجات فعل کی ساخت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، جہاں سابقے تیسرے شخص فاعل کے ساتھ وجہ متصل بتاتے ہیں جبکہ لاحقے بھی یہی بتاتے ہیں مگر بالواسطہ اور بلا واسطہ مفعول کے ساتھ۔ یہی ایک یادگار عمل ہے جو قفقازکی ناخ ۔داغستانی زبانوں سے مماثل ہے اور عموماً اسی بات کو اپنے قیاس کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے کہ بروشسکی نوعی طور پر ان ہی قفقازی زبانوں سے متعلق ہے۔ دوسرا ایک اور دل چسپ پہلو بروشسکی کا یہ ہے کہ اسمِ حالتِ اضافی لاحقوں کے طور پر بھی ہوتے ہیں۔ یہ وہ اسم ہیں جنھیں انسانوں اور جانوروں کا ناقابلِ تقسیم تصرف سمجھا جاتا ہے۔ اس میں جسم کے اعضاء، وہ چیزیں جو اسم کے نام ہیں، وہ اسم جو کچھ خاص جذبات کی طرف اشارہ کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس میں کچھ مختلف اشیاء بھی شامل ہیں، جیسے ''چھڑی'' اور ''تکیہ''۔[۳۱]

بروشسکی زبان کی پیدائش کے متعلق قطعی طور پر کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی اس لیے کہ ماہرینِ لسانیات اس زبان کے بارے میں ہماری کوئی مدد نہیں کرتے۔ ماہر لسانیات کی تحقیقات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

ا۔ ''بروشسکی زبان بولنے والے ایک وقت میں دردا خاندان کی زبانوں کے قریباً تمام علاقے یا پھر اس کے بڑے حصے پر قابض تھے''۔ [گریئرسن]

۲۔ ''ہنزہ اور نگر میں دو مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں''۔ [گریئرسن]

۳۔ ''ہنزہ اور نگر میں بولی جانے والی دونوں زبانیں ایک دوسری کے مماثل ہیں''۔ [لائٹنر]

۴۔ ''نگر کے لوگ اپنی زبان کو 'یشکند' کہتے ہیں''۔[مسٹر کونوے]

۵۔ ''ایک زبان جو کبھی بہت بڑے حصے پر حاوی تھی آہستہ آہستہ چھوٹے سے چھوٹے حصے میں محدود ہوگئی اور ایسی جگہ پناہ لینے پر مجبور کر دی گئی جہاں اس پر دوسری زبانوں کا اثر نہیں ہوسکتا''۔ [Colonel Lorimer, "Brushuski Language."]

۶۔ ''یہ خطہ ایک عجیب زبان کا جزیرہ دکھائی دیتا ہے جو کہ ہند و یورپی، تبتی اور ترکی زبانوں کے گروہوں کے سنگم پر واقع ہے لیکن اس کا رشتہ ان میں سے کسی سے بھی نہیں۔ بروشسکی ساری ریاست ہنزہ میں نہیں بولی جاتی بلکہ اس کے صرف وسطی حصے میں ہی بولی جاتی ہے''۔[Barbara Mons, "High Road to Hunza."]

بروشسکی: ناخ داغستانی لسانی گروہ سے مشابہت:

عالمی سطح کے ماہرینِ لسانیات کی تحقیقات سے یہ بات اس حد تک ثابت ہے کہ بروشسکی زبان کا جینیاتی سلسلہ کسی بھی بڑے لسانی گروہ سے نہیں ملتا۔ لیکن پھر بھی اس کا فاعلی مجہولی انداز داردا (Dardic) اور دراوڑی (Dravidian) زبان سے کسی حد تک مماثل ہے۔ قفقازی زبانوں (Caucasian) کے اثرات کی جھلک دیگر زبانوں کے مقابلے میں بروشسکی پر کچھ حد تک نظر آتی ہے کیوں کہ اس زبان کا خطہ جغرافیائی طور پر ان علاقوں سے زیادہ دور نہیں۔ کیوں کہ وادئ ہنزہ سے نکلنے والی باریک سی جغرافیائی لسانی پٹی وسطی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے درمیان سے گزرتے ہوئے ہنگری تک چلی جاتی ہے۔ اور اس لسانی پٹی میں قفقازی زبانیں (Caucasian) بولنے والوں کی کثیر تعداد آباد ہے۔ شاید اس جغرافیائی قربت کے باعث بروشسکی پر ان زبانوں کے اثرات پڑے ہوں اور غالباً اسی لیے ناخ داغستانی لسانی گروہ (Nakh-Dagestani) سے اس زبان کی کچھ مماثلت ماہرینِ لسانیات کو حیرت زدہ کرتی ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مشرقی ایشیا کی تمام زبانوں پر اثر انداز ہونے والی سنسکرت کے اثرات سے بروشسکی محفوظ رہی حتیٰ کہ اپنی قریبی ہمسایہ تبتی اور بلتی زبانوں کا کوئی اثر بروشسکی نے قبول نہیں کیا۔ قریب ترین ہمسایہ زبانوں کے اثرات سے محفوظ رہنے والی یہ زبان دور دراز کی قفقازی زبانوں (Caucasian) اور ہنگری زبان کے زیرِ اثر کیسے آگئی؟ اس اہم سوال کا جواب ڈاکٹر نصیر

الدّین نصیر کی اس تحقیق میں پنہاں ہے کہ بروشو قوم پہلے ہنگری میں آباد ہوئی تھی۔ لیکن یہ تحقیق بھی مزید تحقیق طلب ہے۔

ب) لوک ادب: کسی دیے کے پاس بیٹھنا:

ہنزہ میں بھی رات کو کھانے کے بعد دیے کی روشنی میں کہانی کہنے اور سننے کا رواج عام تھا۔ ان لوگوں میں کہانی سننے کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''کسی دیے کے پاس بیٹھنا'' محاورے کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اکثر لوگ دن ڈھلتے اور چراغ جلتے ہی ان کچے پکے نشیمنوں، دیاروں اور حویلیوں میں چراغ کی لو کے اردگرد پروانوں کی طرح جمع ہو جاتے ہیں اور انسانی، اخلاقی اور نیکی کی باتیں سنتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بروشسکی زبان کی متعدد کہانیاں فرضی کرداروں پر مبنی نہیں بلکہ ان کے کردار یہاں کی روایتی تاریخ کے کردار ہیں جن کا تعلق یہاں کے عوام اور ان کے حکمرانوں سے ہے۔

بروشسکی علاقے کا لوک ادب وہاں کے باشندوں کی اخلاقی، تہذیبی اور معاشرتی اقدار کا آئینہ دار ہے۔ یہ ادب لوک کہانیوں میں محفوظ ہے۔

ہنزہ کی تاریخ: قتل و غارت گری کی داستان:

یہ کہانیاں ایک خاص ماحول میں بسنے والے لوگوں کے اعمال کا عکس پیش کرتے ہیں۔ ان کہانیوں کو ہم مندرجہ ذیل طور پر تقسیم کر سکتے ہیں [۱] وہ کہانیاں جو سیاسی واقعات یا حکمران طبقہ سے متعلق ہیں۔ [۲] جو یہاں کے باشندوں کے اجتماعی اعمال پر مبنی ہیں۔ [۳] جو انفرادی کرداروں کی عکاسی کرتی ہیں۔ [۴] جن میں مافوق الفطرت عناصر کا ذکر ہے۔ اور [۵] وہ کہانیاں جو دوسرے علاقوں سے متعلق ہیں اور یہاں رائج ہیں۔

پہلے حصے سے متعلق دو نمایاں کہانیاں :۱۔ شری بدت کی کہانی ۲۔ ٹاپکنٹس اور درامٹنگ کی کہانی ہے۔ [۳۲]

قتل کر دینا معمولی بات ہے، کوئی حکمراں طبعی موت نہ مرا:

دونوں کہانیاں جن کرداروں کے گرد گھومتی ہیں وہ یہاں کی سیاسی تاریخ کا حصہ ہیں۔ اس لیے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا تو نہیں کہ یہاں کی سیاسی تاریخ انہی روایات پر مبنی ہو؟ جس طرح ان کہانیوں میں قتل کے واقعات کا اعادہ ہوتا ہے، اُسی طرح ہنزہ کی تاریخ قتل و غارت کی ایک مسلسل داستان ہے۔ شاید ہی کوئی حکمران ایسا ہوگا جو اپنی طبعی موت مرا ہو

ورنہ ایک کو دوسرے نے طاقت یا دھوکے سے قتل ہی کیا اور یہ سلسلہ انیسویں صدی کے ربع آخر میں صفدر علی کے برسر اقتدار آنے پر ختم ہوا۔[۳۳]

کہانیاں قتل وخون کے واقعات ہی کی حامل ہیں۔ پیار ومحبت اور گہرے دوستانہ تعلقات کے باجود ایک دوسرے کو قتل کر دینا معمولی بات سمجھا جاتا رہا ہے۔[۳۴]

لوک کہانیاں: عشق ومحبت سے خالی:

بہت سی ایسی کہانیاں بھی ملتی ہیں جن میں وفاداری، احسان مندی، دوسروں کے لیے خطرات مول لینا اور مکاری اور فریب کے افعال پر قدرت کی طرف سے سزا پانے کے سبق آموز واقعات کا بیان پایا جاتا ہے۔ البتہ عشق ومحبت کی داستانیں مفقود ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شادی کے سلسلے میں ان کے ہاں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔[۳۵]

لوک گیت: ہجر وفراق کی داستان:

کہانیوں کے برعکس یہاں کے لوک گیتوں میں عشق ومحبت کے جذبات کا اظہار پایا جاتا ہے۔ ایک گیت کا ترجمہ دیا جاتا ہے جس میں وصل سے محروم، فراق کی آگ میں جلنے والے دو دلوں کی داستانِ محبت بیان کی گئی ہے۔ دیکھیے بیان کی سادگی اور جذبات کے بے ساختہ اظہار نے کرداروں کے ماحول کی کتنی واضح تصویر پیش کی ہے۔

ویرلوک : میری قسمت میں ایک دور دراز کا سفر ہے
اے میرے زخم مندمل کرنے والے!
میں اپنے تعویذ بھلا آیا ہوں
خدا کرے میرے لیے وہ جنازے کی خیرات ہوں
جب علاقے میں شاہین آ جائے
تو تیتر کے لیے امن کی صورت کوئی نہیں رہتی
اگر میرے اور تیرے درمیان دوستی ہوئی
تو پھر ملک میں بدامنی نہیں ہوگی
تمہارا یہ حال کیوں ہے؟
اے میرے خوبصورت زلفوں والے محبوب!

ویرلوک : میں نے کہا۔ میں پریوں کی وادی کی راہ جاؤں گا۔

جب راہ کھو بیٹھا تو ہوا کے پراسرار طوفان نے مجھے گھیر لیا

میرے دوست ۔ پراسرار طوفان کا کیا علاج ہو سکتا ہے!

امیکس لوک: شاید شوئی پری کے بال علاج ثابت ہو سکیں[۳۶]

زبانیں اور استعماری طاقتیں:

بروشسکی زبان دنیا سے خود مٹی یا اسے مٹا دیا گیا؟ اس بارے میں تاریخ کے دفتر خاموش ہیں، لیکن اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس زبان کو طاقت کے زور پر ختم کر دیا گیا ہو لیکن اس زبان کے اندر موجود مخفی طاقت نے اسے زندہ رکھا اور روحانی طاقت نے اسے حیاتِ نو عطا کی۔ گزشتہ تین سو سال کی استعماری تاریخ بتاتی ہے کہ ولندیزی (Dutch) ،انگریزی (English) ، پرتگیزی (Portuguese) ، روسی (Russian) ،امریکی (American)، فرانسیسی (French) اور ہندی (Hindus) استعمار نے دنیا میں جہاں بھی قبضے کیے وہاں نوآبادیات قائم کیں اور لوگوں کو غلام بنایا۔ امریکا اور آسٹریلیا کے اصل باشندوں کو وحشی قرار دے کر قتل کر دیا گیا اور ان کی زبانیں مٹا دی گئیں۔ جہاں زبانیں نہیں مٹائی جا سکیں وہاں ثقافتی استعماریت کے ذریعے زبانوں کے رسم الخط کو تبدیل کیا گیا تا کہ ان نوآبادیات کو ان کے عظیم الشان تاریخی ورثہ سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے نتیجے میں جب یہ نوآبادیات اپنے تاریخی ورثے کو پڑھنے کے قابل نہ رہیں تو ان کے تاریخی آثار و عجائبات وہاں سے منتقل کر کے ماضی کے اس ورثے سے قائم ایک جذباتی تعلق کو بھی ہمیشہ کے لیے ختم کر کے ان نوآبادیات کے لوگوں کے لیے ان کی تاریخ کو اجنبی بنا دیا گیا۔ اس کی ایک مثال، براعظم آسٹریلیا پر برطانوی قبضے کے بعد، مقامی لوگوں کا اور ان کی زبانوں کا قتلِ عام ہے۔

براعظم آسٹریلیا: زبانوں کا قتلِ عام:

ایشیا سے ملحقہ جنوب میں دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ آسٹریلیا واقع ہے جو ایک براعظم بھی ہے۔ زبانوں کے قتلِ عام پر مبنی علمی و تحقیقی مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ برطانوی استعمار نے نہ صرف اس براعظم کو لوٹا اور اس کے مکینوں کا قتلِ عام کیا بلکہ ان کی زبانوں کا بھی قتلِ عام کیا گیا یہ سلسلہ اس علاقے پر برطانیہ کے تسلط سے شروع ہوا اور ہزاروں زبانوں کی تباہی بربادی اور معدومی پر منتج ہوا۔

ماہرین ارضیات کے مطابق براعظم آسٹریلیا کی سرزمین دنیا کی قدیم ترین ساخت کی

حامل ہے جو آج سے تقریباً ۴ ارب ۶۰ کروڑ سال سے ۵۷ کروڑ سال پہلے معرضِ وجود میں آئی۔

انگریزوں کی آمد سے سینکڑوں سال پہلے یہاں کے شمالی ساحلوں پر چینی اور انڈونیشیائی اقوام کا آنا جانا رہتا تھا۔ انگریزوں کی آمد یہاں ایبل تسمان سے شروع ہوتی ہے۔ ایبل تسمان نے ۱۶۴۲ اور ۱۶۴۴ میں اور جیمز کک نے ۱۷۷۰ میں اس برِاعظم کو تسخیر کیا لیکن کیپٹن آرتھر فلیپ نے ۱۷۸۸ میں یہاں نو آبادیات قائم کرنے کا سلسلہ حقیقی معنوں میں شروع کیا۔

جزیرہ تسمانیہ کے لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹادیا گیا:

براعظم آسٹریلیا کی زبانوں کے ساتھ ساتھ باشندوں کے خاتمے کا پہلا قدم جزیرہ تسمانیہ میں اٹھایا گیا۔ اٹھارہویں صدی کے درمیان ہی جزیرۂ تسمانیہ کے تمام مقامی لوگوں کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا گیا۔ آسٹریلیا کے اصل باشندوں کے خلاف امتیازی قوانین تیار کیے گئے جو ۱۹۶۰ تک روبہ عمل رہے لیکن ان قوانین کو وہاں کی انسانی حقوق کی تنظیموں کے احتجاج کے بعد ۱۹۶۰ کے عشرے میں منسوخ کرنا پڑا لیکن اس تنسیخ سے کوئینز لینڈ مستثنیٰ رہا۔ آسٹریلیا کی ۸ ریاستیں ہیں۔ مقامی لوگوں کی آبادی آسٹریلیا کے شمال اور شمال مشرقی حصے میں زیادہ بستی ہے۔

آسٹریلیا کی ۲۳۵ زبانیں موت کی دہلیز پر:

آسٹریلیا کی تقریباً ۲۶۸ زبانوں میں سے ۲۳۵ زندہ ہیں اور ۳۱ مرچکی ہیں لیکن بقیہ ۲۳۵ زبانیں بھی موت کی دہلیز پر آخری سانسیں گن رہی ہیں۔ ان زبانوں میں صرف چند ہی ایسی ہوں گی جن کے بولنے والے ہزار یا ڈیڑھ ہزار کے قریب ہوں گے لیکن باقی تمام زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد تین چار یا دس بیس سے زیادہ نہیں۔

شمالی صوبہ کوئنز لینڈ:

سرکاری سرپرستی میں آسٹریلیا کے اصل مگر نہتے باشندوں کا قتل عام اور استحصال ۱۹۶۰ تک آسٹریلیا میں ہوتا رہا، عوامی دباؤ کے باعث حکومت نے اسکول میں داخلہ اور دفاتر میں نوکری وغیرہ کے حقوق مجبوراً بحال کیے لیکن شمالی صوبہ کوئنز لینڈ کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا۔ یہ صوبہ شمال میں ہے جہاں پر آج بھی آسٹریلیا کی معدوم ہونے والی زیادہ تر زبانیں ہیں۔ ریاستِ وکٹوریہ میں جو جنوب مغرب میں ہے آج بھی ان مقامی لوگوں کو حق ملکیت حاصل نہیں، یہاں جن علاقوں میں یہ لوگ محصور ہیں یا محدود ہیں، ان علاقوں میں اصل باشندے زمین کی ملکیت نہیں رکھ سکتے نہ انھیں خریدنے کی اجازت ہے۔ یہ ریاست یہاں کی امیر ریاست ہے اور سفید فام نسل کے لوگ یہاں

زیادہ بستے ہیں۔

قدیم باشندوں کے حقوق ۲۰۰۴ء میں معطل:

دسمبر ۲۰۰۴ء میں رائیٹر (Reuters) نیوز ایجنسی نے یہ خبر دی کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم ہاورڈ نے مقامی لوگوں کو تحفظ دینے اور ان کی زبانوں کو بچانے کے لیے ان کے علاقوں میں رات کا کرفیو نافذ کر دیا ہے اور شراب کی فروخت ممنوع قرار دی گئی ہے۔

زبانوں کو مٹانے کے بعد تحفظ کی تحریک:

۱۹۶۰ء میں قائم آسٹریلیائی ادارہ برائے مطالعاتِ باشندگان اصل (Australian Institute of Aboriginal Studies) نے ان مقامی زبانوں پر تحقیق کے کام کا آغاز کیا یہ ادارہ دارالحکومت کینبرا میں ہے۔ یہ ادارہ وقتاً فوقتاً زبانوں کے بچاؤ کے لیے کام کرتا ہے جن میں مختلف زبانوں کو محفوظ کرنا، ان کے نغموں اور لوریوں کو صوتی انداز میں ریکارڈ کرنا وغیرہ شامل ہے۔ دو صدیوں تک زبانوں کا قتل عام کرنے کے بعد ان کی حفاظت کا انوکھا اور اچھوتا خیال جدیدیت اور انسانیت کی عریب وغریب شکل ہے۔ پہلے باشندوں کو قتل کیا گیا جو بچ گئے ان کی زبانوں کو مٹایا گیا اور اب عالمی انسانی وتہذیبی ورثے کے تحفظ کے نام پر زبانوں کی حفاظت کے منصوبوں کے ذریعے اپنی انسانیت کے گن گائے جا رہے ہیں۔

آسٹریلیا کی تمام زبانیں ذخیرۂ الفاظ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے کافی حد تک مشابہ ہیں۔ ماہرینِ لسانیات کا خیال ہے کہ آج سے ۵ ہزار سال پہلے یہ تمام زبانیں ایک بڑی زبان تھی۔ ان تمام زبانوں کے لسانی و ثقافتی روابط انڈونیشیائی اور پاپوا نئی گنی (Papua New Guinea) کی زبانوں سے بھی ملتے ہیں۔ لیکن ان دونوں ممالک میں تو یہ زبانیں خوب پھل پھول رہی ہیں لیکن آسٹریلیا میں انھیں تہس نہس کر دیا گیا ہے۔

مٹنے والی زبانوں کی فہرست:

ذیل میں آسٹریلیا کی ایسی زبانوں کے نام دیے جا رہے ہیں جن کے بولنے والوں کی تعداد صرف چند نفوس ہے اور اس مضمون کی اشاعت تک ان میں سے کتنی ہی زبانیں معدوم ہو چکی ہوں گی:

۱۔ ادینیا ماتھن ہا (Adynyamathanha): یہ زبان آسٹریلیا کے جنوب میں بولی جاتی تھی اب وہاں اس کے بولنے والے صرف ۲۰ ہیں۔

امی (Ami) اس کے بولنے والے ۳۰ ہیں اور یہ شمال میں ڈارون میں بستے ہیں۔
۲۔ الاوا (Alawa): شمالی علاقے میں بولی جاتی ہے اور بولنے والوں کی تعداد ۱۷ سے ۲۰ تک ہے۔
۳۔ ارابانا (Arabana): سن ۱۹۸۱ میں اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد ۸ تھی اور یہ لوگ جنوب میں برڈزوِل، جھیل آئری (Lake Eyre) کے مغربی حصے میں بستے ہیں۔
۴۔ النگِت (Alngith): آسٹریلیا کے شمال مشرق علاقے جزیرہ نما کیپ یارک میں اس کے بولنے والے اب صرف ۳ کی تعداد میں ہیں۔
۵۔ اندے گیرے بن ہا (Andegerebinha): بولنے والوں کی تعداد ۱۰ یا اس سے کم ہے۔ شمالی علاقے میں بولی جاتی ہے۔
۶۔ انتا کارن یا (Antakarinya) جنوبی آسٹریلیا کے شمال مشرق میں یہ لوگ بستے ہیں اور ان کی تعداد ۵۰ کے قریب ہے۔
۷۔ امارگ (Amarag): شمالی علاقہ میں صرف چند بولنے والے ہیں یہ زبان فوری معدوم ہونے والی ہے۔
۸۔ اریبا (Areba): اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد ۲ ہے جو شمال مشرق میں کوئنز لینڈ کے جزیرہ نما کیپ یارک میں بستے ہیں۔
۸۔ اتمپایا (Atampaya): ۴، ایلی یٹ کریک (Eliot Creek) کوئنزلینڈ۔
۹۔ ایابادھو (Ayabadhu): بولنے والوں کی تعداد ۶ ہے اور یہ لوگ بھی شمالی آسٹریلیا میں جزیرہ نما کیپ یارک کی دریائے کول مین (Coleman) کے شمال میں بستے ہیں۔
۱۰۔ باڈی (Baadi): ۲۰، اس زبان کو تحفظ دینے کی غرض سے محصور کیا گیا ہے اور ان کا علاقہ مغربی کمبرلی ریجن Western Kimberley Region مغربی آسٹریلیا میں ہے۔
۱۱۔ بڈی مایا (Badimaya): تقریباً معدوم ہورہی ہے بولنے والوں کی تعداد ا یا ۲ ہے اور یہ مغربی آسٹریلیا میں بستے ہیں۔
۱۲۔ بنجالنگ (Bandjalang): ۱۰، علاقہ وڈین بونگ (Woodenbong) نیو ساؤتھ ویلز۔
۱۳۔ بنجی گلی (Bandjigali): ۱، شمالی وہائٹ کلف (White Cliffs) نیو ساؤتھ ویلز۔
۱۴۔ بیرو پوائنٹ (Barrow Point): ۱، کیپ یارک کوئنزلینڈ شمالی آسٹریلیا۔

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

۱۵۔ بایونگو (Bayungu):۶، ویسٹ پلبارا کی لینڈن اور مینیلیا دریاؤں کے درمیان، مغربی آسٹریلیا میں یہ لوگ بستے ہیں۔

۱۶۔ بِدیارا (Bidyara):۲۰، کوئنز لینڈ کے تامبواوراوگانیلا کے علاقوں میں یہ زبان بولنے والے لوگ بستے ہیں۔

۱۷۔ بیری (Biri):۵، جنوب مشرقی چارٹرٹاورز (Charter Towers) کوئنز لینڈ۔

۱۸۔ بروم پرلنگ (Broome Pearling):۴۰ کے قریب لوگ خلیج بیگل (Beagle Bay) مغربی آسٹریلیا میں بستے ہیں۔

۱۹۔ بُونابا (Bunaba): سو کے قریب لوگ یہ زبان بولتے ہیں جو فزروئے کراسنگ ایریا (Fitzroy Crossing Area) مغربی آسٹریلیا میں بستے ہیں۔

۲۰۔ بُورڈونا (Burduna):۳ مغربی آسٹریلیا کی ہنری اور ایر لینڈن دریاؤں کے کنارے یہ لوگ بستے ہیں۔

۲۱۔ جامنجونگ (Djamindjung):۱،۳۰، کوئنز لینڈ، منگانا کے مغرب میں۔

۲۲۔ جنگون (Djangun): منگانا، کوئنز لینڈ۔

۲۳۔ دھرگری (Dhargari):۶ مغربی آسٹریلیا، منیلیا اور دریائے لیون کے زیریں حصے میں بستے ہیں۔

۲۴۔ جاوی: (Djawi):۱، مغربی آسٹریلیا، خلیج برنس ویک (Brunswick Bay) کے کنارے۔

۲۵۔ جِنبا (Djinba):۹۰ بولنے والے ارن ہیم لینڈ Arnhem Land ناردرن ٹیریٹری۔ اس زبان کا ایک اور لہجہ دابی (Dabi) ۱۹۹۱ تک میں ہو چکا ہے۔

۲۶۔ جِنگلی (Djingili):۱۰، ایلیٹ، ناردرن ٹیریٹری۔

۲۷۔ جوارلی (Djiwarli): اس زبان کو بولنے والا صرف ایک بوڑھا ہے، کوہِ اگسٹس، مغربی آسٹریلیا۔

۲۸۔ دِراری (Dirari):۱، جنوبی آسٹریلیاں، جھیل آئری کے شمال میں۔

۲۹۔ دھلانجی (Dhalandji):۲۰، مغربی آسٹریلیا میں ویسٹ پلبارا میں خلیج ایکس ماؤتھ کے کنارے بستے ہیں۔

۳۰۔ دیابوگے (Dyaabugay): ۳، کوئنز لینڈ، پورٹ ڈگلس کے سطح مرتفع پر۔

۳۱۔ ڈارلنگ رِبگونجی (Darling/ Bagundji): ۵، دریائے ڈارلنگ کے کنارے، نیو ساؤتھ ویلز۔

۳۲۔ دیابردیابر (Dyaberdyaber): ۳، خلیج بیگل، مغربی آسٹریلیا۔

۳۳۔ دیانگادی (Dyangadi): ۵، دریائے میک لیے، آرمی ڈیل نیو ساؤتھ ویلز۔

۳۴۔ دی یربال (Dyirbal): ۴۰، دریائے ہوبرٹ، کوئنز لینڈ

۳۵۔ دیوگن (Dyugun): ۲ بروم (Broome) مغربی آسٹریلیا۔

۳۶۔ ایرے (Erre): ۱، کوہ ہاؤشِب (Mt. Howship) ناردرن ٹیریٹری۔

۳۷۔ فلنڈر آئی لینڈ (Flinders Island): ۳، جزیرہ نما کیپ یارک خلیج پرنس شارلٹ، کوئنز لینڈ۔

۳۸۔ گاجی راونگ (Gadjerawang): ۳ یہ لوگ دریائے وکٹوریا کے سرے پر مغربی آسٹریلیا میں بستے ہیں۔

۳۹۔ گگاڈو (Gagadu): ۶، اوئن پلی، ناردرن ٹیریٹری۔

۴۰۔ گمبیرا (Gambera): ۶، شالی کمبرلینز، مغربی آسٹریلیا۔

۴۱۔ گنگ گالی دا (Ganggalida): ۵، بورک ٹاؤن (Bourke town) کوئنز لینڈ

۴۲۔ گیاردِلت (Gayardilt): ۵۰، خلیج کارپنٹیریا، کوئنز لینڈ۔

۴۳۔ جی یگ (Giyug): ۲، ڈارون کے جنوب مغربی میں ناردرن ٹیریٹری۔

۴۴۔ گونی یانڈی (Gooniyandi): ۱۰۰، دریائے مارگریٹ مغربی آسٹریلیا۔

۴۵۔ گوگج (Gugadj): ۱، دریائے نورمن، کوئنز لینڈ۔

۴۶۔ گوگوبدھون (Gugu Badhun): ۲، آئی ناسلے (Einasleigh) کوئنز لینڈ۔

۴۷۔ گوگوبیرا (Gugubera): ۱۵، مشن اور مچل دریاؤں کے سرے پر کوئنز لینڈ میں یہ لوگ بستے ہیں۔

۴۸۔ گوگوئی مجر (Guguyimidjir): ۳۰ کے قریب یہ زبان بولتے ہیں لیکن ۲۵۰ سے ۳۰۰ کے قریب یہ زبان بولنے والے لوگ اب انگریزی بولنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہوپ ویل (Hopevale) کوئنز لینڈ۔

۴۹۔ گُنگابُولا (Gungabula): ۲، ۱ انجون (Injune) کوئنز لینڈ۔

۵۰۔ گُنیا (Gunya): ۳، ویانڈرا (Wyandra) کوئنز لینڈ۔

۵۱۔ گوراگون (Guragone): ۲۰، ارن ہیم لینڈ، ناردرن ٹیریٹری۔

۵۲۔ گُرجر (Gurdjar): ۳۰، دریائے نورمن کے شمال مشرقی کنارے، کوئنز لینڈ۔

۵۳۔ گوواموں (Guwamu): ۱، مارانوا دریا، کوئنز لینڈ

آسٹریلیا کی مردہ زبانیں:

مندرجہ بالا زبانیں آسٹریلیا کی وہ زبانیں ہیں جو موت کے قریب ہیں اور اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہی ہیں۔ مگر ذیل میں اس براعظم کی وہ زبانیں دی جارہی ہیں جو اب مرچکی ہیں۔

اگوامین (Agwamin)	اگھوتھرنگ گالو (Aghu Tharnggalu)
اواباکال (Awabakal)	بنگ گرلا (Banggarla)
بیالی (Bayali)	پرلاتپا (Pirlatapa)
تجورُرورُو (Tjurruru)	تھراوَل (Thurawal)
دُھرگا (Dhurga)	ڈیری (Dieri)
کری یاررا (Kariyarra)	کلارکو (Kalarko)
کلکوٹونگ (Kalkutung)	کنگاراکانی (Kuṇgarakany)
گنگ گولو (Gangulu)	گوریِنگ گوریِنگ (Gureng Gureng)
گوگو وررا (Gugu Warra)	لینن گی تج (Leningitij)
ملگانا (Malgana)	مے کولان (Maykulan)
نگان یائے وانا (Nganyaywana)	نگانڈی (Ngandi)
نے رِن یے ری (Narrinyeri)	وری ینگ گا (Wariyangga)
ونڈارنگ (Wandarang)	وورمی (Worimi)
وُولی وُولی (Wuliwuli)	یالارن نگا (Yalarnnga)

یُوگم بل (Yugambal) [۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲]

بحرالکاہل کا جزائر ایسٹر (Easter Islands) جسے ولندیزی سیاح نے ۱۷۲۲ میں

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دریافت کیا تھا۔ اس جزیرے میں آج کل تو رومن رسم الخط رائج ہے لیکن ۱۸۶۴ء سے پہلے اس جزیرے کا اپنا رسم الخط تھا جسے ''رونگورونگو'' کہا جاتا تھا۔ اس خط کو شارک مچھلی کے دانت سے لکھا جاتا تھا۔ اس خط کو پڑھنے کا طریقہ یہ تھا کہ جب ایک صفحہ یا ایک سطر پڑھ لی جاتی تو اس صفحے کا سرا گھما کر نیچے کر دیا جاتا اور اس طرح دوسری سطریں سامنے آجاتیں یعنی اس کو پڑھنے کے لیے صفحے کو گھمایا جاتا تھا۔ ۱۸۶۴ء میں جب کیتھولک عیسائی مبلغین یہاں آئے تو انھوں نے ان لکڑی کی تختیوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ یہ لکڑی کی تختیاں مختلف حجم کی تھیں ان میں سے آج صرف ۱۵ تختیاں دستیاب ہیں ان میں سب سے بڑی تختی کا حجم ۶ فٹ ہے۔ یہ رسم الخط قدیم سندھی رسم الخط سے مشابہہ ہے۔ ان واقعات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ استعماری طاقتوں کے ساتھ ساتھ مذہبی استعماریت نے بھی مختلف زبانوں کو کس طرح ختم کیا۔

براعظم امریکا میں انسانوں اور زبانوں کا قتل عام:

استعماری طاقتوں کی جانب سے رسم الخط تبدیل کرنے کا عمل یا ایک زبان کو ختم کر کے طاقت کے بل پر دوسری زبان کو جبراً مسلط کرنے کی روایت شاید کسی حد تک قابل برداشت ہوتی لیکن ریاست ہائے متحدہ امریکا میں سرخ ہندی (ریڈ انڈین) اور براعظم آسٹریلیا میں مقامی آبادیوں کو وحشی، جنگلی اور انسانیت کے نام پر دھبہ قرار دے کر تہہ تیغ کر دیا گیا۔

مؤرخین کے مطابق صرف امریکا میں ۶۰ لاکھ ریڈ انڈین باشندوں کو وحشی قرار دے کر ہلاک کر دیا گیا اور ان کی زبانیں نوہاٹلا (Nauhatl)، یوما (Yuma)، چپوا (Chipewa)، توماہاک (Tomahawk)، موہاک (Mowhawk)، موہابے (Mojave)، نباہو (Navajo)، چوکٹا (Choctow)، پیما (Pima) اور ہوپی (Hopi) وغیرہ کو فنا کر دیا گیا۔ جب نسل ہی باقی نہ رہی تو زبان کے بچنے کا کیا سوال پیدا ہوتا۔ امریکی ریاست کیلی فورنیا جہاں زبانوں کے کئی بڑے گروہ پائے جاتے تھے وہاں سفاکی اور درندگی کا ایسا مظاہرہ کیا گیا کہ تاریخ نے اس ریاست کا نام جس کا مطلب ہسپانوی زبان میں ''خوابناک سونے کی سرزمین'' تھا، زبانوں کا قبرستان (Cemetery of Languages) رکھ دیا۔ جہاں سترہ بڑے لسانی گروہوں کی دوسو کے قریب زبانیں اور بولیاں بولی جاتی تھیں وہاں آج صرف دو زبانیں باقی رہ گئی ہیں۔ یہ تاریخ ساز کارنامے ان قوموں نے انجام دیے جنھیں اس بات پر فخر ہے کہ وہ دنیا میں انسانی حقوق کے سب سے بڑے علمبردار ہیں اور انسانیت کی جتنی خدمت انھوں نے انجام دی وہ خدمت کوئی اور انجام نہ دے سکا۔ زبانوں کے قتل عام کی اس تاریخ کے مطالعے کے بعد یہ امکان مزید قوی ہوجاتا ہے کہ بروشسکی زبان کو بھی تاریخ کے کسی دور میں اس طرح

قتل کیا گیا ہے لیکن اس موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

اسلام کبھی استعمار نہیں بنا:

یہ اسلام کا اعجاز ہے کہ عرب جو ساری دنیا کو عجم (گونگا) سمجھتے تھے اور فی الواقعہ اس ادعاء پر ایامِ جاہلیت میں انھیں تکبر کی حد تک یقین تھا، جب شمال سے مغرب اور جنوب سے مشرق تک یلغار کرتے ہوئے گئے تو انھوں نے نہ تو استعماری رویہ اختیار کیا نہ ہی نو آبادیات قائم کیں اور نہ ہی مقامی زبانوں کے رسم الخط تلوار کی نوک سے تبدیل کرنے اور قوموں کو ان کے تہذیبی اور تاریخی ورثے سے کاٹنے کی کوشش کی۔ یہ بات درست ہے کہ انھوں نے لوگوں کو اسلام کے دائرے میں داخل کیا۔ لیکن اس کے نتیجے میں مفتوحین فاتحین کے برابر ٹھہرائے گئے اور لوگوں نے اسلام اسی لیے قبول کیا کہ وہ فاتحین کے شانہ بشانہ بلاتفریق کھڑے ہوسکتے تھے اور حقوق و فرائض کے اعتبار سے بھی وہ فاتحین کے برابر تسلیم کیے گئے۔ اسی لیے اسلام کی سب سے زیادہ خدمت موالی نے کی۔ اس کے برعکس انگریزوں نے ملایا اور سواحلی زبانوں کا رسم الخط تبدیل کیا، ولندیزیوں نے انڈونیشیا کی زبانوں کا قدیم اور سنسکرت رسم الخط تبدیل کر کے رومن بنادیا۔ پرتگیزیوں نے ساحلی شہر گوا میں کونکنی زبان کو، جو اردو اور ہندی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی رومن رسم الخط میں تبدیل کر دیا ہندو استعمار نے ہندوستان میں پالی زبان اور بدھ مت کا خاتمہ کر دیا اور بدھ بھکشوؤں کی ہڈیوں کو راکھ بنا کر پھونک دیا۔ روسی استعمار نے وسطی ایشیا میں تمام مسلمان نو آبادیات کے رسم الخط عربی سے سریلک (Cyrillic) میں تبدیل کر دیے لیکن عیسائی ریاستوں آرمینیا اور جارجیا کے معاملے میں روسی استعمار نے مذہبی تفریق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا قدیم رسم الخط برقرار رکھا کیوں کہ اس رسم الخط میں عیسائیوں کا صدیوں پرانا علمی، تحقیقی اور تاریخی و ثقافتی ورثہ محفوظ تھا، لہٰذا اسے محفوظ رہنے دیا گیا۔ عہدِ جدید کے اس تاریخی تناظر میں ایسا ممکن ہے کہ بروشسکی زبان کو بھی ثقافتی استعماری یلغار کے نتیجے میں تاخت و تاراج کیا گیا ہو۔

اگلے سو برسوں میں ۹۰ فی صد زبانیں مٹ جائیں گی؟

ایک ایسے عہد میں جب زبانیں مٹ رہی ہیں، عالمگیریت اور سرمایہ داری کے ذریعے زبانیں مٹائی جارہی ہیں، انگریزی کو مسلط کیا جارہا ہے، نت نئی ایجادات کے باوجود تحریک تنویر، نشاۃ ثانیہ اور خرد افروزی کے تین سو سالوں میں استعماری طاقتوں نے کسی ایک زبان کو جنم نہیں دیا بلکہ زبانوں کو ختم کیا گیا، یہ اعزاز صرف ایشیا کو حاصل ہے کہ یہاں ایک بولی [بروشسکی] زبان بن گئی ہے اس لیے یہ سوال کہ بروشسکی زبان کتنے عرصے تک زندہ رہے گی؟ اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ آسٹریلیا کے ممتاز ماہر لسانیات پیٹر ہوسلر نے ایک دلچسپ و اہم پیش گوئی کی ہے کہ اگلے

سو برسوں میں نوے فی صد زبانیں صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گی اور صرف پانچ یا چھ بنیادی اہم زبانیں باقی رہ جائیں گی، جن میں انگریزی، ہسپانوی، فرانسیسی، جرمن، چینی اور عربی زبانیں شامل ہیں، جب کہ ملیشیا اور انڈونیشیا میں بولی جانے والی بھاشا (Bahasa) زبان کے بارے میں امکان ہے کہ یہ زبان بھی شاید باقی رہ جائے۔ اس کا مؤقف ہے کہ زبانیں ہمارے اندازے سے بھی زیادہ تیزی سے فنا ہو رہی ہیں۔ مثلاً آسٹریلیا میں یورپی باشندوں سے پہلے یعنی دو سو سال قبل دو سو پچاس زبانیں بولی جاتی تھیں لیکن اب وہاں کے طول و عرض میں صرف پچاس زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کیوں کہ انگریزی استعمار نے قتلِ عام اور چھوٹی زبانوں کی حوصلہ شکنی کے ذریعے نسلوں کو فنا کر دیا اور زبانوں کو مٹا دیا۔

ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں چھ سے دس ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں مکمل باضابطہ زبانوں کے ساتھ ساتھ بولیاں بھی شامل ہیں۔ ہوسلر کے خیال میں زبانوں کے فنا ہونے کی اصل وجہ بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہے۔ جس کے نتیجے میں تارکینِ وطن اپنی زبان ترک کر کے جائے سکونت میں بولی جانے والی زبانیں اختیار کر لیتے ہیں تاکہ مقامی آبادی میں جذب ہو جائیں۔ زبان کی تبدیلی ان کے لیے اقتصادی و سماجی اعتبار سے سودمند ثابت ہوتی ہے۔

صرف چار زبانیں باقی رہ جائیں گی؟

دوسرا نقطۂ نظر نوبل انعام یافتہ ہسپانوی ادیب کامیلو خوسے تھیلا (Camillo Jose Cela) کا ہے۔ اس نے پیش گوئی کی ہے کہ اگلی چند صدیوں تک دنیا بھر کے لوگ صرف چار زبانیں استعمال کریں گے۔ یعنی عربی، ہسپانوی، انگریزی اور چینی اس کے سوا تمام زبانیں صرف علاقائی زبانوں کا روپ دھار کر محبت اور شاعری کے لیے رہ جائیں گی۔

زبانوں کی حفاظت کے دو فطری طریقے:

یہ بات درست ہے کہ نقلِ مکانی جہاں رزق کے بہت نئے وسیلے پیدا کرتی ہے وہیں اپنی مادری زبان سے عشق کی شمع کو بجھا دیتی ہے۔ غربت میں یادِ وطن آتی ہے لیکن وہ ماحول اور وہ لوگ نہیں ملتے جن میں گھل مل کر زبان کا جوبن اپنی بہار دکھا سکتا ہو۔ ماہرین کے مطابق زبانوں کی حفاظت دو وجوہات کے باعث ممکن ہے یا تو اس زبان میں عظیم الشان علمی ورثہ ہو جیسے لاطینی یا ہسپانوی زبانیں جن سے آج تک استفادہ کیا جارہا ہے یا زبان رزق کے حصول کا ذریعہ ہو۔ یہ دونوں تاریخی نظریات اپنی جگہ لیکن زبان کا ایک تعلق مادری زبان سے عشق سے بھی ہے۔ اس عشق کو ماں کی گود میں دی جانے والی لوری اور دادی اور نانی کی زبان سے لفظوں کی برکھا میں بھیگی ہوئی دل چسپ قدیم کہانیاں زندہ و پائندہ رکھتی ہیں۔ ماں اپنے بچے سے جس زبان، اسلوب اور طرز میں

گفتگو کرتی ہے وہ بچے کے لیے زندگی کا سب سے خوبصورت، سنہری اور ناقابلِ فراموش عہد ہوتا ہے۔اس عہد کی یاد بڑھاپے تک قدم قدم پراس کے ہم رکاب رہتی ہے۔

اپنے گھر میں صرف اپنی زبان بولیے:

زبانوں کی حفاظت کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اپنے گھروں میں اپنی زبان خواہ وہ کوئی بھی ہو صبح وشام بولی جائے ،صرف گھر سے باہر رابطے کی زبان استعمال کی جائے۔بچوں کو اپنی مادری زبان دس سال تک قصے، کہانیوں، پہیلیوں، گیتوں اور نصیحتوں میں گھول کر دی جائے تاکہ قطب شمالی کی منجمد سردی میں بیٹھے ہوئے تنہا انسان کے کان ماں کی دی ہوئی لوریوں کے بول سے گونج اٹھیں۔ بروشسکی سمیت تمام زبانوں کی حفاظت کا یہی طریقہ ہے۔ ہرزبان خواہ وہ کسی قوم، مذہب یا کسی بھی نسلی، ثقافتی گروہ کی ہو تاریخ، علم تحقیق، ثقافت اور تجربات کا سرمایہ ہوتی ہے۔ اس کی حفاظت اس سے محبت سب کا بنیادی فریضہ ہے۔ارشاد رسالت مآبؐ ہے کہ ''کسی قوم کے شر سے بچنا چاہتے ہوتو اس کی زبان سیکھ لو''۔ رسالت مآبؐ نے زبان سیکھنے کی ہدایت کی ہے اسے مٹانے اور فنا کرنے ،ختم کرنے کا حکم نہیں دیا کیوں کہ آپؐ رحمت للعالمین تھے۔

بروشسکی سے متعلق شائع ہونے والے بین الاقوامی جائزوں اور تحقیقات میں، جن کا حوالہ قبل ازیں دیا جاچکا ہے، بروشسکی بولنے والوں کی تعداد ۳۰ ہزار سے ۴۰ ہزار کے درمیان بتائی گئی لیکن اکادمی تحقیقات بروشسکی کراچی کے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق اب یہ تعداد دو لاکھ ہے۔ دیگر سرکاری اور غیر سرکاری دستاویزات اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کرنے سے قاصر ہیں، لہٰذا یہ بات تصدیق طلب ہے کہ اس وقت بروشو قوم کی تعداد کیا ہے۔ بروشو قوم کی اکثریت اسمٰعیلی مذہب سے تعلق رکھتی ہے اوران میں شرح خواندگی تقریباً سو فی صد ہے۔شرح خواندگی کا یہ کارنامہ آغا خان فاؤنڈیشن کی کوششوں سے انجام دیا گیا ہے۔

بروشسکی زبان پر عالمی تحقیقات:

Lorimar نے ۱۹۳۲ء میں بروشسکی زبان پر George Morgenstierne کی تحقیقی پیش رفت سے آگاہ کیا تھا۔اس کے بعد اس زبان میں طویل عرصے تک مزید کسی اہم پیش رفت کی اطلاع نہیں مل سکی۔تیس سال کے طویل وقفے کے بعد ہائیڈل برگ یونیورسٹی جرمنی کے ادارہ مطالعہ شرقیہ میں Hermann Berger نے اس موضوع پر تحقیق کر کے اس زبان کے نئے افق دنیا پر روشن کیے۔ان کے نائب ڈاکٹر وان اسکائی ہاک نے ''کسر کی کہانی'' بروشسکی سے ترجمہ کی تو بعض نئے گوشے واشگاف ہوئے۔ٹھیک اسی دور میں ڈاکٹر نصیر الدین بروشسکی زبان میں تحقیقات کے نئے افق روشن کر رہے تھے۔عربی رسم الخط میں ان کی پہلی مختصر کتاب اناہِ

بُرشسکی ۱۹۷۰ء میں اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی۔ یہ بروشسکی ادب اور زبان کے قواعد پر پہلی کتاب تھی۔ اس کی اشاعت کے ٹھیک چار سال بعد ۱۹۷۴ء میں ماہرِ لسانیات برگر نے اپنے مطالعات کی بنیاد پر بروشسکی زبان کے تفصیلی قواعد شائع کیے جس کے باعث اس طلسم کدۂ حیرت کا دروازہ دنیا کے لیے کھل گیا۔ ۱۹۹۳ء میں مانٹریال یونیورسٹی کے پروفیسر تیفوں کی کتاب Hunza Proverbs۔ University of Calgary Press کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی۔ اس کتاب میں پانچ ہزار تین بروشسکی محاورے جمع کیے گئے ہیں۔ یہ نہایت اہمیت کا حامل کام ہے۔ E.Tiffon نے یہ کتاب مشہور ماہرِ لسانیات L.Col Dr. Lorimer، ہائیڈل برگ یونیورسٹی کے مشہور محقق Hermann Berger نیز مانٹریال یونیورسٹی کے محقق Y.Ch. Morin اور ڈاکٹر نصیر الدین ہونزائی کے تعاون سے تیار کی۔

بروشسکی رسم الخط کیا تھا؟ اس بارے میں تاریخ خاموش ہے اور آثار قدیمہ کے مخطوطات، قدیم نوادرات اور اساطیر سے ابھی تک اس زبان کے رسم الخط کے بارے میں کوئی اشارہ نہیں مل سکا، لہٰذا ہرمن برگر نے بروشسکی الفاظ رومن حروف میں وضع کیے جنھیں بین الاقوامی طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ پروفیسر ہرمن برگر نے بروشسکی زبان کے الفاظ پر مشتمل پہلی جرمن بروشسکی لغت تیار کی جس میں پچاس ہزار الفاظ کا ذخیرہ جمع کر کے اس زبان کو محفوظ کر دیا گیا۔ یہ لغت ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی اور اس کتاب کی تیاری میں پروفیسر ڈاکٹر نصیر الدّین نصیرؔ ہونزائی کا مرکزی کردار ہے جس کا اعتراف ہرمن برگر نے ان الفاظ میں کیا ہے:

Unter Mitarbeit von Nasiruddin Hunzai

جس کا مطلب ہے "یہ لغت پروفیسر ڈاکٹر نصیر الدین ہونزائی کے تعاون سے تیار کی گئی۔"

کسی زبان کی معراج اس کی شاعری ہوتی ہے۔ علاّمہ نصیر الدّین ہونزائی نے بروشسکی زبان میں صرف کتابیں ہی نہیں لکھیں بلکہ شاعری بھی کی۔ ان کا کلام عارفانہ اور صوفیانہ ہے جس میں ایک جذبۂ رندانہ، ہمتِ مردانہ اور نعرۂ مستانہ کی جھلک قدم قدم پر ملتی ہے۔ ان کی شاعری میں جھرنوں کی مدھم آواز اور آبشار کی گونج شامل ہو جاتی ہے جو جلال و جمال کی نئی دنیا تخلیق کرتی ہے۔ جس میں عقل و خرد کے ساتھ ساتھ عشقِ حقیقی اور محبوبِ حقیقی کے مضامین نہایت والہانہ انداز میں بیان ہوئے ہیں جنھیں پڑھ کر سامعین وجد میں آ جاتے ہیں۔ ان کی نثری کتابیں بُرشُو بِرکِش (۱۹۸۰ء)، سَوینئے برکُ (۱۹۸۰ء)، بُرشو بُرجونِکُ (۱۹۸۰ء)، انایِ بُرشسکی (۱۹۷۰ء)، دیگرن

(۱۹۹۹ء)، اسقُرکُٹِ بَسی (۲۰۰۱ء) اپنے موضوعات پر اولین تصانیف ہیں۔

ان کی شاعری کے دو مجموعے "دیوانِ نصیری" (۱۹۶۰ء)، بِہِشتے اَسقُرِکُٹ (۱۹۸۵ء) بھی بروشسکی زبان اور عربی رسم الخط میں شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر نصیر الدین کی تازہ تحقیقات بروشسکی زبان کے جواہر پارے اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے ان جواہر پاروں میں ڈاکٹر صاحب نے بروشسکی زبان کے خزنے سے جواہر چن چن کر جمع کیے ہیں ان کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں اور تحیر کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

ستمبر ۲۰۰۴ء

حوالہ جات

۱۔ سید خالد جامعی مرتب جریدہ شمارہ ۲۱ [لسانیات نمبر] اور جریدہ شمارہ ۲۲ [قدیم لسانیات وکتبات نمبر زبانوں کے آغاز اور ارتقاء پر خصوصی اشاعتیں] شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ، جامعہ کراچی کا علمی وتحقیقی مجلہ دونوں شماروں میں مولانا ابوالجلال ندویؒ کی لسانی تحقیقات پیش کی گئی ہیں۔ جن میں "ام السنہ" کے حوالے سے نئے مباحث ہیں۔ ندویؒ نے عربی کو ام السنہ قرار دیا ہے اور وادی سندھ کی مہروں کے نقوش عربی زبان کی مدد سے پڑھنے کا دعویٰ کیا ہے۔

۲۔ ایضاً، جریدہ شمارہ ۲۳ [فلسفہ لسان نمبر] اس شمارے میں وادی سندھ کی مہروں کے حوالے سے ام الالسنہ کی نئی بحث کی گئی ہے اور سنسکرت کے بجائے عربی کو ترجیح دی گئی ہے۔

۳۔ ایضاً، جریدہ شمارہ ۲۴ [قدیم لسانیات وادبیات نمبر] اس شمارے میں زبانوں کے آغاز کے بارے میں مذہبی روایات کا تحقیقی جائزہ، اقوام عرب وعجم کا اسلوب تحریر وفن لغت نویسی، دنیا بھر میں موجود زبانوں کی تقسیم وتفہیم وغیرہ موضوعات اور مولانا ابو الجلال ندوی کا تختہ نقوش موئن جودڑو شامل ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر سہیل بخاری "اردو کی کہانی"، فضلی سنز لمیٹڈ کراچی ۱۹۹۴

۵۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل مرتب جریدہ شمارہ اکیس [لسانیات نمبر] اس شمارے میں خالد حسن قادری کا تحقیقی مضمون "اردو کا آغاز اور مولد" انگریزی سے ترجمہ کر کے شامل کیا گیا ہے جس میں زبانوں کے آغاز اور ام الالسنہ کے حوالے سے نئے گوشے وا کیے گئے ہیں۔

۶۔ سیّد خالد جامعی مرتب جریدہ شمارہ ۲۹ [غیر مطبوعہ کتابیں نمبر] معروضات میں صفحہ ایک پر مرتب نے ڈاکٹر شمس الرحمان فاروقی مدیر شب خون کا خط نقل کیا ہے جس میں سہیل بخاری مرحوم کی تحقیقات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

۷۔ ڈاکٹر خالد حسن قادری "اردو کا آغاز اور مولد" مشمولہ جریدہ شمارہ ۲۱، ص IX ایضاً

۸۔ ایضاً، ص IX

۹۔ ایضاً، ص X

۱۰۔ ایضاً، ص IX

۱۱۔ ایضاً، ص XIV

۱۲۔ گروپ کیپٹن فیاض محمود تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند [علاقائی ادب] لاہور پنجاب یونیورسٹی ۱۹۷۳ء، جلد۔ ص ۵۶ ......لاہور

۱۳۔ شہناز سلیم [بروشسکی زبان] مشمولہ جریدہ ۲۱ ص XXIV

۱۴۔ ایضاً ص XXIV
۱۵۔ گروپ کیپٹن فیاض محمود تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند [علاقائی ادب] پنجاب یونیورسٹی ۱۹۷۳ء، جلد ۵ ص ۵۸، ۵۷، لاہور
۱۶۔ ایضاً ص ۷۱، ۷۰
۱۷۔ ایضاً ص ۳۳ تا ۶۱
۱۸۔ ایضاً ص ۶۹ تا ۶۵
۱۹۔ جریدہ شمارہ ۲۶ ایضاً معروضات ص ۲
۲۰۔ G. Morgenstiern: Report on a liguistic Mission to North West India 1932 OSLO.
۲۱۔ معروضات ڈاکٹر معین الدین عقیل مشمولہ جریدہ ۲۱ ص V.VI
۲۲۔ سیّد خالد جامعی "بروشسکی تاریخ و تحقیق کی میزان میں" مشمولہ جریدہ شمارہ ۲۱ XXVIII
۲۳۔ ایضاً، XXIX- XXVIII
۲۴۔ ایضاً، XXIX
۲۵۔ ایضاً، XXX
۲۶۔ ایضاً، XXXI
۲۷۔ XXII, XIII
۲۸۔ Grierson 1915 LSI 801-Intronote
۲۹۔ Colin P. Masica: The new liguisitc Environment p.p. 41-42
۳۰۔ David Crystal: *An Encyclopaedic Dictionary of Language & Languages*, p.52, Hudders Field 1992.
۳۱۔ Anatole V. Lyovin: *An Introduction to the Languages of the World,pp.125-126*, Oxford University Press. New York. Oxford.1997.
۳۲۔ گروپ کیپٹن فیاض محمود مرتب تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند [علاقائی ادب] پنجاب یونیورسٹی، ص ۷۷۔۷۸، لاہور
۳۳۔ ایضاً ص ۸۰
۳۴۔ ایضاً، ۸۰۔۸۱
۳۵۔ ایضاً ص ۸۲
۳۶۔ ایضاً ص ۸۴، ۸۳
۳۷۔ A.P. ELKIN, The Australian Aborigines [1964]
۳۸۔ H. SHEILS, Australian Aboriginal Studies [1969]
۳۹۔ R.M. BERNDT. Kinship and Culture [1971]
۴۰۔ S.A. WARUM. Languages of Australia and Tasmania [1972]
۴۱۔ F.M. VOEGELIN, Classification and Index of the World's Languages [1977]
۴۲۔ ALFRED METRAUX "Eastern Island Script" [1957]

بُرُوشسکی جواہِر پارے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اِس پسندیدہ اور پیاری، بُرُوشسکی کتاب کا خوبصورت اور دلکش نام ''جواہِر پارے'' ہے، کیونکہ اِس مجموعۂ معلومات = ذخیرۂ ضروریات میں بُرُوشسکی زبان کی گرانقدر اساسی چیزوں کے نوع بنوع نمونے جمع ہیں، آپ جب اِس جدید ولذیذ کتاب کو ازاوّل تا آخر پڑھ چکے ہوں گے تب آپ کو کتابِ ھٰذا کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہوگا۔

بندۂ غریب وضعیف کے پاس ابتداءً علمی دولت کی کوئی چیز ہی نہ تھی اور اِس بندۂ مسکین کا یہ حال تھا کہ اپنے باپ کی چَوپانی کی خدمت کرتا تھا۔ والد صاحِب نے مجھے آیتُ الکُرسی سکھلا دی تھی، مجھے کیا معلوم کہ آیۂ کُرسی کا مُوَکَّلِ اعظم (سب سے بڑا فرشتہ) کون ہے، اور وہ کہاں ہے؟ آسمان میں ہے یا زمین پر؟ اے کاش میں آج ہی کی طرح یہ راز شروع ہی سے جانتا ہوتا کہ آیتُ الکُرسی کا مُوَکَّل قائم القیامت علٰی ذِکرِہِ السّلام ہے تو پھر کچھ اور ہوتا۔

ہزار اندر ہزار بار شکر ہے اُس مالِکِ حقیقی کا جس کا اسمِ اعظم آیۂ کُرسی میں ہے۔ جس نے اپنی عِنایتِ بے نہایت سے نُورِ فَعَّال کے دائرۂ معجزات کو تمام قائم شناس ساتھیوں پر محیط کر دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آج ہم جس طرف بھی دیکھتے ہیں اُس طرف معجزات ہی معجزات نظر آتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے ہر شاگرد کو بھی اُس نے ایک حیران کُن معجزہ بنا دیا ہے۔ ساتھیو! سوچو اور ہمیشہ شکر گزاری میں آنسو بہاتے رہو، آمین! آمین!

کراچی

منگل، ۲۰ اپریل ۲۰۰۴ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اظہارِ تشکر

بُروشسکی وادئ ہونزا کی قدیم اور خوبصورت زبان ہے، یہ دنیا کی ۱۲ منفرد زبانوں میں سے ایک ہے جس کا تحفظ کرنے کی ضرورت ہے۔ زبان کا تحفظ اور اس پر تحقیق کوئی آسان کام نہیں ہے مگر وسائل اور مواد کی کمی اور دشوار حالات کے باوجود بروشسکی ریسرچ اکیڈمی اور بروشو برادری اور اس اکیڈمی کے روحِ رواں بابائے بُروشسکی علاّمہ نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی مُبارکباد کے مستحق ہیں، جنھوں نے بُروشَسکی زبان کو گوشۂ گمنامی سے نکالا اور اس پر تحقیق کر کے محفوظ کیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ''شمول بوق'' وادئ ہونزا کے ایک تاریخی باغ کا نام ہے جو اب موجود نہیں ہے، لیکن علاّمہ صاحب نے اپنی علمی کوششوں سے علمی وادبی شمول بوق (گلستان) کو زندہ کر لیا جس سے بُروشَسکی زبان لازوال ہو گئی ہے اور اس خوبصورت زبان کے جدید رسم الخط میں کُتب بھی منظرِ عام پر آ گئی ہیں۔ قوموں کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں زبان ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور بُروشَسکی زبان کی خوش قسمتی ہے کہ اس میں شاعری کا آغاز ہی عارفانہ شاعری سے ہوا، اور وہ بھی علاّمہ صاحب کی شاعری سے!! قدرت نے یہ خدمت بھی انہی کے نصیب میں لکھی تھی۔

بُروشَسکی ایک میٹھی زبان ہے اور اب تو میڈیا پر بھی اس زبان کو ٹیلویژن کے ذریعے متعارف کرایا گیا ہے اور اس زبان کے حروفِ تہجی اور لوگیتوں کا ویڈیو ٹیپ بھی تیار کیا گیا ہے، کسی بھی قوم یا برادری کی تاریخ میں زبان کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، زبان کے بغیر کوئی قوم یا برادری زندہ نہیں رہ سکتی، اس لیے بُروشَسکی زبان کے قواعد

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اور ادبیات پر پہلی جامع کتاب ''شمول بوق'' کی اشاعت ایک بڑا کارنامہ ہے، جامعۂ کراچی کا شعبۂ تصنیف و تالیف مُبارکباد کا مستحق ہے کہ بروشسکی ادب کی اشاعت میں اس نے سبقت حاصل کی ہے اور ان کے محنتی اور مخلص ڈائریکٹر جناب سید خالد جامعی نے بہت ہی فعالیت کا مظاہرہ کیا ہے اور اب اکادمی ادبیاتِ پاکستان سندھ برانچ کو اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ وہ بُروشَسکی زبان کی اس کتاب ''جواہر پارے'' کو اشاعت کے زیور سے آراستہ کرنے میں شریک ہو رہی ہے۔ یہ کتاب بُروشَسکی ریسرچ اکیڈمی کی طرف سے نویں کتاب ہے جو شائع ہو کر منظرِ عام پر آرہی ہے۔ اس کتاب میں بُروشَسکی میں تحقیقی مضامین، لُغت نویسی، نغمے، نظمیں، حمدیہ اور نعتیہ کلام، زبان کا فلسفہ اور شاہی بُروشَسکی پر تفصیلی مواد شامل کیا گیا ہے اس کے علاوہ اسلامی اصطلاحات اور تشبیہات اور اس کے اردو تراجم بھی دیے گئے ہیں۔ ملک کی تمام چھوٹی بڑی زبانوں کی ترقی اور اہلِ قلم کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ پاکستان کی ایک عالمی سطح پر توجہ حاصل کرنے والی زبان کی ترقی و اشاعت میں بھی اکادمی ادبیات پاکستان اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

اکادمی نے علاقائی، قومی اور عالمی ادب کے ترجموں کے لیے اپنی خدمات شروع کی ہیں اور یہ ادارہ پاکستان کی علاقائی زبانوں پر کام کر رہا ہے اور اس ادارے کے پلیٹ فارم سے پاکستان کے کلاسیکل صوفی شعرا شاہ عبدالطیف بھٹائی، بلھے شاہ، جام درک، مست توکلی، شاہ حسین، رحمٰن بابا، اور خوشحال خان خٹک کے کلام کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے، نیز اکادمی نے سندھی، بلوچی، پُشتو اور سرائکی ادب کی تاریخ پر بھی کام کیا ہے، سندھی ادب کی پچاس سالہ تاریخ پر ہم نے کتابوں کا ایک سلسلہ تیار کیا

ہے جو انشاء اللہ جلد منظرِ عام پر آئے گا، بُروشَسکی سمیت پاکستان کی تمام علاقائی زبانوں کا تحفظ اور فروغ وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ گلوبلائزیشن کی وجہ سے بیرونی ثقافتیں غالب آ رہی ہیں جس سے مقامی اور علاقائی زبانیں خطرے میں ہیں اس موقع پر بُروشَسکی زبان کو بھی خطرہ تھا لیکن علاّمہ نصیرالدّین نصؔیر ہونزائی اور ان کی اکادمی نے اپنی زبان کو جو بولی کی حیثیت رکھتی تھی اور خطرہ تھا کہ وہ معدوم ہو جاتی اس کو ایک تحریری شکل عطا کی، اب بُروشَسکی نہ فقط ایک محفوظ زبان ہے بلکہ اب ہماری محبوب زبان بھی ہے، اس زبان میں ماں کی ''لوری'' اتنی ہی سحر انگیز ہے جس طرح سندھی، سرائکی اور دوسری پاکستانی زبانوں میں، میری آرزو ہے کہ بُروشَسکی کے یہ ادبی ''جواہر پارے'' پاکستان کی تمام زبانوں میں ترجمہ ہوں تاکہ ہم پاکستانی اپنے ادبی شہپاروں کے توسط سے قومی یکجہتی کو فروغ دے سکیں۔

آخر میں بُروشَسکی اکیڈمی کے چیرمین جناب غلام محی الدّین، آنریری سیکریٹری عرفان اللہ اور محترمہ شاہ ناز سلیم ہونزائی اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ جس محبت، لگن، جذبہ اور حوصلہ کے ساتھ وہ اس کتاب کی اشاعت اور دیگر تحقیقی کاموں کو آگے بڑھا رہے ہیں، وہ قابلِ صد ستائش ہے، اس کے لیے داد دیتا ہوں۔

مخلص

آغا نور محمد پٹھان

ریزیڈنٹ ڈائریکٹر

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مُناجات بدرگاہِ قاضِیُ الحَاجَات

خُداوَندا! تَھانُم دَمان! کائناتِرے مالِیک! شَتِلوٗ قُدرَتِرے پادشا ! میٗ بُٹ غَرِیپ بان، می بُٹَن حاجَتِک بِڈَن، میٗ کَلاٗ بُٹ محتاج بان ناٗ دَمان! رَحم اِرے، رَحم اِرے، رَحم اِرے۔

بَخشِس اِرے، معاف اِرے پروردگار! التوٗ جَہانِکڑِرے پادشا! گوئموٗ پاک ذات و صِفاتِرے حُرمت ڈُم، اُنِرے سُجوٗ کِرے سُمُوٗلوٗ اِنِرے رَسُول کِرے دا اِنِرے پاک آلِرے حُرمت ڈُم، می حاجَتِک اُیون دِمیڈن دا مُشکِلِک آسان اِرے۔ مِرِیک ڈِرے دُوٗن! مَدَد مِچھیٗ! ہِمَّت مِچھیٗ! شَرُمسار اَمِرے ذَلیل اَمِرے خوار اَمِرے، اُنِرے رَحمتِرے نظر ڈُم نوَمِیت=نااُمید اَمِرے! اُنِرے پاک لَمَن ڈُم مِرِین فَت اَمِرے! شیطانِرے شَر ڈُم رَخ مِرے! آمین!

خداوندا جِرے اُنِرے ہِکَ ڈُم = ہِکَ ڈُم ہُگَن با
جَماعَتِرے غُم اُہوٗکُلم تِکِرے پُھگَن با

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بُروشسکی مُناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات

خداوندا! پاک دَمان! قدرت کرے حِکمَترے پادشا! التوٗ جہانِکڑے مالیک! اُن رَخ مرے نالرے رَضوٗنوٗ! اُن سَٹیش مرے نالرے سَٹوٗنوٗ! میٖ بُٹ غریپ بان، اُنرے حُضورُلوٗ بِسکِیَر دِمے بان، رَحمترے نَظرَن بِشاَ اُن کَلاَ بُٹ سَسَا بادشا! اُنرے رَحمترے سَمندَر بُٹ شوٗقُم، ایَت ڈِر گارڈَ سن اَپیٖ، اُنرے خزاناَ = غزاناَ پَھش مَناسَن اَپیٖ پروردگارا! اُن دانا باء می مَیسرے حالَت اُنرے ئیشا، اُن ڈُم بیَسَن کرے چَپ اَپیٖ اُن می روحانی طبیپ با می جِیرے دَمَن، می خالِق می مالِک می معبود می مَسجود دا می مقصود، تَھانُم دَمان! مِریکَ ڈرے دُوٗن مَلَق نِبان دال مرے، ڈُٹَکَ لوٗ بان نُورَن مِچھیٖ۔

خداوندا جرے اُنرے ہِکَ ڈُم = ہِکَ ڈُم ہُکَن با
جَماعَترے غُم اُہوٗکُ لم تِکرے پُھکَن با

التوار، ۱۱ جنوری ۲۰۰۴ء

مُناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

اَسُ لوٗ سینَکُلیٖ، دِیُوسینَم کُلیٖ اُنُ دُکوٗیَلجا دَمان! جرےٖ برےٖ اَکھیٖسٖ غافِلَن ، نادانَن باکرےٖ ! حیران بُٹ حیران! اُنرےٖ پاک اِسم چُوٗمَن بِلا ؟ بے نا، بَبَرُمَن بِلا ؟ غَقَیُمَن بِلا؟ گشَرُمَنُ بِلا؟ اَغاآپُوَن بِلا؟ بے نا، تُھم میٖسُ لوٗ دوِیَنَسَن بِلا ؟ بے نا، یرےٖ بے یاآغَفلَترےٖ، بیٖسکرےٖ وَجَنُ اَپیٖ، صرف شیطان نفسرےٖ بَٹَرُ نِکن مِیٹرےٖ هَلُداخِبیٖ، مَلَقِ نمیر مِیوٗن گارشِبیٖ۔

میٖ گُیارےٖ شرمنده بان شَرُمسار بان دَمان! شیطانرےٖ میر کھاآیِ دِڈِ میٖ، حالانکه ایٖسَلرےٖ بیٖسکرےٖ لُومَنُ اَپیٖ، ایٖس هَن پِھرَن بیٖ، شیطانرےٖ نفس ایٖگَسٖ کوٗیبیٖ، اَمِن فِرِشتان نفسرےٖ خِلاف مِملرےٖ بیٖ کرےٖ یرےٖ اِنیرمی بُٹَن طاقت اِچھیَس اواجیٖ، عِلم کرےٖ عبادت ڈُم فرشتار قُوّت دا شیطانر شِکست بِلاٗ، لیکن شیطان هِک شِکست ڈُم ایٖسَقرچیٖ، ایٖس طعام ڈُم پِھنُ خَٹ اومَنُم جُوَن بیٖ۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کثیر الحروف لِسان بہت سی بولیوں پر حاوی ہو سکتی ہے

مقامی اہلِ دانش کے لئے یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ گلگت کے علاقہ جات اور ریاستِ ہونزا ونگر وغیرہ میں اگرچہ (جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے) شینا بُرُوشسکی، کھوار اور وخی وغیرہ مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، لیکن اسکے باوجود ان ساری بولیوں میں چند مشترکہ خصوصیتیں بھی پائی جاتی ہیں، جن میں سے ایک تو انکے حروفِ تہجی یا ابتدائی لہجوں کی زیادتی ہے، جو اردو جیسی کثیر اللہجہ لسان کے حروفِ تہجی ان لہجوں کے پوری طرح سے ہم آواز نہیں ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر گلگت کی بولی کا نام اردو حروف میں لکھا جاتا ہے: ''شِنا'' لیکن یہ لفظ اصلی آواز ظاہر نہیں کر سکتا ہے، کیونکہ اس نام کا پہلا حرف ''ش'' اصلی حرف کے عدم وجود کے باعث اِس کی قریبی آواز کے لئے ہے۔

دوسری خصوصیت مذکورہ بولیوں میں ان کے حروفِ علت کا جداگانہ طریقہ ہے، جو اردو میں موجود نہیں، اسکی ایک مثال شینا زبان میں: بوکوم تھے (جا کام کر) یہ فقرہ بھی موجودہ صورت میں اہلِ زبان کا صحیح تلفظ نہیں دے سکتا ہے، ازانکہ اصلی حالت میں اِس فقرے کے دونوں ''واؤ'' اور ''ے'' کی آواز اپنی حرکت مجہولی میں مقصورہ ہونی چاہیے، فی الجملہ ایسی بہت سی مثالیں شینا، بُرُوشسکی، کُھوار اور وخی وغیرہ گلگت کی زبانوں میں یکساں طور پر پائی جاتی ہیں۔ ان زبانوں کے رسم الخط کی یکساں ضروریات کے پیشِ نظر اردو حروفِ تہجی ہی سے چند حروف صحیح و علت کا نقاط و علامات سے تقرّر کرنا خالی از فائدہ نہیں ہو سکتا، ضروری حروف کے تعین کے بعد اردو رسم الخط میں اِن زبانوں کی نوشت وخواند سہل العمل اور مفید ترین طریقہ ثابت ہو سکتا تھا۔

بنابریں میں نے تئیس ۲۳ سالہ برُوشسکی سُخن طرازی کے تجزیہ و تجربہ کے بعد بطریقِ مذکورار دو رسم الخط کو اپنایا اور اس میں اپنے اشعار کی ایک کتاب ''نغمۂ اسرافیل'' کو چھپوایا جسے تعلیم یافتہ طبقہ کے علاوہ اردو حروف شناس چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں بھی بڑی آسانی اور خوشی سے پڑھ سکتے ہیں۔

علم السنہ کے ماہرین اِس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ جن اہلِ زبان کے حروفِ تہجی یا ابتدائی آوازیں زیادہ ہوں، وہ کسی بھی زبان کو اس کے صحیح تلفظ کے ساتھ آسانی سے سیکھ اور بول سکتے ہیں، اور جن اہلِ زبان کے حروفِ تہجی نسبتۂ کم ہوں وہ کسی کثیر الحروف زبان کو اس کے درست لہجہ کے ساتھ آسانی سے سیکھ اور بول نہیں سکتے ہیں، مثلاً اہلِ عرب فارسی کے حروفِ خالص (پ، چ، گ، ے) مشمول الفاظ صحیح تلفظ کے ساتھ بول نہیں سکتے ہیں، اسی طرح اہلِ فارس اردو کے خالص حروف (ٹ، ڈ، ڑ، تھ، ٹھ، چھ، کھ) کے لہجوں کو بچپن میں مشق کئے بغیر صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے ہیں، ہمان گونہ اہلِ یورپ وغیرہ اردو گفتگو میں جہاں ت، خ، غ، ق، ٹھ، چھ، اور کھ جیسے حروف شامل شدہ الفاظ آ جائیں وہاں انہیں ان حروف کی اصلی آواز کی دقّت پڑتی ہے اور وہ ان کے قرائن حروف سے مطلب پورا کر لیتے ہیں۔

دلائلِ متذکرہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ عربی، فارسی، تُرکی اور انگریزی وغیرہ کی نسبت اردو ہی کثیر اللہجہ لسان مانی جاسکتی ہے، کیونکہ اس کی ابتدائی آوازیں یا حروفِ تہجی مذکورہ زبانوں کے حروف کی نسبت زیادہ ہیں، پھر یہی اردواُن زبانوں پر حاوی ہوسکتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اہل ان ساری زبانوں پر آسانی سے حاوی ہو سکتے ہیں، گویا کسی بھی زبان کا تلفّظ ان کے لئے رکاوٹ نہیں ڈال سکتا ہے، لیکن پھر بھی اردو برُوشسکی زبان کے خالص حروف (ځ، څ، ڎ، ژ، ݜ، ڞ، ݣ، ي وغیرہ) پر حاوی نہیں ہوسکتی ہے، بلکہ برُوشسکی زبان اپنے عجیب الصّوت حروف کی زیادتی سے اردو پر حاوی ہے۔

اب ہر دانش مند یہ قیاس کرسکتا ہے کہ گلگت، ہونزا اور نگر وغیرہ کی بولیوں میں بظاہر بگاڑ بباطن اصلاح سے جو قدرتی زاید لہجے پیدا ہوئے ہیں، وہ کتنی اہمیّت رکھتے ہیں، کہ وہ دُنیا کی ہر بڑی قوم کی زبان پر حاوی ہو سکتے ہیں، اور اگر اس مُلک کی زبان کی حفاظت نہ ہوسکی تو اس مُلک والوں میں وہ ہمہ گیر لہجہ بھی نہ رہے گا، جواب ہے جس کی مدد سے وہ ہر زبان کو اہلِ زبان کے لہجے کی طرح سیکھ سکتے اور بول سکتے ہیں۔

اب بہ ضرورت تواریخ بُرُوشسکی، شاعری کے کچھ ابتدائی حالات بیان کئے جاتے ہیں، کہ بُرُوشسکی بولی یا جو کچھ بھی اسے نام دیا جائے، علاقہ جاتِ ہونزا، نگر اور یاسین میں قدرے تفاوتِ لہجہ اور تقریباً پانچ فیصد الفاظ کے تغیّر کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ اِن علاقوں کے علاوہ گلگت کے بعض علاقہ جات: سونی کوٹ، جُٹیال، گوجرداس، دَنیور، نظیم آباد، نومَل اور مَتّم داس، نیز علاقۂ پنیال میں سِلپی (ہِلپی) اور اشکومَن کے اُن باشندوں کی مادری زبان بھی بُرُوشسکی ہے جو وہ ہُونزا سے آکر ان مقامات میں نو آباد ہوئے ہیں، اس حساب سے بُرُوشسکی بولی بولنے والوں کی تعداد ستّر ہزار کے قریب پہنچ سکتی ہے، جنکے لئے یہی رسم الخط مستعمل ہوسکتا ہے۔ یہ رسم الخط نہ صرف اُن کے لئے مفید ہے بلکہ گلگت ایجنسی کی دیگر مختلف مقامی زبانوں کی تحریر کے لئے بھی مستعمل ہوسکتا ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اپنی تعلیم کے بارے میں کسی افسوس کے بغیر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں دُنیا کے اُن انسانوں میں سے ہوں جن کو حصولِ علم کے بیرونی ذرائع بہت ہی کم میسّر ہوتے ہیں، اسکے باوجود وہ علم جیسی عظیم دولت کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے خود اعتمادی کے اصولوں پر کتب بینی اور تلاشِ حقیقت کی فکر و تحقیق جاری رکھتے ہیں، اور اگر خدا چاہے تو حصولِ علم اور تلاشِ حقیقت کا ایک زبردست شوق ان پر مسلّط کرتا ہے، تاکہ وہ مطالعاتی غور و فکر کے بعد علم کی کسی بامراد منزل تک پہنچ سکیں۔

میرے ذوقِ شعر گوئی کی پرورش اُس وقت سے شروع ہوئی جب میں

سنِ شعور کے آغاز کے ساتھ ساتھ اپنی اُن روحانی مجالس میں شامل ہونے لگا، جن میں حمد، نعت اور منقبت پر مشتمل بزرگانِ دین کی نظمیں خوش الحانی اور خاص طریقے سے پڑھی جاتی تھیں۔ جذبۂ اعتماد، خلوصِ محبّت اور فنائے عشق کی مُنتظرانہ آداب کی بجا آوری کے بعد ان میں کوئی نہ کوئی ایسی مجلس بھی ہوسکتی ہے جو روحانی طور پر دل خوش کُن اور وجد آور ثابت ہوسکے، صوفیانہ طرز کی ایسی مجلس حقیقی عشق کی حرارت سے نیک اخلاق اور متواضع دینداروں کی دلوں کو ہر بار پگھلا کر ایک نئی اور پُر لذّت زندگی بخشتی ہے۔

ان مقدّس مجالس سے جو کچھ مجھے فیض حاصل ہوا، اُس سے دینی بزرگوں کی منظومہ کتابوں کے مطالعہ میں مجھے جذباتی مدد ملتی رہی، اور اس قسم کے مطالعہ سے مجھ میں وہ خود اعتمادی پیدا ہوئی کہ جس سے میں نے بُروشسکی اور فارسی میں مَشقِ سخَن کا آغاز کیا، جس سے مجھے بیحد لطف حاصل ہونے لگا۔ ایسے مشقیہ اشعار کا کوئی خاص ریکارڈ میرے پاس موجود نہ رہ سکا، اور افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ مشق کے بعد کے میرے ابتدائی اشعار کا ایک مجموعہ یارقند (علاقہ چین تُرکستان) میں قیام کے دوران ضایع ہوگیا، لیکن پھر بھی شکر کا مقام ہے کہ ان میں سے جتنے اشعار قبلاً ہونزا کے چند قصیدہ گو اصحاب تک پہنچے تھے وہ اُن کے حفظ سے مجھے دوبارہ حاصل ہوئے۔

یہ ۱۹۳۹ء کا موسمِ سرما تھا جبکہ میں نے سب سے اوّلین بُروشسکی قصیدہ تیار کرلیا، جسکا آغاز اسی طرح ہوتا ہے:

حاضِر اِمامےٰ عِشقےٰ پُھوَن جا اَسَر بَلی

حاضر امام جاؔ گالےٰ مَلیَم جا اَسَر مِلی

یعنی حاضر امام کی ایک آتشِ عشق میرے دل میں سُلگ جانے لگی، حاضر امام ہی میرے زخمِ دل کا مرہم اور دوا ہے۔

اس قصیدے کو چند خوش آواز معتقدوں نے مجلس میں حفظاً پڑھا جس سے مجھے اور اہلِ مجلس کو ایک نئی قسم کی خوشی محسوس ہوئی اور میں تب سے بوقتِ فرصت نظم آرائی میں لگا رہا۔

تھلوٗ

سرچشمۂ علم و ادب شُہرۂ آفاق
جامِعہ کراچی کی ادبی سرپرستی کا شکریّہ!
ایک آزاد بُرُوشسکی نظم

ذاتِ خدا یَکلُ ڈُم کھوٚت برٚے اکھیٚس رَحُمتَن
جامِعۂ کراچی میر اوٚدِکھرَس نِعُمَتَن

جامعۂ کراچی میر تازہ جَہانَن بِلاٚ
چشمِ بصیرت پُھٹ اےٚ عَقلےٚ نِشانَن بَلاٚ

رَبِّ تَعالیٰ کرم! علم و ادب بُٹ اُیُمْ!
اَلتوٚ جَہانِگ سِقَم! شُکروٚ مَنِسٚ یا خدا!

علم و ادبےٚ صاحِبان، فضل و ہُنرےٚ کامِلان!
اُیون کرےٚ اُیون دوستان! شُکروٚ مَنِسٚ یا خدا!

جامِعَہ کُڈْ نامدار، اسپِ قلَمےٚ شہسَوار
علم و ادبےٚ تاجدار شُکروٚ مَنِسٚ یا خدا!

جامِعَہ آبِ حیات مَعَلِّمین اُیون باغبان
شگِرشوٚ ڞا سِقَمْ بَسیٚگ شُکروٚ مَنِسٚ یا خدا!

تازہ گلابےٚ نَسْ اُیَمْ، دوستیےٚ تھوٚمَلےٚ تَہس اُیَم
قَلَمْ گیوٚ شان کرےٚ ہَسُ اُیَمْ شُکروٚ مَنِسٚ یا خدا!

یَرُموٚ ہُوٚئیلتَرڈْ نصیؔر! جامِعہ گَمَنا بیٚیَمْ؟
تِک نُماٚ سیٚن تِل اَکول شُکروٚ مَنِسٚ یا خدا!

اَلتَمبوٚ

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

فرہنگِ الفاظ

یَکلُ ڈُم = اُس کی طرف سے۔ کھوٹ = یہ۔ بیرے = کیا۔ اکھیئس = عجیب۔ اوٓدِ کھرَس = کم نہ ہونے والی۔ سِقَم = سبز=آباد۔ اُیون کرے اُیون = سب کے سب۔ شُکروٓ مَنِسْ = شکر ہو۔ جامِعَہ کُڈ = جامِعہ والے۔ اسپ = گھوڑا۔ شکِرِشوٓ = شاگردان۔ ڞاسِقَمْ بَسیٓک = سدابہار باغات۔ تھوٓمَل = دُھونی۔ تَھس = دُھواں۔ ہَس = مرتبہ۔ قَلَمْ گیوٓ = اھلِ قلم۔ یَرْموٓ ہُوئیلتَرڈ = پہلے کا چوپان۔

ترجمہ: ذاتِ خدا کی طرف سے ہم پر یہ کیسی عجیب رحمت ہوئی کہ جامِعۂ کراچی کی نزدیکی اور ادبی سرپرستی کی لازوال نعمت ہمیں نصیب ہوئی۔ جامِعۂ کراچی ہمارے لئے ایک جدید کائنات ہے۔ ساتھیو! چشمِ دل سے دیکھو اس امر میں اللہ کا ایک معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علم وادب بے حد شیریں ہیں، ان سے فیضیاب ہونے والوں کی دنیا و آخرت آباد ہو جاتی ہیں، یا اللہ ہمیں توفیق عطا فرما تاکہ ہم تیرا شکر کریں۔ اِس وسیلے سے علم وادب اور فضل وکامل والے تمام حضرات کی دوستی کی سعادت ہم کو نصیب ہوئی، خدایا اس نعمت پر ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ جامِعہ والے تمام صاحِبان نامور و نامدار ہیں، وہ رَخشِ قلم کے میدان کے شہسوار ہیں۔ اور علم وادب کے تاجدار = بادشاہ ہیں۔ خدایا ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ جامعہ گویا سرچشمۂ آبِ حیات ہے، شاگرد سب اس معنیٰ میں سدابہار باغات ہیں کہ اَساتذۂ کرام اُن کی آبیاری کرتے رہتے ہیں۔ جب گلابِ نَوشگفتہ ہو، تو اس کی خوشبو مثالی ہوتی ہے، جہاں دوستی کی دوھنی اور

اپنے ماضی کی دوھنی بناتے ہیں تو اس کا دُھواں بھی شیریں ہوتا ہے، اھلِ قلم کی شان و مرتبت لذیذ ہوتی ہے، یا اللہ تیرا شکر ہے۔

زمانۂ قدیم کا چَو پان نصیرؔ! میں کیا جانوں کہ تُو جامِعہ ہوگیا ہے۔ خاک بن کر کہا کر ''یا خدا تیرا شکر ہے''۔

یوسٹن امریکہ

۱۶ جون ۲۰۰۴ء

بہارِ وطن اور اپنے والدِ خلیفہ حُبِّ علی کے باغات کی یاد میں

ایک آزاد نظم

شِنیٰ بہار دیمیٰ سیٔین بیلَٹیٔے لیٔے آس! مَیوٰن اَقرِسٰ خا؟

سَیلَرُ کیٔے نِیَسُ بیٔے اوٰسوٰناَ جوٰکٗ دُخَرِسٰ خا

اَسُقُرِکَیٔے بَسیکٗ دیغَشیٔ ہِک موٰق مَنیٔے جانان!

بُٹ ژَگاَ بِلاَ ناَ دا مِیرَرُ تھوٰسٰ دُخَرِسٰ خا

گِنڈُوَر دُخَرُ خاَپ کیٔے مَنی اوٰشوٰ اَتُومَنُ!

حَایہا لیٔے اُیَم ناس! نِماَنا؟ اوٰشوٰ اَخُسٰ خا!

دَلَتشکوٰ بَسیکٗ نَقُل نُہیَرِ بَلَن مَیابا

اُمُلُم لیٔے اِکیٔے سَیُل قِیامَتیٔے گوٰن دُورِسٰ خا!

می جوٰکٗ دُخَرُم کھینیٔے گُل افشانی اکھیٔسٰ نا!

ایٔک شَلیٔ توٰمیٔے اَشپُریکَیٔے طوفانیٔ اکھیٔسٰ نا!

می وَطنیٔے بَسیکٗ ضِیوٰ مَیوٰیُویٔے حَمدِ خدا غَرُ

ساَسَن بِڈاَ کُلیٔ بَسیکٗ مگر حمدِ خدا یَرُ

اوٰہیرلیٔے نصیر بَسکَیٔے گَنیٔے غم کیٔے زُپَسٰ یاَ

فِردَوسیٔے شوٰقُم باغُ لوٰ باغات اپیٔ اوسَن

یوسٹن امریکہ

۶ جولائی ۲۰۰۳ء

تُرماَ بَن

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ترجمہ ''بہارِ وطن''

اے دل ہم یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ موسمِ بہار آ چکا ہے، جب تک خوش اَلحانی مَیوِن =ORIOLE= اوریول کی نغمہ سَرائی کو نہیں سُنتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو آگاہ کرنا کہ وہ سَیر کے پروگرام کو مُلتوی کریں تا آنکہ خوبانی کے درخت کِھل جائیں۔

اب باغ و گُلشن مُسکرانے پر تُلے ہیں، اے جانان تم بھی تو ایک بار مُسکرا دو، کیونکہ آئندہ سال پھول کِھل جائیں گے اس کے لئے کافی دیر ہے۔

درختِ سَنجد میں پھول آ گئے تھے، اور وہ مُرجھا کر ختم بھی ہو گئے، ہمیں جن عزیز مہمانوں کا شدت سے انتظار تھا، وہ تو نہیں آئے۔ اے دریغا اے گُلِ سَجد کی بھینی بھینی خوشبُو تو پرواز کر گئی ہمارے عزیز مہمان کے آنے سے قبل۔

خوبصورت باغات کی یاد مجھے ایک درد کی طرح ستاتی ہے جس سے میں روتا اور لوٹتا ہوں۔ میرے لئے اب صُبحِ قیامت تک ان باغوں میں چہل قدمی ممکن نہیں۔

ہمارے درختانِ زردآلو کا جشنِ گُل افشانی بڑا عجیب ہے! وہ میوہ دار درختوں کے پھولوں کی پنکھڑیوں کی بارش بڑی عجیب ہے!

ہمارے وطن کے باغوں میں پرندے حمدِ خدا کے گیت گاتے ہیں۔ اگرچہ باغات ہزاروں ہو سکتے ہیں، لیکن اللہ کی حمد ہر چیز سے مُقدّم ہے۔

اے نصیر تم باغات کے لئے روتے ہو کیوں، کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ باغِ فردَوس میں دُنیا کے تمام باغات نہیں ہوں گے کیوں نہیں؟

یوسٹن امریکہ

۶ جولائی ۲۰۰۳ء

تُرماٗ التوٗ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

"نظم"

اِچھرُ اُیَمُ دَلتَس مَیوِن GOLDEN ORIOLE

۱ پِیچاَ پِیچُوُ پِیچاَ پِیچُوُ دُکوماَلِرےِ دَلتَسُ مَیون!
اُن ژُوَسُ ڈُمُ اُنرےِ گُچَھرُ ڈُمُ بُٹ اَیَشُ بان سِسُ مِیون

۲ اُن سحر خیز اُن شَکر ریز اُنرےِ گُچَھرُ بِلاَ رُسُتَخیز
اُن یَقیناً ڞِیُوےَ تَھم با اُنرےِ کُیوچ بِیرےِ ڞِیوَ اُیون

۳ اُنرےِ اُیَمُ آواز گَیرُ دِیبَمُ سِسَنُ ٹیپَن نُکَنُ
اِنرےِ اَسِیرَرُ رَیُ بِلُم دا اُنرےِ دُوَلَسَر بُٹ نِگون

۴ اُن بِہِشُتُم با عجب نا بُکُ لوَ باجان چَپ نرےِ نوس!
نغمہ خوانِیرےِ بادشا با تُھمِشوَ ڞِیوَ اُنرےِ کا برےِ موِن!

۵ بسِیرےِ مَیوِیوَ باغرےِ جی بِئِن دُوا سلام اور مَنِسَ!
ہیَنشوَ سِسرےِ جوَر مُڈم حقیقیَ مَیوِیوَ اوغَرون

یوسٹن امریکہ

۱۰ جولائی ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ترجمۂ نظم "دَلتَس میوٗن"

۱۔ اِبتداءً مَیوٗن کی آواز کی نقل کی گئی ہے یہ اِشاراتی زبان ہے، کبھی اس کی وضاحت ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد "خوش آمدید ہے" کہتا ہے: اے خوبصورت پرندہ: "مَیوٗن! خوش آمدید!" تیری تشریف آوری اور تیری سحرانگیز خوش اَلحانی سے ہم سب لوگ بیحد شادمان ہیں۔

۲۔ کیونکہ تو وہ پاکیزہ معجزانہ پرندہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کے داوٗدی گیت گانے کے لئے بہت سویرے سویرے جاگا کرتا ہے، اور تیرے بہشتی نغمات سے سامعی شکرریزی ہوتی رہتی ہے۔ تیری بے مثال خوش الحانی عاشقوں کے لئے درپردہ ایک قیامت ہے۔ تو یقیناً تمام گانے والے پرندوں کا بادشاہ ہے اور وہ خوبصورت پرندے سب کے سب تیری رعیّت ہیں۔

۳۔ میں نے قرآنِ حکیم کی حکمت میں یہ اشارہ دیکھا ہے کہ پہاڑوں کی گُونج اور پرندوں کی خوش الحانی میں حضرتِ داوٗدؑ کی تِلاوتِ زبور کی ہمنوائی کا کوئی راز پُوشیدہ ہے، نیز قرآنِ پاک میں یہ اِرشاد بھی ہے کہ اللہ کی حمد کی تسبیح سے کوئی چیز خالی نہیں، لہٰذا اے خوش الحان مَیوٗن! میں نے جانان نامی ایک دوست کو بھیجا تاکہ وہ تیری شیریں رسیلی آواز کو ریکارڈ کرے لیکن تُو ایک باغ سے دوسرے باغ پرواز کرتا جاتا تھا۔

۴۔ تو دراصل بہشت سے آیا ہے، اور یہ بڑی عجیب بات ہے کہ تُو نے اپنے نازک حلق میں ایک سازِ دِل نواز چھپا رکھا ہے! تُو تو نغمہ خوانی کا بادشاہ ہے، دوسرے پرندوں کی تیرے ساتھ کیا ہم سری اور برابری ہوسکتی ہے۔

تُرماٗ وَلتوٗ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۵۔ باغ کے مَیوَیوَ باغ کی جان اوراس کی رونق ہیں، ان کوہم سب کی طرف سے دعااورسلام ہو! صاحبانِ عقل بہت پہلے ہی سے حقیقی مَیوَیوَ کے عارِفانہ نغمات کو سُنتے آئے ہیں اور یہی اصل حقیقت اور آخری مقصد ہے۔

یوسٹن امریکہ
۱۰ جولائی ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

زبان کا فلسفہ اور قصّہ

آفتاب کی نسبت سے جو پھل وغیرہ کچّا ہو اُس کو جَـچو کہتے ہیں۔ آگ کی نسبت سے جو کھانا وغیرہ کچّا ہو اُس کو دَغُوی = دَغُی کہتے ہیں۔ دعائیہ جُملہ: عُمر دراز ہو! کا لفظی ترجمہ: عُمر غُسَنُم مَنِش! غلط تو نہیں ہے، لیکن غُسَنُم سانپ کو بھی کہتے ہیں، لہٰذا قدیم دانا لوگوں نے عُمر غُسانُم مَنِش کہا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ غُسَنُم اور غُسانُم میں نمایاں فرق ہے، الف پر مدّ ہو تو ممکن ہے ورنہ اس پر کوئی علامت نہیں ہے۔

لفظِ شکر ہمارے ہاں شاید فارسی سے آیا ہے، اور بُروشو قوم نے اِس سے خوب فائدہ اُٹھایا اور ان کے بہت قدیم داناؤں نے ایک دانشمندانہ کہاوت بنائی: اگر لوگوں کو دینے کے لئے جیب میں شکر نہیں ہے تو کیا زبان میں بھی شکر نہیں ہے؟ چِمدَوٗ لوٗ شَکِر اَپِی کرِے بِرِے گَخَچِی کرِے شَکر اَپِیا؟ چنانچہ یہ لوگ اپنی اَخلاقی گفتگو میں لفظِ شکر کو بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں مثلاً شَکر مَما، شَکر اَپا، شَکر کا کوٗ، اسکی لِسٹ بہت طویل ہوگی۔ یہ لوگ بحیثیتِ مجموعی بہت شرمانے والے ہیں: قرآنِ حکیم اور شرعِ شریف میں عورت کی ماہواری کا لفظ حَیض ہے، ان لوگوں نے اِس کے چند حجابانہ = پردہ دار نام مقرر کئے ہیں وہاں ہوشمند بُروشو خواتین سے پوچھیں تا کہ رفتہ رفتہ مقامی احساس بیدار ہو جائے، اس کے حجابانہ نام پانچ سے کم نہیں۔ اُس کا دِل = ایُس، اِسی سے مُشتق ہے: ایُس ہِر، ایُس گُس، یُو ایُس = یُوس (بیوی)، ایُس تِھن = ایستِکْ۔ موجودہ وقت میں یہ الفاظ بدل گئے ہیں، پھر بھی یہ اندازہ درست ہے کہ ان کا مادّہ ایُس ہے، جو محبت کا مرکز ہے۔

ایک پُرتاویل خواب

taaríiqh 22 Apréel 2004, biréspate gunċ ċhórdimo hunṭí ġarúm khéene oólji ċháre gánanu lo híkum sísik uyeéśdbaa. han matuúm gúuro húkan teélum ayákalne gáarśume żúçibi, je ar náman qiw ećabáa, mágar es iċhár ke ayétumaṭe ápatulo ċaṭ diyéćibi, daa ġáẏum áqat yáartali yáṭis díċun ćáġa ećibi ki.

"núure damán yeén-abaa" "kiśti dícas yeéċa-baa nusé ćup ećibi. jaa séyabaa daá sen, daá sen ése séybi ki "jé húkan baa, tée = ta = táta = tatáy".

نوٹ: S-M شاہین خان حضرتِ قائمؔ کے ارضی فرشتوں میں سے ہیں لہٰذا ان کا یہ خواب غیر معمولی اور پُر از تاویل ہے ساتھ ہی ساتھ وہ خوبصورت رومن بُروشسکی میں ہے لہٰذا اسے جواہر پارے میں شامل کیا جائے۔

کراچی

جمعہ، ۲۳ اپریل ۲۰۰۴ء

شہزادۂ شیر قلم
جناب راجہ ریاض احمد خان صاحب

آپ کی یہ کتاب ایک عظیم کارنامہ ہے لٰھذا آپ کا یہ اَن مِٹ کارنامہ آپ کو اور آپ کے اہلِ وطن کو ہزار بار مُبارک ہو! ہم کو اچھی طرح سے اپنے علاقے کی روایات معلوم ہیں کہ کسی عزیز و معتبر شخص کے نام کو یادگار اور زندہ رکھنے کے لیے طرح طرح کے طریقے اختیار کرتے تھے، لیکن آپ نے آج ہمارے بہت ہی عزیز علاقے کی بے شمار چیزوں کو محض جذبۂ لِلّٰھیّت ہی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ کردیا ہے اس سے ایسا لگتا ہے کہ آپ کے پاکیزہ دل و دماغ اور مُبارک قلم سے اللہ تعالیٰ نے ایک چشمۂ آبِ حیات بہا دیا ہے لٰھذا میرے دل نے جذباتی ہو کر کہا ''شہزادۂ شیر قلم،، تو میں نے لکھ دیا۔

''شیر قلم،، قلمی بہادری کے معنیٰ میں ہے۔

کراچی

جمعہ، ۱۶ اپریل ۲۰۰۴ء

شاہی بُرُوشسکی (۱)

تَھم = امیر= راجا= راع، تَھموٗ (جمع)، تَھمکُش= راج= تھیکُش۔

کُیوچ = رعیت= رعایا۔ تَھاکُ= محل = بأیپَش۔

غیِنِش = رانی، غیَنَنڈ = رانیاں۔

کاڈس پُور = گوٗشپُوٗر =شاہزادہ۔ گس = شاہزادی، گشُو (جمع)۔

بَبأ=باپ، بَبآ (ندائیہ)، زِزِیٔ، زِزِیٓ (ندائیہ)، بَپوٗ = دادا، بَپوٓ! (ندائیہ)۔

گآس! اے شہزادی!(ندائیہ)، تھام! = واتھآم! (ندائیہ)۔

نَنِےٓ= ماموں، چچا، ننےٓ!= وا ننےٓ (ندائیہ)، کَکأ= بھائی کَکآ (ندائیہ)، کاکی، کاکیٓ! (ندائیہ)۔

وَزِرُ= وزِیر، وَزِیرتِکث (جمع) وَزیٓر! (ندائیہ)، وزِرکُڈ = وزِیر خاندان۔

راجا سے خطاب: نذیٓر! (حضور!)۔

تَھمِۓ مَرکأ = دربارِشاہی۔ فارسی میں ستم کو اَستم بھی کہتے ہیں۔ لیکن بُرُوشسکی میں اَستم فیصلہ اور عدالت کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کہتے تھے: گوٗین تَھمَلِۓ اَستَمَر نِچَن = چلو ہم راجا کے پاس اَستم (فیصلہ) کے لیے جاتے ہیں۔

یہ لوگ لفظِ اکابِر واحد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور جمع کے لیے جمع الجمع بناتے ہیں جیسے کہتے ہیں: تَھموٗ اکابِرتِکث، یہ جمع الجمع ہے۔

اسی قومی عادت کے مطابق نصیرالدّین نے اپنے نعتیہ کلام میں کہا:

تُرمأ بُنچوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

پَیغمبران تِکنِ پیشوا، پیغمبران جمع ہے تِک علامتِ جمع ہے۔
اور یہ لوگ یاران (جمع) کو یَران بنا کر واحد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور ہمراہ کو اَمرو کہتے ہیں۔

کراچی
۱۹ جون ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

شاہی بُرُوشسکی (۲)

تَھم ہاَ دِذَس اصل لفظ بالکل اسی طرح سے ہے اس کے معنی ہیں کسی مُعزّز شخص یا عزّت چاہنے والے شخص کے گھر میں بادشاہ کے لیے دعوت کا اہتمام کرنا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اس شاہانہ دعوت کا عظیم الشّان منظر دیکھا ہے اور بعض چیزیں بیان کرسکتا ہوں۔ میں شاید اُس زمانے میں سات یا آٹھ سال کا لڑکا تھا جب مجھے یہ خبر ملی کہ دادو مرزا بیگ کے گھر بادشاہ میر محمّد نظیم خان تشریف لانے والے ہیں۔ تو تماشا دیکھنے کے لیے گیا۔ وہاں لوگوں کا بہت بڑا اجتماع تھا لوگ بلند جگہوں پر چڑھ کر بلتِت محل اور راستے کی طرف دیکھ رہے تھے دیسی بینڈ، جس میں بہترین سُرنا ای = شہنائی، شاہی ڈھول، اور شاہی دَمامہ = نقارہ ہوتا ہے، تین ماہر سازندے چشمِ براہ تھے اِتنے میں اُن کو پتا چلا کہ میر قریۂ بلتِت سے قریۂ حیدرآباد میں داخل ہوگیا ہے تو سازندوں نے شاہانہ استقبالیہ دُھنوں کو اِس طرح بجانا شروع کیا کہ حاضرینِ اجتماع رونے لگے۔ میں اپنی کم عمری کی وجہ سے کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ عرصۂ دراز کے بعد مجھ پر یہ راز کُھل گیا کہ یہ ان کی روایتی موسیقی کی مستی تھی۔

اس جہاں کی ہر چیز خدا کے خزانوں سے آئی ہے (۲۱:۱۵) ہر سانپ یا وہ سانپ جس کی ریاضت ہو ہر اونٹ یا وہ جس کی عادت ہو موسیقی سے کیوں مست ہو جاتا ہے؟ اس پر غور کرنا اِنسان کا کام ہے یا حیوان کا؟ جن حُکماء نے موسیقی سے علاج کا طریقہ دریافت کیا ہے میں ان کے مدّاحوں میں سے ہوں۔

الغرض بادشاہ آکر کُرسی نشین ہوا اور سب سے پہلے مرزا بیگ کو جو بہت بڑا

انعام دیا گیا وہ یہ تھا کہ میرزا بیگ کے رقص کے لیے بجاؤ۔ اللہ! اللہ! سارے جہان کی شادمانی اور خوشی میرزا بیگ اور اس کے بیٹوں میں کیونکر جمع ہوگئی! ہونزا کے زمانۂ غریبی پر ایک حیرت انگیز کتاب ہوسکتی ہے۔

جب میر محمد نظیم خان مرحوم دادو میرزا بیگ کے وہاں تشریف فرما ہوا تو میں نے وہاں دیکھا سُرخ الوان کے کپڑے کا ایک بڑا تھان دور تک بطورِ پائے انداز (پَرِنداس) بچھایا گیا تھا اُس بُزرگ حاکم نے کہیں بھی پرنداس پر قدم نہ رکھا بلکہ کنارے کنارے زمین پر چلتے کُرسی پر آ گئے۔

کراچی

۱۹ جون ۲۰۰۳ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

شاہی بُرُوشسکی (۳)

تَھم = راجا، تَھموۂ (جمع)، غیٖس = رانی، غیَنَنڈ (جمع)۔

گشپُوۂر = گُشپُر (شاہ زادہ)، گشپُردَرُوۂ (جمع)۔

گس = شاہ زادی، گشُو (جمع)۔ بَباَ = والد، زِزِی = والدہ۔

بَپوۂ = دادا۔ نَنِے = ماموں = چچا۔ کَکاَ = بھائی، کاکِے = بہن۔

بَپوۂ = دادی۔ تَھاکٗ = محل = تَھمکُس = تھیکُشُ = راج۔

کُیوچ = رعایا۔

کراچی

۲۰ جون ۲۰۰۳ء

شاہی بُرُوشسکی (۴)

تَھموٗ کا اُوٗشَم مَناس = شاہی خاندان کے ساتھ رَضاعَت = دودھ پلانے کا رشتہ بنانا۔

زمانۂ قدیم کا یہ دستور تھا کہ جب بھی تَھم کا کوئی فرزند پیدا ہوا تو اس کی رَضاعَت اور پرورش کے لیے صفِ اوّل میں سے کوئی خاندان سبقت کرتا تھا اس خدمت کا نام ''تَھموٗ کا اُوٗشَم مَناس'' یعنی بادشاہ کے ساتھ دودھ پلا کر رشتہ قائم کرنا تھا۔ اس خدمت پر رَضاعی باپ کو جو زمین عطا ہوتی تھی اُس کو اُوشکیِ کہتے تھے، علاوہ ازیں کوئی عہدہ بھی دیا جاتا تھا اور عوام میں عزّت بھی تھی۔ میں نے بتایا کہ شاہی خاندان کو تَھمکُذ نہیں کہتے ہیں، مگر اَیشُ تَھم کہتے ہیں۔ کبھی میر صاحب کو تعریفی انداز میں اَیشوٗ کہا جاتا تھا چنانچہ تَھمکُذ اور اَیشوٗ کہلانے کا ایک تاریخی پس منظر ہے۔ شاید تاریخِ عہدِ عتیق ہونزا میں جو حاجی قدرتُ اللہ بیگ مرحوم کی کتاب ہے۔

میری ایک کتاب آئینۂ جمال کے نام سے ہے، میرے نزدیک ''شاہی بُرُوٗشَسکیِ'' کی اِصطلاح ایک قدرتی انکشاف ہے۔ اس سے بُروشسکی زبان کی ریسرچ میں بڑی مدد ملے گی، جس حکمران خاندان نے تقریباً سات سَو سال تک بُروشسکی میں حکومت کی ہو تو اس کی بہت سی چیزیں اس زبان میں ہو سکتی ہیں۔

کراچی

۲۰ جون ۲۰۰۳ء

اَلتَروَلتوٗ

شاہی بُرُوشسکی (۵)

ماضی میں جب شاہی دربار لوگوں سے بھرا ہوا تھا، اُس وقت کسی شخص نے یہ سوال کیا:تَھم زورا بے گِیاس زور؟ = بادشاہ زور آور ہوتا ہے یا طِفل؟ سب نے کہا کہ بادشاہ کا حکم غالب ہے لھٰذا بادشاہ زور آور ہے، مگر وزیر ہِک نے کہا کہ میں اس کی عقلی مثال دیکھنا چاہتا ہوں۔ پھر کہا کہ تم میں سے ایک کچھ دیر کے لیے فرضی بادشاہ ہو جاؤ میں گِیاس (طِفل) ہوتا ہوں، پھر فرضی بادشاہ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے حکم دیا کہ اس کو قید کر دو چنانچہ اس کو باہر لے جا کر فرضی رپورٹ دی گئی کہ اس شخص کو غـــل = غُـــن میں قید کیا گیا۔ پھر دوسرے شخص کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے حکم دیا کہ اس کو لے جاؤ اور جلاّد سے کہو کہ اس کے سر کو قلم کر دے، اس کو باہر لے جا کر فرضی رپورٹ لائی گئی کہ اس کو قتل کیا گیا۔ اب طِفل کی باری آئی تو وزیر ہِک نے کہا مجھے گلاس میں کچھ دودھ دو، فوراً دودھ اس کے سامنے رکھ دیا، اس نے کہا مجھ پانی چاہیے تو پانی حاضر کیا اس نے کہا میں دونوں کو ملا کر پیتا ہوں اس پر دونوں کو ملایا گیا پھر فرضی طور پر ایں ایں کر کے رویا اور کہا ان دونوں کو یعنی دودھ اور پانی کو الگ الگ کر دو، دربار قہقہوں سے گونج اُٹھا اور اُس روز سے یہ کہاوت مشہور ہوگئی:تَھم زورا بے گِیاس زور؟

کراچی

۲۰ جون ۲۰۰۳ء

الَتر چُندو

شاہی بُرُوشسکی (٦)

گِر کِچوٗ = گِر کِس = چوہا (گِر کِچوٗ، جمع)

مشہور کہاوت ہے: گِر کِچوٗے چُھمَرِکْ شیِچِئیِن سیِنا ٹِرے بَجِک اُمَنشوٗ تَھموٗ، ترجمہ: تَھموٗ وہ سادہ لوگ ہیں جن سے جب کہا گیا تھا کہ لوہے کو چوہوں نے کھالیا ہے تو انہوں نے اِس بات پر یقین کر لیا تھا۔ اِس کہاوت کا پس منظر یُوں بیان کرتے تھے کہ زمانۂ قدیم میں بادشاہ کے گودام میں کچھ لوہار کھا ہُوا تھا۔ ملازِم نے کچھ وقت کے بعد اس کو چُرا لیا، ایک عرصے کے بعد بادشاہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ لوہا موجود نہ تھا پوچھنے پر ملازِم نے کہا نذیر اَمنُوم! یہاں دن رات چُوہے بڑے کثرت سے آتے ہیں اور ہر چیز کو کھا جاتے ہیں اِسی طرح لوہے کو بھی چُوہے کھا گئے پس تَھم نے باور کیا اور کہاوت بن گئی۔

میر محمّد جمال خان کے زمانے میں چین کا کوئی بڑا وزیر ہونزا آیا تھا۔ اس کا استقبال بلتِت پولو گراونڈ میں ہو رہا تھا اِجتماع میں خواتین بھی بڑی کثرت سے موجود تھیں انہوں نے میر صاحب کو اور مہمان وزیر کو روایتی طور پر ہاتھ گُھمانا شروع کر دیا۔ چین کے وزیر نے میر صاحب سے پوچھا یہ کیا کر رہی ہیں، جمال خان نے کہا یہ آپ کی سلامی ہے، وزیر نے پوچھا اس کا جواب کس طرح دوں؟ میر نے کہا تم بھی اسی طرح کرو پس مہمان وزیر نے بھی جواباً ہاتھ گُھمانا شروع کیا اس پر اس عظیم اجتماع کا قہقہہ گونج اُٹھا کیونکہ ہاتھ گُھمانے کی روایت صرف خواتین ہی کے لیے مخصوص ہے۔

کراچی

٢٠ جون ٢٠٠٣ء

اَلتَر مِشندوٗ

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science
Knowledge for a united humanity

شاہی بُرُوشسکی (۷)

تاج تخت، کان یُوَرت = کنجُود = ہونزا، خانِ کَنُجُود = میر آف ہونزا۔

امیرِ ہونزا = میر آف ہونزا، تَھم = حاکِم = راجا۔

محل = تھاکَث، ہِکَث + بَل + دَر = ہِکَثبَلدَر = ہِمَلتر گوَم = گوَمالیِ گوَم کادربان۔ قدیم شاہی محل اندرونی اور بیرونی خطرات کے پیشِ نظر علاقے کے تمام قلعوں سے بہت زیادہ مضبوط اور محکم قلعہ ہوتا تھا، اِس کا بیرونی دروازہ ہِکَث بَلُ دَرُ کہلاتا تھا، اِس تاریخی نام کو زمانۂ بعد کے لوگوں نے بگاڑ کر ہِمَلتَر کہا ہے، الغرض زمانۂ ماضی میں ہِکَث + بَل + دَر = ہِکَثبُلدَر وہ زبردست مضبوط دروازہ ہوتا تھا جس کو اندر کی طرف سے دو طریقوں سے بند کیا جاتا تھا، ایک یہ کہ دروازے کی چوڑائی میں بڑی محکم دَر کُس لگاتے تھے اس کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے وزنی پتھروں کی ایک پست پُشتی دیوار دروازے سے ملا کر زمین پر بناتے تھے، اب ایسے سخت محکم ہِکَثبلدَر سے کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا تھا، جب تک اس کو اندر سے نہ کھول دیا جائے، دوسرا دروازہ اوپر محل میں جانے کے لئے سیڑھیوں = گِلِکَث کے آخر میں ہوتا تھا یہ بہت بڑا مضبوط گول ڈھکنا ہوتا تھا جس کو ایک طاقتور جوان بند کرتا اور کھولتا تھا، اس شخص کو گوَمالیِ کہتے تھے، شاید گوَم کا لفظ گُنبد سے ہو (؟)

ہوسٹن امریکہ

۲۸ جون ۲۰۰۳ء

شاہی بُرُوشسکی (۸)

چینی تُرکستان کے لوگوں کو شروع شروع میں یہ گُمان ہُوا تھا کہ ہونزا میں بہت سی کانیں ہیں، لھذا انہوں نے اِس علاقے کو کان یُورت کہا، یعنی وہ مُلک جس میں بہت سی کانیں ہوں۔ ان کا دیا ہُوا نام بعد میں کنجود ہوگیا، اور حاکمِ ہونزا خانِ کنجود کہلانے لگا، اُس زمانے چین کا بادشاہ خانِ اعظم کہلاتا تھا، اور میر محمّد نظیم خان کے زمانے تک یہ روایت بہت مشہور تھی کہ ہونزا کے ابتدائی لوگ چین سے آئے تھے، یعنی منگولیا سے، چُنانچہ خانِ کنجود ہر سال اپنے ایلچی کے ساتھ بطورِ خراج سونے کی ایک مقدار مُلکِ چین کے خانِ اعظم کو بھیجا کرتا تھا جسے یارقند کا اَمبال = نمائندۂ چین، وصول کر کے تحائف کے ساتھ خانِ کنجود کے ایلچیوں کو واپس کرتا۔ ان تحائف میں چند خاص اور باقی عام ہوتے تھے ساتھ ہی ساتھ بادشاہِ چین کی جانب سے ہونزا کے عوام کو یہ پیغام ہوتا تھا "یہ چیزیں ہمارے پوتوں کے لئے ہیں۔" اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ تم یہ بات بھول نہ جانا کہ تمہارے قدیم آبا و اجداد کا اصل مُلک چین تھا۔

یوسٹن امریکہ

۲۸ جون ۲۰۰۳ء

ہُونزا کے روایتی = ثقافتی تہوار (۱)

ایک سال کے دوران منائے جانے والے روایتی = ثقافتی تہوار کچھ اس طرح سے تھے:

موسمِ سرما (بَسِیُ) کے آغاز کا دن یکم جدّی ہے، جس میں قریہ قریہ لوگ تُھمُشَلِکْ کا تہوار مناتے تھے، اور اس کو بعض لوگ سالِ نَو کا آغاز سمجھتے تھے۔ ۲۲ دن کے بعد یعنی جدّی کی ۲۳ تاریخ کو "گَرُوْ کُسِ" کا تہوار منایا جاتا تھا، اُس کے ۲۲ دن کے بعد یعنی دَلو کی ۱۵ تاریخ کو بوُفَو کا شاہی جشن التت محل، شاہی کھیت، اور شاہی پولو گراؤنڈ میں شان وشوکت کے ساتھ منایا جاتا تھا۔ یہ جشن ہر لحاظ سے خوش منظر اور قابلِ دید ہوتا تھا، خصوصاً جب بادشاہ بنفسِ نفیس شاہی کھیت میں تشریف لا کر اس مقدّس "جشنِ تُخم ریزی" کا قابلِ تعریف افتتاح اس طرح کرتے تھے کہ خود اپنے دستِ مبارک سے جَو کے بیج کو بکھیرا اور ہَل کو بھی کچھ دیر کے لیے خود ہی چلایا، تاکہ تمام رعایا پر یہ حقیقت عیاں ہو کہ کاشت = زراعت بڑا مقدّس پیشہ ہے۔ اُس کے ٹھیک ڈیڑھ مہینے کے بعد یعنی ماہِ حمل کی پہلی تاریخ کو بلتت شاہی پولو گراؤنڈ میں نَو روز کا شاہی جشن منایا جاتا تھا۔ یہ شاہی جشن عظیم الشان اور ناقابلِ فراموش ہوتا تھا، مردانہ کھیلوں کا مقابلہ ہوتا تھا، جیسے تیراندازی، نیزہ بازی، تمبوک = بندوق بازی، منتخب طاقتور جوانوں کی رسّہ کشی، گھوڑوں کی دوڑ اور کئی کھیل تماشے، دیسی باجوں کا مظاہرہ، اکابرین اور جوانوں کا روایتی رقص، تلوار کے ساتھ رقص، شاہی گھوڑوں کی نمائش، شہسواروں کا پولو کھیلنا، وغیرہ وغیرہ۔ بحوالہ کتاب "HUNZA" ص ۶۸-۶۹۔

یوسٹن امریکہ

سنیچر، ۱۶ اگست ۲۰۰۳ء

اَلتَر بُنچو

ہُونزا کے روایتی = ثقافتی تہوار (۲)

حمل کے اختتام پر یا ماہِ ثور میں جب شجرِ خوبانی کے پھول غرےِ بَریس کے مقام پر کھل جاتے تھے، تو پہلے وقتوں میں سِقَمَٹک کا تہوار منایا جاتا تھا، یہ بہت سادہ تہوار ہوتا تھا، اس میں کیچی کِچالی کے نام سے گھروں میں چند ایسی موٹی روٹیاں پکاتے تھے کہ ان میں سے ہر ایک کے عین وسط میں تھوڑا سا مکھن چسپان کرنے کے لیے گول پیالہ بناتے تھے، کیچی کِچالی کے اس نام میں کُوچ کرنے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوجانے کا مفہوم موجود ہے، غالباً یہ لفظ ترکی سے ہوسکتا ہے، اور ظاہر ہے کہ سِقَمَٹک میں لفظ سِقَم کا اشارہ واضح ہے کہ اب یا یلاق = تیر ہرا بھرا ہوگیا، اور بھیڑ بکریوں کو وہاں لے جانے کا موسم آ گیا۔ ماہِ ثور کی ۱۰ سے ۱۵ تاریخ تک اوَدیِ کا ایام ہوتے تھے۔ اوَدیِ کے لفظی معنی کیا ہیں؟ ج: اس لفظ کا پہلا جز ''اوَ'' ہے، جو حرفِ نفی ہے جیسے اوَنیِ = نہ جا = مت جا، اوَسین = مت کہو، دوسرا جُز ''دیِ'' جو دراصل ''دوہنا'' = تھن سے دودھ نکالنا'' کے مصدر سے دُدہ یا دُہ کو صیغۂ امر بگڑ کر ''دیِ'' ہوگیا ہے، پس اوَدیِ کے معنی ہیں کہ تم اپنی بکریوں کو دوہنا نہیں، کیونکہ آج بادشاہ کے چوپان آکر تمہاری بکریوں کو دوہنے والے ہیں، تاکہ یہ دودھ بادشاہ اور اس کے وزیر وغیرہ کو دیا جائے۔ یہ وہ زمانہ تھا جس میں ہر شخص کی کم و بیش بکریاں ہوتی تھیں۔ ایک دن پہلے چربُو = چوکیدار با آوازِ بلند پکار پکار کر گاؤں والوں کو اطلاع دیتا تھا کہ کل صبح اوَدیِ ہے تم اپنی بکریوں کو مت دوہنا، پس ہم انتظار کرتے تھے۔ اگر یہ تہوار تھا تو اس کے آنے سے ہمیں نہ کوئی خوشی تھی اور نہ کوئی غم تھا،

ممکن ہے کچھ ایسے لوگوں کو اُس دن زیادہ خوشی ہو جن کے گھروں میں یکایک دودھ کی ندیاں بہتی تھیں۔ واللہُ اَعلم۔

یوسٹن امریکہ

۱۷ اگست ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ہونزا کے روایتی = ثقافتی تہوار (۳)

ماہِ سرطان کی ۱۵ تاریخ کو گِنانیؒ کا جشن منایا جاتا تھا، یہ شاہی جشن بھی تھا اور عوامی جشن بھی، کیونکہ اس میں بڑے بڑے لوگوں کی ایک تعداد کو بادشاہ کی جانب سے کھانے کی دعوت ہوتی تھی، باقی سب لوگ اپنے اپنے گاؤں میں مَحوِ تماشا ہوتے تھے۔ تماشا ہونزا کی اصطلاح میں اُس محفلِ موسیقی کو کہتے ہیں جس میں ان کی اپنی روایت اور ثقافت کے گوناگوں تفریحی پروگرام ہوتے ہیں۔ سب لوگ موسیقی کو ایسی ہر محفل کی جان سمجھتے ہیں، اور یہ سچ بھی ہے۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہونزا زمانۂ دراز تک معاشی مشکلات میں مبتلا رہ چکا ہے، اور ان مشکلات میں صرف موسیقی ایک مفت اور مؤثر دوا تھی جو ہر شخص کی پریشانی کو وقتی طور پر کم کرسکتی تھی۔ الغرض جشنِ گنانی لوگوں کے لیے خوشیوں کا ایک طوفان بن کر آتا تھا۔

جو دن گِنانیؒ کے لیے مقرّر ہو، اُس سے ایک دن قبل سرِ شام گاؤں کے بلند ترین مقام پر سُرنای، دُبُل، اور دمامہ کی ہم آہنگی سے گِنانیؒ کی آمد آمد کی دُھن اس شان سے بجتی تھی کہ اطرافِ عالم میں بکھری ہوئی شادمانیاں سمٹ سمٹ کر اس گاؤں کی طرف آتی تھیں، ہر گھر میں گِنانیؒ کی رسم کچھ اسطرح تھی۔ والدہ صاحبہ نے بُرُم بَنِک (لفظی ترجمہ: طبقِ سفید) بنایا جس میں خَمَلیؒ کے نام سے سفید پتلی چوڑی روٹیاں، سفید مکھن، اور تھوڑا سا سفید آٹا تھا، والد صاحب نے فرمایا: چلو بیٹا، بُرُم بَنِک اُٹھاؤ، ہم جا کر گِنانیؒ کی رسم جو کھیت میں ادا کرنی ہے وہ ادا کرتے ہیں۔ پس ہم فصلِ جَو کے کھیت کے سرے پر گئے، جَو کی فصل پکنے کا آخری مرحلہ تھا،

والد صاحب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس کی رحمت سے یہ فصل آفاتِ سماوی وارضی سے محفوظ رہی پھر انہوں نے جَو کی چھ یا سات بالیاں ڈنٹھل سمیت لیکر چھوٹی سی پولی بنالی اور کہا اب چلو گھر جاتے ہیں۔ گھر آ کر مبارکباد دی اور دعا کی، پھر جَو کی بالیوں کو چند سیکنڈ کے لئے آگ کے شعلے کے سامنے کیا، جس سے جَو کے دانے کبابِ سیخ کی طرح پک گئے پھر ان دانوں کو اچھی طرح سے صاف کیا گیا، پھر ان میں سے کچھ دانے چھاچھ میں ڈال کر فرمایا چلو بسم اللہ کرو۔

بحوالۂ کتاب ''HUNZA'' ص ۶۸۔۶۹۔

یوسٹن امریکہ

پیر، ۱۸ اگست ۲۰۰۳ء

یَرُم زَمانا اُیَم یاد = یات

اوُس یارے بَتیَک دیَلس۔

یَرچوَر ھُنزُلوَ کَلاَ بُٹ ضَم بِلُم پھٹِی جُوَنُ بڈروَ بَتَن اوَسُخُم لوَ مَلاق نرے اوَسُخُم دیَشَم، یرے تیَئلٹرے ضَمِنرے اِی جواَ دیَلجَم ڈُو ڈُوکُر اوَسُخُم ڈرے ڈَپ ڈَپ نرے یرے کھوَلرے پِھٹِی بی مُوَ سِخَمنُسرے نَمس (نفس) بَرڈرے ایَچم، گوَترے اَبَش شاید ۱۸۹۱ء ڈُم یَر بِلُم ھُوَنزُکُڈرے آلُورے ھَرکی اکھیَنَم انگریزرے بَرطانیاَ ڈُم یا تُھم دِشَن ڈُم آلُوَ دُڈُن آلُورے ھَرکی اوَنکُمَن۔تو خدَن خا تَبدیلی دِیمی تاھم آلُوَ رِواج مناسرے گنرے تقریباً اَلتَر دیَئَن نچُمڈرے۔ جرے جوَٹ بَیَم آلُورے رواج عام مَنِلُم۔ تاہم مجبورِمک بُٹ بِڈَم مار تَھلا تَھلا چَغاَ ایَچِن۔

بوسٹن امریکہ

اتوار، ۱۶ نومبر ۲۰۰۳ء

قدیم بُوںنزُلوٗ پُھوٗلَمُ ایِتَس طریقاٗ

ایک ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا کہ بعض حُکَماء نے اِس مَسئلے پر بحث کی کہ آگ کی چنگاری چقماق کے لوہے سے نکلتی ہے یا سنگِ چقماق سے؟ شاید نتیجۂ بحث تسلّی بخش اور منطقی اور قانونِ فطرت کے موافق نہ تھا، لھٰذا حضرتِ حکیم پیر ناصِر خسرو (ق س) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''زادالمسافرین'' میں فرمایا ہے کہ چنگاری نہ لوہے سے نکلتی ہے اور نہ پتھر سے، بلکہ ہَوا سے نکلتی ہے جبکہ خاص لوہے سے خاص پتھر کو خاص طریقے سے ٹکرایا جاتا ہے، کیونکہ ہوا کا ایک ذیلی عُنصر پانی ہے اور ایک عُنصر آگ۔ میرا یقین ہے کہ یہ اساسی حکمت ناقابلِ تردید ہے۔ اگرچہ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ موجودہ سائنسی ترقی کی وجہ سے ہوا کے چھوٹے سے چھوٹے اجزاء بھی دریافت ہوئے ہوں گے، تاہم ہوا کے دو اصل اجزاء اپنی جگہ پر قائم ہیں۔

قصّہ ہے:- ''قدیم بُوںنزُلوٗ پُھوٗ لَم ایِتَس طَریقاٗ''۔ چقماق کا رواج تھا۔ خلوٗوَکُڑے کھَپُنُ لوٗ دَوُ ڈُم خَلوٗوَکُ سُوٗ، چَمَقُ کرِے فُوٗدَنُ دِڈُن کھَشُخ اِے، کھَشُخ ایِتَسِرے کا خلوٗوَکُڑ چِٹرِیس وَلِمیٗہ دا پُھوٗ دُو کِکِنِمیٗ، بَس مُو شِیولوٗ کَمَنُ اِلیَم چھوٹ اوٗ دا بُٹ شَکُ نِرے فُوٗ دیِسپَر، کَمَن ایِسپَلکیٗ غَشِل اواجیٗ۔ جوٗپَٹکیٗ ایِتَس: اگر چُولھا سائز کی کُچھ لکڑیاں ذرا گیلی ہیں تو ان کو زوردار آگ کے گرداگرد کچھ دیر کے لئے کھڑی کر کے رکھو تاکہ سُوکھ جائیں اس کو غَشِل جوٗپَٹکیٗ ایِتَس کہتے تھے۔

یوسٹن امریکہ

جمعرات، ۷ اگست ۲۰۰۳ء

اَلتّرتُرماٗ جُندوٗ

گٹں، کہاوت: شیرمَن = گژٹو دُوس چمقرے گٹں ایرُم جُوَن۔

ترجمہ: ''جس طرح ماچس کے آنے سے چقماق کی قدر ختم ہوگئی''۔

ہونزا میں ایک گاؤں حیدرآباد کے نام سے ہے، ہمارا تعلّق اسی گاؤں سے ہے۔ ہمارے دادا خلیفہ محمد رفیع کے زمانے میں حیدرآباد کا کوئی شخص گلگت گیا تھا اُس نے وہاں پہلی مرتبہ رات کے وقت ماچس کا کرشمہ دیکھا تو حیران ہوگیا، وہ گلگت سے ماچس (دیا سلائی) کی ڈِبیا لیکر اپنے گاؤں حیدرآباد آگیا، اُس زمانے کے لوگ بڑے نیک اور سیدھے سادے تھے، اُس آدمی نے کہا کہ میں رات کے وقت ایک روشنی دکھا سکتا ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ اِس روشنی کو دیکھنے کے لئے کیا شرط ہے؟ اُس آدمی نے یہ جواب دیا کہ جو اپنے گھر میں روشنی کی یہ کرامت دیکھنا چاہتا ہو، وہ ایک گوسفند کو ذبح کر کے کھانا تیار کرے میں یہ روشنی دکھاؤں گا۔ چنانچہ لوگوں نے نہ تو ماچس دیکھی تھی، اور نہ اُس کے بارے میں کچھ سُنا تھا، اِس لئے ان میں یہ کرامت دیکھنے کا شوق پیدا ہوگیا، ایک سادہ لوح آدمی نے کہا آج شام کو میرے گھر میں یہ عجیب وغریب روشنی دیکھنے کی دعوت ہوگی، چند ناواقف اور سادہ لوگوں کو بُلایا گیا، اور چالاک آدمی نے بڑی اِحتیاط سے یکایک دیا سلائی (ماچس) جلائی اور لوگوں کو حیران کردیا، اور یہ سِلسِلہ ایک وقت تک چلتا رہا، آخر کار ماچس کی تیلیاں ختم ہوگئیں، ہماری دادی روزی بای بھی انہی سادہ لوگوں میں سے تھی۔ باربار دادا سے کہتی رہتی تھی کہ کرامت والے کو بلاؤ، دادا کو علم تھا کہ یہ کوئی کرامت نہیں، پھر بھی انہوں نے اہلِ خانہ کے اِصرار سے مجبور ہوکر ایک گوسفند کو ذبح کیا اور کھانا بنوایا اور اس شخص کو بُلایا اور کہا کہ اپنی کرامت دکھاؤ، اُس چالاک نے کہا خَلِپا! دا بہ گیارُم چَپ = یرے مُوٗ دِملبا =

اَلترتُرماٗ مِشِندوٗ

اب آپ سے کیا پوشیدہ، وہ کرامت مجھ سے چلی گئی ہے، دادا نے کہا: کھانا کھاؤ اور چلے جاؤ۔ کچھ عرصے کے بعد جب ماچس کی شناخت ہوئی تو اِس کا نام گژَٹوۡ = گژَٹوۡ یاشیرمَن ہوگیا بَر بِلا: "شیرمَن دُوَس چَمَقے گس ایرُم جُوَن"۔

یوسٹن امریکہ
۸ اگست ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity
ISW LS

ایک کہاوت اور اس کا پَس مَنظر

زمانۂ قدیم کے ایک گاؤں میں کسی بات پر دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہوا، ان میں سے ایک پاک دامن یعنی باعصمت تھی، جس کو بُرُوشسکی میں سے گس یا سِیلیٔ کہتے ہیں، چنانچہ اس جھگڑے میں سِیلیٔ عورت کی غیر سِیلیٔ نے جھوٹ اور غلط باتوں سے اِتنی دل آزاری کی کہ وہ اپنی زندگی سے تنگ آگئی اور کسی بلند مقام سے خود کو گرا کر خودکشی کرلی، اس سے کہاوت بن گئی: گانیٔ گسیٔ سیٔ گس خأموسکَرڈُم جُوَن۔

سے = سیٔ حرفِ ندا ہے جو ایک عورت دوسری عورت کو بلانے کے لیے استعمال کرتی ہے۔ جس طرح ایک مرد دوسرے مرد کو بلانے کے لیے لسے یا لسیٔ کہتا ہے۔ سے کا دوسرا مطلب سِیلیٔ = عفیفہ ہے۔

سے بُرُنَس = پاک دامن رہنا۔

شَرُم = سِقَر = حیا = نَکْ = ناموس = غیرت۔

سِقَر کے دو معنی ہیں: شَرُم، بھرم، بعض دفعہ سِقَر ذمہ داری کو بھی کہتے ہیں۔

بوسٹن امریکہ

۱۷ اگست ۲۰۰۳ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

جوٹ مِناسَن

یَرُم وَقتُ لوٗ ہِن زَمِندار ہِرِنے اَلتَن اِخَکِندَروٗ بَم، دَتُو ہُوٗئیسے ہیٹِکٹ اَسِیر ژُوَس کَرے اِنے سیئِنمی اَخَکِندَرو! یَٹے بَسِیولوٗ جوٹِکٹ اَساٗ توٗم (ماکٹ) بِڈاٗ اِکرے ڈے بَغیئکٹ مَلتَرِن بے کرے ہُوٗئیسے (ہِیرے) اِپھَٹَرچِئیِن، شُواٗ! شواٗ شَکَر اَہانُسیِن اوٗلِتک اِمَنگشوٗ یَٹے ٹوٗقَر (بڑاباغ) نِمَن، ہِن تِینی یَن (تِیزَن) قابِلَن بوٗم، ہِن سُستَن بوٗم، اِنے سیئِنموٗ: سِرے شَکَر اَخوٗ! گوٗترے دُروٗ تَرکٹ ایچَن میر ہوٗر دُماٗیمی، اِنے سیئِنموٗ: شُواٗ مَماٗ گوَرے! سُست سِلاٗژنِرے سیئِنموٗ شَکَر اَخوٗ گپَلَن اَخوٗلِمی ڈُوٗکٹ خا مَیاماٗ؟ شُواٗ جرے گوَرے جا بُہُرے گٹوٗ گوشکی نِرے ڈُوٗکٹ خا مَنِرے، اِن تِینی مُمَنگسِرے ژکیِچکٹ اِرِگُموٗ غَشاٗ غَشاپ غَشا غَشَپ بَغیئکٹ نُمَلتَر دُروٗ پَھس ایتُموٗ، دا سیئبوٗ، یرے دیرے گوٗخوٗ گوَرے ہالِرے نِچَن تیِر تُموٗروٗ ڈے ڈُوڈُوَن گوِر ایچَم کرے گپَل وَرڈ میئمی، دَتوٗ دِیمی ہوٗئیسے ہیٹِکٹ مَنِمی، دَتُوموٗ دا باٗی موٗ ہِیرے دا سَروٗوے بَغیئکٹ اِپم اَساٗ توٗم جَرپَکٹ وغیرہ چِہُرُم لَم نِرے اِپھَٹَرِئیِن دا اوٗلِتک ایثُکون اُویڈہ = اُویڈے مُنَمَن، بَسی تَرکٹ ایتَس کرے اِپھَٹَرُم توٗم اِنیُمَر اِی دِیمی اَمِن سِلاژنِرے بَغیئکٹ اوٗمَلتَربوٗم کرے ہوٗ سیئبوٗ جار تُھو مَنُوم! گوٗ کرے توٗم ڈے بَغیئکٹ بیسرے اوٗمَلتَرَم نی؟

می والد صاحِبے گوٗترے چِغاٗ آر ایتَم۔

بلوش دَنے دُسڈک۔ ا

کسی پہاڑ کے نچلے حصّے میں ایک قسم کا نرم پتّھر ملتا ہے اُس کو بلوش دَن کہتے ہیں جس کا خاص کاریگر بَلوَونڈے اُستات (اُستاد) کہلاتا تھا، وہ بَلوش پتّھر سے مختلف ہانڈیاں وغیرہ بناتا تھا۔

سب سے بڑا بَلوش = خُم = سان کہلاتا تھا، شاید اس میں کم وبیش سات مَشک شراب رکھنے کی گنجائش ہوتی تھی، اتنا بڑا خُم یا اِس سے بھی بڑا سان = خُم میر آف ہونزا کے ہاں ہوسکتا تھا، پھر بھی بعض لوگ زمانہ ماضی میں عام پتّھر کی لمبی چوڑی عمدہ اور ہموار سِلوں سے ایک صندوق نما سان بناتے تھے اِن سِلوں کے جوڑ میں سان دَن کو پیس کر اور چربی میں ملا کر لگا دیتے تھے (سان دَن، ایک قسم کا پتّھر ہے) ایک بڑی بلوش ہانڈی کا نام ہُوئیس نِم بلوش ہوتا تھا، کیونکہ اس میں بیک وقت ایک گوسفند کے تمام گوشت پکانے کی گنجائش ہوتی تھی، جس طرح غلّہ کے پیمانے میں بِچوق نِم گڈر کہتے تھے۔ خَمرے بلوش، گُرکوُن = چھوٹا بلوش، خُمش دان بھی بناتے تھے۔

بوسٹن امریکہ

۸ جولائی ۲۰۰۳ء

بَلوش دَنے دُسڈک۔ ۲

بَلوش دیگ اور دیگچے مختلف سائز کے ہوتے تھے، ان میں دستہ کے ساتھ ایک ظرف ہوتا تھا جس کو دیل گُس کہتے تھے، اور بلوش دَن سے چراغ بناتے تھے، نیز اسی پتّھر سے توڑے دار بندوق کی گولیاں بنانے کے لئے قالِب بناتے تھے، علی آباد کے ایک کاریگر نے اسی پتّھر کے دو شیر بنائے تھے جو کریم آباد چٹان محل کے سامنے دیوار پر نظر آتے تھے، اب معلوم نہیں۔

توڑے دار بندوق = وہ بندوق جو فتیلے کے ذریعے سے چھوڑی جائے =

یَرکُم اِلُتوَلَس تُمَق۔

یوسٹن امریکہ

۸ جولائی ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

غَشکرے دُسڈکرے فہرست

چُھٹ کُس تاریخی چیز بیٚ۔ زَمِیندارے اُیون ڈم اُیم دُسڈک چُرآ = چُرہ بیٚ، یَٹرے (پھر) چُرآ گِرَن، گِران، (فارسی) = بھاری، سے گرآن = گِرَن بنا ہے۔ انگریزی میں شولڈر باسکٹ، بٹیِرکُے شَق، شپِکرے شَق، تَھلیو، غُٹُل، کھوٗر، اُیُم کھریٹیٚ مَکُچِم کھریٹیٚ، جوٗٹ کھریٹیٚ، بَشخنے کَھریٹیٚ، کَھپیُوٗ کھریٹی، مَمُوٗ ایسِنَس ژولیٚ، غَشکرے تَھاٰیِ = تَھَیِ پُسُوٗچان، غَشک نِخَر = نِقَر ہرِش ڈرے یَن اِپُھشان، غیٹ = غیٹ کرے پھیسُوے غان کرے غَشکرے ایٚچان، گشکرے گنرے مُردے کرے غشکرے ایٚچان، شَسکرے دَغُنم حِرِشن چُرکُم چُرک نرے دا نیسپاٰیِ ہُچُوے گنرے رَکٹ دِیوشَم۔
شَسکرے غشکوٗ اِیموٗ خاص وَقتُ لوٗ دُوٗیِلجان نظیم خانرے وَقتُ لوٗ رُوسی کاریگرَن ڈم ہونزُلوٗ غشکرے کُرسیٚ ایٚتَس ہیٚنوٗم۔ شاید غَشکرے میز کرے ایٚچم = دیٚسماٰیَم۔
شَق شاخ سے ہے، کیونکہ یہ ساری چیزیں درختِ شَسک کی لچکدار شاخوں سے بنائی جاتی ہیں۔

یوسٹن امریکہ
یکم جولائی ۲۰۰۳ء

الٹوٗ اَلترالٹوٗ

ISW IS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

توٗم تَلُوٗ = ہر قسم کے درخت

توٗم تَلُوٗ اَلتوٗ قِسمےٖ بِڈَن: (۱) تیٖر توٗم (۲) اِچت توٗم، یعنی جنگلی درخت اور آبادی کے درخت، تیٖرتوٗم بُٹ قِسمےٖ بِڈَن، اِچت توٗم اَلتوٗ قِسمےٖ بِڈَن : بِکُمْ شَلیٖ توٗم، دا بِکُمْ ژَکُن توٗم، شَلیٖ توٗم = میوا توٗم = پھلدار درخت = میوہ شَلاس توٗم۔

تیٖرتوٗم = جنگلی درخت، دا ژَکُن توٗم، ہُن کرےٖ غَشِلےٖ گنےٖ کارآمد بِڈَن، ہُن عِمارت کرےٖ دُسُڈکرےٖ گنےٖ ضروری بیٖ۔ ژَکُن توٗم ڈےٖ مُسَقُوٗکرےٖ میٖئی بِئیٖن = مائبیٖن۔

ژَکُن توٗم کی وہ نرم ونازک اور تازہ ہَرے پتّوں والی شاخیں جو درختوں سے کاٹ کر یا توڑ کر بھیڑ بکریوں کے سامنے ڈالی جاتی ہیں، جن کے پتّوں اور نرم کونپلوں کو بھیڑ بکریاں شوق سے کھاتی ہیں، اِس کے علاوہ آبادی کے تمام درختوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پَت جھڑ کے موسم میں جب سارے درختوں کے پتےّ گر جاتے ہیں تو اُن کو ہُموٗل کے نام سے جمع کرتے ہیں، تاکہ برف باری کے دنوں میں یہ ہُموٗل یعنی سوکھے پتےّ بھیڑ بکریوں کی خوراک میں شامل ہوں۔

شعر: اُنےٖ بَسِیٖولوٗ میوہ شیٖک بیٖ، تُھم بَسیٖگُ لوٗ تِل ہُموٗل

ما بَسِیٖولوٗ تِل پَھموٗل بیٖ، تُھم بَسیٖگُ لوٗ تِل ہُموٗل

ترجمہ: تمہارا باغ پُر از میوہ ہے، اور دوسرے باغوں میں پتےّ ہی پتےّ ہیں۔

۳۱ جولائی ۲۰۰۳ء

تیڑتوم: دَغیکوؚ دا چِلیکوؚ = موٹے اور چھوٹے: تیڑتوم

مِی ایٔلرِٖ اُیون ڈُم دَغَنَم دا تھانُم تیڑتوم گل بِلاٗ (واحد)، گلجؤک (جمع)۔ یَر زمانا سِسےؚ گل سُجوؚ (مُقدّس) بِلاٗ سیٔبَم، اِترِٖ وجاٗ ڈُم گابی = گای بلیٔسےؚ اِسم گلوؚ دا دَسِن موؚ اِسم گلیٖ اوشَم، جا اَوٗےٖ ایٔپیٖ موؚ اِسم گل بیٖ بیٖ بِلُم۔

سارو گل (گل کا عمدہ درخت) بُم یا بَغُم ہُنےٖ گنےٖ بُٹ شُواٗ، گلےٖ غَشِلےٖ تعریف بِلاٗ، جا اَسکیٖ بِلاٗ گلےٖ غَشِلےٖ گریٖ ایٔچم = مجھے یاد ہے شام کی تاریکی میں روشنی کے لئے ذرا ذرا سی گل کی لکڑی جلایا کرتے تھے۔ ''ہونزا میں آگ اور روشنی کی کہانی'' کون لکھے گا؟ بیٖ گل، مَخاٗ گل، تِک گلجؤک بُٹ چھٹ برائے نام بِذن۔ گلےٖ بَٹ (گوند) غِیٖ بَٹ بِلاٗ، یَرچوَر بُونزوؚ کُیوچ ٹِےٖ، اِسکیٖ اَلتر بِیچک بِذم وقتُ لو گلےٖ غیٖ بَکرِٖ بَپ کرےٖ بِلُم، مِی اَپ کُٹِےٖ ننا نادر شاہ بُٹ بُشیار بَمُ اِترِٖ جار اسم یر بونزوؚ کُیوچ = رعیّت پر ساٹھ قسم کا خراج تھا۔ جرِٖ اَتھیروؚ = اَبیروؚ بَیَم، معلوماتِٖ گنےٖ فہرست یاد ایٔتس اَمُلُم! گل ڈُم اِچولوؚ دِندِس بِلاٗ، دِندِسےٖ تَھپِٖ گنےٖ ھُلتَک کرےٖ جَقَرِشوؚ میٔبیٔن۔ دا دِندِسرِٖ وَٹِےٖ پُھرکُس ایٔچان۔

اَچِسرِٖ دِندِسرِٖ کِھیٖ شیٔمیٖ کرےٖ اِیَرچبیٖ بُوئیٔلترڈِےٖ شَک ایٔچای۔ مگر دَتُوؚ (خزان) شُروع مَنَمَر دِندِسرِٖ کِھیٖ کَرےٖ بِجاي (دِندِس کا پھل) بؤئیٔسرِٖ شِس اوماأبیٔن، یر زمانولوؚ تھموؚ تھاک لوؚ گلےٖ غِیٖ بَٹ ڈِےٖ گریٖ ایٔچم اِترِٖ ڈُم غیٖ بَکرِٖ بَپ بِلُم۔

بوسٹن امریکہ، ۵ اگست ۲۰۰۳ء

التوؚ اَلتروَلتوؚ

دُغاٗرُسَس

سوال نمبرا: قرآنِ شریف اَمِن پَیغمبَر دُسوٓکِلاٗ؟ اَمِت مُلکُ لوٓ؟ اَمِت باشُ لوٓ نازِل مَنلاٗ؟

جواب: قرآنِ پاک حضرتِ محمّد صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّمؔ دُسوٓکِلاٗ، عِربےٖ مُلکُ لوٓ، دا عَربیٖ باشُ لوٓ نازِل مَنلاٗ۔

سوال نمبر۲: قرآن ہِک نلاٗ سوٓکِلُماٗ، بے کَھتاٗ کَھتاٗ؟ اگر کَھتاٗ کَھتاٗ سوٓکِلاٗ کرےٖ ہوٗ بیرُمَن مُدّتُ لوٓ نازِل مَنِلاٗ؟

جواب: قرآنِ مجید نلاٗ کرےٖ نلاٗ اتُسکِلاٗ، بلکہ کَھتاٗ کَھتاٗ سوٓکِلاٗ، قرآنِ پاک ٹوٓک نازِل مَنِسُ خا التَر اِسکیٖ دین نیٖ بِلُم (نِیَبلُم)۔

سوال نمبر۳: خدائےٖ اَمِن فرِشتاٗ کا سُملوٓ پیغمبَر قرآنےٖ آیَتکُ دوشَم؟ فِرشتاٗ اِڈمے کا غیئےچماٗ، بے اقیئےچَم؟

جواب: خدائےٖ جبرائِیل فِرشتاٗ کا پاک پیغمبَر آیَتکُ دوشَم، جبرائِیل روحانیٖ باٗی، اِترےٖ وجاٗڈُم بُٹپاٗ وَقتُ لوٓاقیئےچَم، فقط التوٓ ہیشیٖ غنُوَم۔

سوال نمبر ۴: قرآنِ شریف کرےٖ کا مشہور آسمانی کتاپِچکُ بیرُم بِڈَن؟ دا ایکرےٖ ایکِچکُ بیَسَن بِڈَن؟

جواب: مشہور آسمانیٖ کِتاپِچکُ ولتوٓ بِڈَن، تورات، زبور، انجیل، قرآن۔

سوال نمبر ۵: قرآنےٖ سُورَکُ بیرُم بِڈَن؟ پارَکُ بیرُم بِڈَن؟قرآن

کریمُ لۆ بسم اللہ بیرُم ہیشیٔ دی بِلاؔ؟

جواب: قرآنِ پاکرے سُورَڅ ہِک تھاؔکرے تُرماؔ ولتۆ بِڈَن، پارَڅ اَلتَرتورُمۆ بڈَن، دابِسم اللہ ہِک تھاؔکرے تُرماؔ وَلتیٔ ہیشیٔ دی بلاؔ۔

سوال نمبر۶: قرآنرے سورَڅ اَیون بَبَرچُکو بِڈناؔ،یے کِھیرُمَن غُسیکۆ کِھیرُمَن کُھٹۆیکۆ بِڈَن؟

جواب: پاک قرآنرے سورَڅ بَبَرچُکۆ اپیٔ، بلکہ کِیھرُمَن غُسَیکۆ دا کِیھرُمَن کُھٹۆیکۆ بِڈَن۔

سوال نمبر۷: حضرتِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّمرے وحی گِرمِنَسرے گنرے بیرُمَن اصحابر حُکم اِیَتَم؟

جواب:وحی گِرمِنَسَر حضورؐ یکل ڎُم التوالَتَر صحابتِڅ مُقرّر بَم۔

سوال نمبر۸: اُیون ڎم یَرکَماس اَمِت وحی نازِل مَنیٔ میٔ؟

جواب: یَرکَماسُم وحی سُورَۃ عَلَقرے آیاؔ ا ڎُم ۵ خابِلاؔ۔

سوال نمبر۹: پاک قرآنرے آخریٔ وحی اَمِت بِلاؔ؟

جواب: قرآنرے آخریٔ وحی: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ........ (المائدہ:۳)۔

سوال نمبر۱۰: قرآنِ مجید لۆ اُیون ڎُم غُسَنُم سُورہ اَمِت بِلاؔ؟

جواب: سورَۃ بقرہ اُیون ڎم غُسَنُم بِلاؔ۔

سوال نمبر۱۱: اُیون ڎُم کُھٹ سورہ اَمِت بِلاؔ؟

جواب: اُیون ڎُم کُھٹ سُورَۃ کوثر بِلاؔ۔

سوال نمبر۱۲: چار قُل اَمِک سُورمِڅ بِڈَن؟

جواب: سورۂ کافرون، سورۂ اِخلاص، سُورۂ فلق، دا سورۂ ناس۔

سوال نمبر۱۳ : قرآنُ لوٗ بیرُم پیغمبرتِکڅرے چَغاَ بِلاٗ؟

جواب: اَلتَر ہُندوٗ (۲۵) پیغمبرانرے چَغاَ بِلاٗ: آدمؑ، نُوحؑ، ادریسؑ، اِبـراھیمؑ، اسماعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، لوطؑ، ہودؑ، صالحؑ، شـعَیبؑ، موسیٰؑ ھارونؑ، داؤدؑ، سـلیمانؑ، ایّوبؑ، ذوالـکفلؑ، یُونسؑ، الیاسؑ، الیسعؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ، محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

سوال نمبر۱۴ : غارِ حِرا (حِرا کور) امُ لوٗ بیٗ؟

جواب: مَکّا شمال یَکَل کُوہِ نُورَ ٹرے بیٗ۔

سوال نمبر۱۵ : سورۂ فاتحاَ بیرُم آیَتِکڅ بِڈَن؟

جواب: تَھلوٗ آیَتِکڅ بَڈَن۔

سوال نمبر۱۶ : اُمّ الکتاب اَمِت سُورار سیئبان؟

جواب: سورۂ فاتحار اُمّ الکتاب سیئبان۔

سوال نمبر۱۷ : قرآنِ کریمے بیرُم منزِلکڅ بِڈَن؟

جواب: تَھلوٗ مَنزِلکڅ بِڈا؟

سوال نمبر۱۸ : قرآنِ مجیدُ لوٗ کُل تِلاوترے سَجدَکڅ بیرُمَن بِڈَن؟

جواب: تُرماَوَلتوٗ بِڈَن، ہَنرے باراَولوٗ اختلاف بِلاٗ، اگر ایٓت کرے شامل ایٓتَن کرے ۱۵ میئی بِڈَن۔

سوال نمبر۱۹ : پارار عربی لوٗ (عَرَبیوٗ) بیٔسَن سیئبان؟

جواب: پارار عَرَبیوٗلوٗ جُزء سیئبان۔

اَلتوٗ اَلترتَھلوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

سوال نمبر۲۰ : رُبع بیٔسنَر سیٔئبان؟

جواب: ربع پارا ولتِلُم حِصّار سیٔئبان۔

۱۹۸۵/۳/۳۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اِسلامی الفاظ

السّلام علیکُم	مَمَٹر سلامتیِ مَنِس!
وَعلیکُمُ السّلام	دا مَمَٹر کرِے سلامتیِ مَنِس!
جَزاکَ الله!	خدائِے گمِس گچھِس!
اِنْ شاءَ اللهُ تعالیٰ	خدا رَی ایِتیِ کرِے
لااِلٰہ الاّالله	حَقرِے دَمَن ڈُم تُہم خدان اَپاَی
محمّدٌ رسولُ الله	محمّد خدائِے دیرُم باَی
اللهُ اکبر	خُدا اُیو نکُکو مر تبکَ اُیون ڈم
	اَ بُٹ اُیم باَی
یَرحَمُکَ الله	خدائِے اُنر رَحمت ایِتِس!
علیه السّلام	اِنَ ٹَر سلام مَنِس!
اللّٰھمّ	یا الله! یاخُدا! تَھانُم دمان!
اِغْفِرْلِی	آر (جار) بقِسِس اِے!
یٰاَیُّھاالذِیْنَ اٰمَنُوا	لیِی اِیمان دُسُم سِیس!
اِیمَان	اَیمان، باور، بَثِک
یٰاَیُّھاالرَّسُوْلُ	وا (سُمُولو) پیغمبارؔ!
کَافِرُون	کافرتِکَ، کافِرشو، مُرکیِل سِس
مُتّقِین	پرہیز گارِشو، خدا ڈُم اَر اُمَنشو

اَلتو اَلتر ہنچو

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تَوَّابِیْن	توبہ ایَتشو
عابِدین	عبادت ایَتشو
اللہ	اللہ، معبود، خداوند تعالیٰ، دَمَن
قُلْ	اُن سیَن، اُن اوَسو
الحمدُ للہ	تعریفِکْ اُیون خدارِبڈن، خدار شکرو مَنِش، خداوندےِ عِنایت بِلاَ) اللہ برکتکِش ایَکرےِ کا شروع ایَچبا
سُبحَانَ اللہ	خدا پاک بأی
المؤمنین والمؤمنات	مومنین دا مومنات، ایمانےِ ہِرسِس کرےِ ایمانےِ سِلاَڑیو، مومِندَرو ہِری دا مومِندرو گشِکنڈ)
اَولیاء اللہ	خدائےِ شُگلوتِک، خدائے دوست شو، خدائےِ مُکھورِوتِک

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اِسلامی الفاظ

عبادت	بندگیؔ، غلامیؔ
اِیَلِکنَس، ڈوَنیِی	اوَسٔ خا ایَتَس
اُیَٹِس خا ایَتَس	معرفت، خُدا شِناسیؔ
خُدا ئیَنَس	خُدا
دیدار	تجلّی
مشاہدہ	ئیڈَس
نُور، سَکٔ، سَکٔکُسٔ	پردہ
ذکر	ہیَرسٔ
عاجزیؔ	سَجدہ،سُجدہ
سُجود، مَسجود	دُعا، مُناجات، گِریاؔ
زاریؔ	اشتیار
اشاَتوَ بَندہ	جرےؔ غَرِپس
جرےؔ ناچار	جرےؔ اُنرےؔ ہِکُڈُم ہُک
جرےؔ اُنے کلب (ہُک)	جرےؔ اُنرےؔ سَگ(ہُک)
اگر ”فنا فی المُرشد“	حق بِلاؔ کرےؔ کَلبِ علیؔ دا سَگِ علیؔ
	جُوَنجُوَکوَ اُئکِچکٔ بُٹ شُواَ بِڈَن
عقیدہ	بُٹ شُواَ

اَلتوَ اَلترتُرماَ ہن

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

دینیؑ محبّت

ذِکرِ کثیر

خدا یات اۓ

خدا سیٔن

خدار قَواۓ

خدا مدت گار باٰی

جیّۓ بَریٔس ڎُم کرۓ اِسیٔر باٰی

یاترۓ چِرَق ائیٔستاؑ

خداوندِ قدّوسۓ ذاتَر شُکروٗ

مَنِسٔ

خدا گوٗس سَکٔ گوتِسٔ

بُٹ دلتَس بِلاؑ

اُیُم دولت بِلاؑ

خدا تِل اکول

خدا ئین

خدا حاضر و ناظر باٰی

اِن مَتَھن اَپاٰی

پاک دَمَن گوسُ لوٗ باٰی

ہَمیشاؑ نیٔسپَل او برۓ کرۓ گوٗس

ڈُٹَکٔ میٔئمیؑ

دَمنۓ اُیونۓ اوٗس سَکٔ اوتِسٔ آمین!

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اَلتوؤ اَلترتُرماً التوؤ

تشبیہات

آسمان جُوَن تَھانُم	اَسقُرِ کُڑے بَسیٔ جُوَن گِہُموٗ
بَستَو جُوَن اُیَم	اُٹ جُوَن تِمیٹش کِسٹ
بُواٗ جُوَن اَکھیٹنَس	زَکُن جُوَن نادان
یَٹَل جُوَن ہَنڈُم	گِریٔ جُوَن سُجوٗکُم
توٗل جُوَن گٹ گَنس	جُکُغوٗ جُوَن کَچار کِسٹ
بَرچ (بَرق) جُوَن تیز	بَکِنخ جُوَن ہِرُم
جُتَر دیٹلُم مَنخ جُوَن پھَٹ	چَھاٗبَرے بوٗ جُوَن بُٹ
چَھسٹرے غُنوٗ جُوَن بُٹ	شَبَرَن جُوَن شوٗقُم
گِریٹتوٗ دُوٗ جُوَن ہُمَلکُم	چِترَس جُوَن گلگیٔ ہُمَلکُم
کَھرُو جُوَن تَھلا	غُرقُن جُوَن ہِل ایٔیَرُم
الف/الپ جُوَن سٹَق ہَن	سَروٗ جُوَن اِڈم دُہَنُم
چِھسٹ جُوَن مضبوط	جَکُگل جُوَن ہُرگس
تَھانُم توٗم جُوَن غَناس	مَتُم توٗل جُوَن کَچار کِسٹ
سٹقَرِشوٗ جُوَن دِقاٗیٔ	کھوٗیوٗ جُوَن بَلگیوٗ
تَرَقوٗ جُوَن بیکار	چُھموٗ جُوَن ہَلال
خُوک جُوَن حَرام	نَروٗ جُوَن پُھقتاٗ
دُخوٗقُم تِھرتُم جُوَن چقوٹیٔ	دَنٹُم غاٗ جُوَن ہِنُمَن

اَلتوٗ اَلترتُرماٗ اُسکوٗ

بُک جُوَن بِنمَن

بُواٗ جُوَن لَسٗوٗ

غاٗقلیٗ/غَقلیٗ جُوَن چُپ نرِٗ

پُپوٗ جُوَن بَدبُوٗ

ٹِیروٗ جُوَن چوٗرِدِموٗ دَئیَّس

چِرپُپُسٗ (چِپُپُسٗ) جُوَن ڈوٗماٗ ڈوٗم اِلتَس

بُوہوٗ جُوَن اَتشیٗ اِمَنس

پَھرِسٗ جُوَن تَھتنرِٗ ایمَنَس

اُٹ جُوَن چوٗم گَنَس

گِہاس جُوَن بَلتانَس

لَغن جُوَن الاَلاٗ ایَتس

گِہوس جُوَن بِڈروٗ

غَچِر جُوَن مضبوط

بَلرِٗ جُوَن نَس گویَس

پَھلڈوٗ جُوَن بَلکِیَس

بِٹَن جُوَن دَلبَٹ بَریَنس

زُکُن جُوَن بَلداٗ سَروٗس

تِسٗ کرِٗ ہَرلت کا مَنُم جُوَن اِموسکِسٗ

پِھن جُوَن بے شَرُم

مُٹوٗک بُواٗ جُوَن بے اولاد

کھوٗن جُوَن سَبُرِٗ کَھسٗ مَناس

مَیوٗن جُوَن اِچھر اُیَم

گِپرِٗ گلیٗ جُوَن ہَکٗاٗرٹ

گوٗن ہولَلَس جُوَن ساٗ یارُم دَغَیس

گِہوٗرِٗ اِسک جُوَن دَغَیس

یاٗں جُوَن چاٗق مَیئمرِٗ گَچرَس

بیٗپیٗ جُوَن شَکٹ نرِٗ گَچرَس

شوٗن جُوَن ڈاٗپ مَناس

سَر جُوَن دَکِکِسٗ

زُکُن جُوَن اِلتمَلِکٹ غُسَیکوٗ

بَلدیٗن جُوَن چوٗکوٗ مَناس

تُبوٗقوٗ جُوَن بِرَقس

بُغر پِھن جُوَن پَرٹ اِمَنس

چِندر ہَر جُوَن چَل ایَتس

رُکُتُم ہَر جُوَن بیغَم

دُوٗ جُوَن اَچھراٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

شَدیٔ جُوَن اُلترِ مَناس
یاٰئکٹ جُوَن چوٗر چوٗر سِیَس
کِرضِن جُوَن جوٹ
بونرے چھسٗ جُوَن لکٹ ثق اوٗمَنس
سوریرے موٗس جُوَن اِموسکِسٗ
تَشپیٔ جُوَن تَلَسوٗ
مُوٗلوٗ جُوَن تِک یارے
چٹرِیس جُوَن گارڈَس
ژگٹا جُوَن دِخسَس
بُوا جُوَن گٹ گِیَس
میوٗنرے گلگیٔ جُوَن کَمزور
چِلُلم چُھموٗ جُوَن اَتُلجَیس
گس جُوَن سَخکٹ دَلتس
غیٖنِسٗ جُوَن عِزّتمَن
شُشوٗلِکسٗ جُوَن اَکرڈُم
ڈڈکٹ جُوَن پُھسٗ
سیٖل شیٖلم بُوا جُوَن اَشاآتوٗ
پُون جُوَن ایٖسٗ غنڈیٖر
توار جُوَن سِغسُم
جواہِرات جُوَن قیمَتی

ڈموٗ جُوَن بے جان
تَلرے کُنوٗلیٔ جُوَن اشاآتوٗ
تندُلیٔ موٗ لوٗق جُوَن میٖن
باآے یُوٗر جُوَن جَکگل
قَعرِچاہ جُوَن غُٹم
سیٖل جُوَن لَق
خُوک جُوَن دَغنُم
ہُنڈ جُوَن گارڈَس
ژوٗکُمَل جُوَن چِر مَناس
دَن جُوَن اِغرڈَس
شَرما ڈُم بُش جُوَن ثٹ اوٗمَنس
گشپُر جُوَن غِلتِریسوٗ
تھم جُوَن اُیم
قارون جُوَن غمیٖس
نَکر جُوَن غقیٖم
ڈڈکٹ پُھرکس جُوَن شوٗقم
گرُوٗکِموٗ بیٖلسرے چھپ جُوَن ترغاٹوٗ
بُپر جُوَن نرم
بِجلیٔ جُوَن سکٹ
مُک جُوَن گسٗ اکارڈُم

جَلّاد جُوَن بیرَحم	دَغُوٗ جُوَن خَرَٹس
چُھمَر جُوَن ڈُک	بِچِل اَسقُر جُوَن باردُم
یاٗبُوٗرے اِسُمَل جُوَن جَمبُلوٗس	یُوٗن جُوَن ژَپَک
ژَمرے جُوَن دوٗنغُرُم	دَوَٹُم ہُمَن جُوَن ثَمر دیٖلَس
پُھتاٗ شُتِرسٗ جُوَن دُپھَتَرُم	چِلُلوٗ اِیلُم جُوَن ہُروٗغوٗ ژُوَس
ڈُر مَنُم ہَلَنڈ جُوَن دَلتَس	ساٗ جُوَن سَک
شِنیٗ بالت جُوَن اساٗ	گَپ جُوَن ہَکاٗرَٹ
خَپ جُوَن دُوٗکِکنَس	مَلتَسٗ جُوَن دُوٗہَس
التُو کِیَنڈ جُوَن ہَنجُکوٗ	ڈِرو کُلُم مَغُن جُوَن ہِتانَر نِیَس
ڈُڈُرُلم بَیِ جُوَن دَغَیس	گِلیٗ ہُم یاٗئک جُوَن دَلبَٹ ژُوَس
تَرقُٹرے بِٹَن جُوَن دموٗقَس	ژَکُن توٗم جُوَن پَھانَس
سَوڈرے چِل ہِم جُوَن جَرے ایتَس	توٗلرے چِل مِنُم جُوَن لیٖل ائیتَس
بُشرے نَغرے چَپ ایتُم جُوَن گناہ چَپ ایتَس	مَموٗ ایتُم گِرکِس جُوَن خَخسٗ مَناس
تَنوٗسُلوٗ اِلتَنُم جُوَن اِواٗرَس	اِیرُم جُوَن ایٖنَس
سَرے ایکِمک جُوَن زمین دِش دِشلوٗ مناس	مُردہ کور جُوَن ہا نظام اوٗمَنس
مِنَسُ لُم جَٹکُس جُوَن چالاک	بوٗرے ٹوٗق جُوَن اگاہوٗ
سَمَندَر جُوَن ڈِر اکارڈَس (اِتمَنس)	سَورے گشک جُوَن ناممکِن

اَلتوٗ اَلتَرتُرماٗ مِشِندوٗ

غُسکیَ جُوَن ہِلِلُم	گشک جُوَن غُسَنُم
مُرمُوۤ جُوَن جَچَرُم	چھِسؔ جُوَن زُرُپ اوتَس
بِلَس جُوَن اوۤغَم	ڞِنےَ مَموۤ جُوَن اتوغُرکَس
اُلجِنےَ گریَ جُوَن اوۤیَرُم	غَموۤےَ قَنخ جُوَن چھغُرُم
ہُک گِنڈاۤورہ گٹ جُوَن ہَغاۤرٹ	سرےَ بَٹ جُوَن پُھوۤپُھوۤس نِیَس
سُوۤلَمےَ گشک جُوَن ڈُکش	مَلمَل جُوَن گِلِگنُم
ہَر جُوَن غُٹُم	دُمانیَ جُوَن تَھانُم
غُواۤ جُوَن ڈُٹَکش	حمام جُوَن گرُرُم
ہَغُذ جُوَن ڈوۤم	ایِٔسؔ گلُم ہَغُر جُوَن غَنڈیِٔر
ہا ڈکوۤ جُوَن چُوۤم گنَس	غَربیٔل کرےَ یَنڈُر جُوَن یوۤم
ہَلچُم کرےَ بُلچُم جُوَن ہَنجُکوۤ	غریبِ ہَر کرےَ باردُم ہَر جُوَن بَبَر

نوٹ: یہ پرچے بُنیاد ہیں، تا کہ اپنی زبان میں کتابیں اور خط وکتابت ہو، اس وقت یہ زبان بُہت ترقّی کرے گی۔

نوٹ: آپ دن رات محنت کریں، ہم یہاں بے حد محنت کرتے ہیں، آپ کو ضرور اندازہ ہوگا کہ ہم زیادہ کام رات کو کرتے ہیں۔

اَلتوۤ اَلتَرتُرماۤ تَھلوۤ

نظم نما ترجمۂ الفاظ (۱)

چیونٹی = کھوِن، غلام = ڈوِن، اندھا = شوِن، صُبح = گوِن، ہالہ = اگوِن، دودھ = مَموُ، برف = غَموُ، پیاز = غشوُ، لونگ = زُرُوُ، نرسل = پُھرُو، انار = بِچِل، لکڑی = غَشِل، پانی = ہِل، ایسا = دَکِھل، بھاری = ہوامِ، گیلا = ہَغُم، بڑا = ایُم، مہین (باریک) = زُپُم، سفید = بُرُم، گہرا = غُتُم، صحرا = دَس، دُعا = نَفس، پرندہ = بَلَس، بھیڑ = اَچَس، کاغذ = غَقَس، ٹھیک = گَرَس، گھوڑا = ہَغُر، بید = مُجُر، پٹی = تُتُو، بال = بُر، چُھری = ڤُر، سینگ = تُر۔

مشکا = بگیِ، فصل = پھلیِ، جُل = گلیِ، تھانُم = تلیِ، بھوج پَتر = ہَلیِ، چھاج = ہَرَنخ، تیشہ = منخ، تکلہ = گنخ، باز = گسَنخ، تُوت = بَرنخ، تلوار = غتینخ، چوٹی = اِتَھن، دامَن = لَمَن، مالِک = دَمن۔

بڑھ = غتَن، سیدھا = ہَن، ٹوکرا = گِرَن، پامال = پَھمَن، لومڑی = ہَل، ڈھیر = ہَل، دانہ = پَھل، سایہ = یَل، کبوتر = تَل، جھگڑا = چَل، پڑوسی = ہَمَل، کھاٹ = کَھٹ، کھال = بَٹ، چھلکا = وَٹ = ٹھہرجا = ڈَٹ، گُند = پَھٹ، نظرہ = گگٹ، باجرہ = بَیِ، موٹا = دَیِ، ہُک = کَھیِ، گٹھلی = تُمیِ، تلخ = غَقیِ۔

بوسٹن امریکہ

۲۲ جون ۲۰۰۳ء

التوُ اَلترتُرماَ اَلتمبوُ

نظم نُما ترجمہ الفاظ (۲)

قدیم مرادانہ رقص گاہ = جَتَق، بندوق= تُمَق، شَبَقَق = عورت کے گندھے ہوئے بال۔

تیراندازی = ضَپ، بُوری = قَپ، گوشت = چَھپ، رات =تَھپ، پری = برائے = برائی، کوچ = ہُچَائی، سرزنش =ہَکَائی، گدا = گدائی، جنّات = پھتُو، جُوں =کَھرُو، بھیڑ= لُوخُلُو، شروع = شُرُو، بیل= ہَر، خرگوش = سَر، سنتری SENTRY = ذَر، طُومار = طُمَر، کچّا پھل = جَچُو، پاپوش = ہُچُو، خلوَت = خِتُو = گرم چیز = پِچُو، مانوس =ہیَس ، انجان = اکھیَس، پودا = مِیَس، قَسَم = تِیَس، دامنِ کوہ = اِندِل، کوئلہ= ہَنجِل، اخروٹ کا بیرونی چھلکا = چھنجِل، ہلدی = ہَلشِی، آرا = ہرشِی، ہل کا دستہ = مُشِ، اِتّفاق = سُوشِی، دُوربِین = دُربِن، خورجین =خُرجِن، اژدھا = ہرِگِن، چھوٹا مُشک = گِرگِن۔

نگینہ = لِیَس، خوب رقص = بیَس، توشہ دان= مِیَس، ایک قسم کا کھاد= گیَس۔

نوٹ: آپ تحقیق کریں گیَس کا اردو یا انگریزی نام؟

چمڑا= گپ، بالا خانہ کا گودام=ڈَپ، باج=بَپ، فصل پھل وغیرہ=اَدَپ۔

بوسٹن امریکہ

۲۲ جون ۲۰۰۳ء

اَلتو اَلتر تُرماَ ہُنچو

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۳)

تودۂ برف = شیٔل، سُوئی = سیٔل، تیل = دیٔل، خمر (شراب) = میٔل۔

کِتاب = کِتاپ، گُلاب = غُلاپ، کباب = کباپ، عذاب = عذاپ۔

دفینہ = بِر کِسؔ، جِنّ و پری کا آسیب = گِر گِسؔ، نرمی کا سلوک = خِسؔ۔

ہوا = تِسؔ، دَم = سانس = ہِسؔ، جَڑ = ہِجرِسؔ، مُرغابی = پَھرِسؔ۔

کَتَل = گٹِسؔ، لکڑی کا قدیمی بیلچہ = ہَرِسؔ، بات کرنا = غَرِسؔ۔

اُجرت = گمِسؔ، اُس کی اُنگلی = ایمِسؔ، توشہ دان = گین کِسؔ = گیکِشؔ۔

سونا = غینِسؔ، رانی = غینِسؔ، جِنّ پری کی جگہ = کِھسؔ کِھسؔ۔

کسی کی اپنی زمین = کِسؔ یا کِھسؔ، پہاڑ = چِھسؔ، سیڑھی = چِھسؔ۔

آبپاشی کے لیے پانی کی قلّت = غُلِسؔ، بلغم = خرِسؔ۔

اخروٹ کی وہ قسم جس سے تم سالم مغز نہیں نکال سکتے، وہ چھنجِسؔ تلیِ = کَفَنچیِ تِلیِ ہے اور جو گائے صرف یک طرفہ تھن سے دودھ دیتی ہے وہ چھنجِسؔ گائے کہلاتی ہے کبھی کوئی بھیڑ بکری بھی چھنجِسؔ ہوتی ہے۔

یوسٹن امریکہ

۲۳ جون ۲۰۰۳ء

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۴)

اَنگڑائی = کھاي، کھیرا = لاي، بُنیاد = اِناي، کپڑے کا ٹکڑا = گگاي پَیروں کے زور سے بھاری پتھر کو ہٹانا = پَـداي، گلیشیر (تودۂ برف) یا زمین میں بڑا شِگاف = بسآي = باخ قدیم زبان میں خاندان = ہـرآي، موجودہ زبان میں مویشی خانہ = ہرآي نیز تیِر میں چوپانوں کا چھوٹا سا گھر = ہراي، قائم رہ = دِیاي، کِھیس گرم کردہ = کِلاي۔

نوٹ: ہونزا وغیرہ میں لوگوں کی مِلکیت کی زمین دو قسم کی ہے: "ایک گاؤں = اِچت کی زمین ہے، جو اِس وقت محدود ہو چکی ہے، دوسری زمین تیِر = یا یلاق میں ہے یعنی کسی وادی میں ہے جہاں بڑی وسیع قدرتی چراگاہیں بھی ہیں اور جنگلی درخت بھی، اور بعض میں جَو وغیرہ کی کاشت بھی ہوتی تھی مگر محدود۔ الغرض لفظی لحاظ سے تیِر اور اِچت آمنے سامنے یعنی ضد ہیں۔

اصلی ترکی میں یـازلیق = یـایـلیق = ییـلق، آخری تلفظ ص ۱۴۷۲ فیروز اللّغات میں دیکھیں۔ بکری کا بچہ پیدا ہونے پر تین دن گاڑھا دودھ نکلتا ہے، بُروشسکی میں غآ مَموٗ = غآ ماموٗ کہتے ہے، اس کو دیگ میں گرم کرتے ہیں تو کِلاي بن جاتا ہے۔

بوسٹن امریکہ

۲۳ جون ۲۰۰۳ء

نظم نُما ترجمہ الفاظ (۵)

خر = گدھا = ژُکُن، گاجر = غسٹن ، تھیلی = تھیلا = بُتُن، درخت کا تنا = گمُن، چٹان = بُن، تُند = تُن، عمارتی لکڑی = ہُن، انگور کی بیل = شُن، سخت مزاج = اَرُن، کُہنی = سُسُن (اِسُسُن)، غُل (عربی) = غُن، تُند خوئی (فارسی) = تُن خُوی بَپوٗ پُھت = یہ لوگ زمانۂ قدیم میں خواہ مخواہ ڈر کر ایسا کہا کرتے تھے۔ اگر کہیں پری ہونے کا گمان ہوتو کہتے تھے: مَمَن بوٗ : یہاں ایک ماں ہے۔ مرغِ ہُما کو اِحتراماً بَپوٗ خَلک کہتے ہیں، اگر کسی شخص پر ہُما کا سایہ پڑ گیا تو اُس کو نیک شگون سمجھتے تھے۔

بوسٹن امریکہ

۲۴ جون ۲۰۰۳ء

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (٦)

لوہار کا ایک بڑا چمٹا = شَرناآیِ، پتھریلی زمین = چپآیِ، صُلح کر = دُمایِ، پُپیال = پُیایِ، گاؤں کا = کھنایِ، چُشایِ (بوٹو) = وزیر چُو سنگھ کا بیٹا بوٹو، حجآیِ غرِیب = حُجی کا بیٹا غریب، غُلوایِ = غُلو کی اولاد، بکآیِ اَشدر = بکُڈے اَشدَر۔

مذکورِ بالا ناموں میں یعنی آخری دو سطر میں ایِ کا لاحقہ اِبنیت = فرزندی کو ظاہر کرتا ہے، لہٰذا شاید یہ لاحقۂ نسبتی ہے۔

پہلا طریقہ: بکُڈے اَشدر، حَجیِ کُڈے مانو، دوسرا طریقہ: بکآیِ اَشدَر، حجآیِ مانو، ان دونوں طریقوں میں سے دوسرا طریقہ اختیار کرتے تھے حالانکہ دونوں میں ایک ہی بات ہے۔

بوسٹن امریکہ

۲۵ جون ۲۰۰۳ء

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۷)

اَنگڑائی = کھایِ، کَھیرا = لایِ، بُنیاد = اِنایِ، کپڑے کا ٹکڑا = گگایِ،
پَیروں کے زور سے بھاری پتّھر کو ہٹانا = پَدایِ۔
گلیشیَر یا زمین میں بڑا اشگاف = بآشْ = بآیِ۔

قدیم زبان میں ھرایِ خاندان کو کہتے تھے، جیسے دِرَم ہرایِ، سفرہرایِ، ھل کا بچا
ہُوا کھانا = شرایِ، لوہار کا بڑا اِچمٹا = شَرنآیِ، پتھریلی زمین = چَپآیِ، صُلح
کر = دُمایِ، قائم رہ = دِیایِ، پُنیال = پُیایِ، چُشایِ (ایک خاندان)،
درختِ دِندِش کا پَھل = بِجآیِ (نا قابلِ خوردنی)۔

نوٹ: بآشْ کا اِسمِ مُصَغّر بِیَشْ ہے، بیَشے ایلَٹُم پَھر اِمَنِمی = موت کے منہ
سے بچ گیا۔

ہیوسٹن امریکہ

۲۶ جون ۲۰۰۳ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science knowledge for a united humanity

نظم نُما ترجمہ الفاظ (۸)

گھی=مکھن=مَسکاؔ=مَلتَسؔ=مَسکاؔ، ہزار پا=کنکھجورا=کَلتَسؔ، پُل = بَسؔ، چاٹ=لَسؔ، قیمت = گَسؔ، ختم=پھسؔ، لائق = قابل=یَسؔ، مِٹنا=خَسؔ، ٹیڑھا=وَسؔ، اس کی گردن=ایَسؔ، درویش=دربیسؔ، مِلاوٹ=جرمَسؔ، بیمار کا پرہیز نہ ہونا=جرمَسؔ، حرکت = کَھسؔ، کَھچاوَ=کَھچاوٹ=جَسؔ= جآسؔ، افسوس=اَکَسؔ، ڈاڑھ=وَسؔ (اَوَسؔ)، کَھوَسؔ = کھال کا قدیمی بیگ، نَم=نمی = ہُسؔ، پُھسؔ=اخروٹ وغیرہ جو مغز سے خالی ہو، خالی=خُسؔ، سرگوشی=کُھسؔ کُھسؔ، زُکام=خُرڈمُسؔ، سَزا=ہُسؔ، اُس کا کیا ذمہ؟ = بیرے یُوَرُسؔ، پُشت کو گھاس وغیرہ کے بوجھ کی خراش سے بچانے کو کوئی عام کپڑا=اِوَلتَسؔ۔

خوب=خوبصورت=دَلتَس، ژُو اُپھلتَس=خوبانی کو گٹھلی سے الگ کرنا، محو=ہَس۔

یوسٹن امریکہ

۲۶ جون ۲۰۰۳ء

اِسکیٔ اَلتَر جُندو

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۹)

روشن=روشنی=سَکٹ=سَکٹ کُس، تاریک=تاریکی=ڈُڈَکٹ=ڈُڈَکٹ کُس،

گوند=بَکٹ، کُھلا=پھَٹَکٹ، رَنگ=رَکٹ۔

لگام=تبَکٹ، چوگھٹ=ہَرگٹ، جنگ=جَکٹ=چَل۔

چراغان=گریٹکٹ، باغات=بَسیٹکٹ، کیاریاں=شَنیٹکٹ۔

دیواریں= بَلیٹکٹ، خیمے =گوٗتیٹکٹ، کپڑے =گٹوٗکٹ، پھول=اَسقُرِکٹ،

سُنبل= سَمبُلِکٹ، گلِ بنفشہ =لِلیومِکٹ، پنکھڑیاں= اَشپُریَکٹ،

یال =ایشپُرکٹ، سینگ = تُر = تُرَکٹ، لوبیا = رَبوٗکٹ،

حِنا (مہندی)= سَروٗکٹ، گَسُم=گَسُمبہ= پوٗکٹ۔

یوسٹن امریکہ

۲۶ جون ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
knowledge for a united humanity

یہ آپ کے لیے استاد کا خط = مکتوب ہے

ہَر غرِیپِنَر اُنِے گرِین ایَمشا نالےِ دمَان! (یعنی ہر غریب کو تو ہی عطا کرتا ہے)۔

ہَر ناچارَن ڈےِ اُن نِرےِ گمأیبا نالےِ دَمان!

ہَر رُگوٹُوَن اُنِے وَرڈیچا نالےِ آسمانیِ طبیب!

ہَر بیمارَن اُنِے وَرڈیچا نالےِ روحانیِ طبیب!

ہَر بیأیِے مِلیِ اُن لےِ بیِ نالےِ می تھانُم دا شَتِلوٗ پادشا!

اُن بُٹ سَسَا بانا! کَلاً بُٹ سَسَا! میِ اُنِے بارگا = بارگاہ ڈُم قُربان= خُربان

ہَر مُشکِلےِ مُشکِل کُشا اُن، ہَر حاجَتےِ حاجَت رَوا اُن!

ہَر دَردےِ گنےِ دوا اُن، می گنےِ خلیفۂ خدا اُن!

میِ تِل اَشاَتوٗ سِس بان مِریگ ڈےِ دُوَن!

سِس مِڈِیِ غسِچان مِریگ ڈےِ دُوَن! میِ غَرپشوٗ بان مِرین ڈےِ دُوَن۔

نوٹ: اسی نمونے پر بالکل عام اور بہت سادہ شاعری کریں اجازت اور دعا ہے انشاء اللہ مولائے مہربان آپ کی مدد کرے گا آپ ہمارے عالمِ شخصی میں ہیں۔ میں جان و دل سے آپ سب کے حق میں دعائیں کرتا ہوں آمین! مجھے آپ سب کی عالی ہمتی کی رپورٹ آتی رہتی ہے۔

خطِ تو آمد آن گونہ فَرح گشت مرا
چُنانکہ قطرۂ باران ببرگِ خشک رسید

ہوسٹن امریکہ
ہفتہ، ۲۰ دسمبر ۲۰۰۳ء

اِسکیِ اَلتَر تَھلوٗ

سَلامٌ عَلیکُمْ!

کھوگن، اَلیگن (ہونزآ، نگر) اُیونرے مَسلُجان بُٹ شوقرے کا چماٹ ایئِن ناجاشَہِیوٗ (میرے شاہینو!) یَرز مانو لوٗ ہَغرٹے بُلان ڈوٗک نے ہِرکُس کرے بادُری اِچاٰیَبم، مُوٗ ایئِت زمانہ نِمیٔ، مُوٗ قَلَمے ہَغر ٹوٗک دُنیاترے شوٗقم میدانُ لوٗ مَقمیسِکْ (مہمیزک) ایئِتن کرے سِسرے بی یَی نرے، شَبَش نالے سیئماٰن۔

اَماٰ (اَمہ) خُدا ڈُم بیئشَل کُلیٔ تِل اَمالِن نا! اِن بُٹ بَخشونوٗ دا کَلاٰ نرے اِمَنس بَی۔

دِیوانِ نصیری ۱۹۴۰ء ڈُم اَکھوٗل ڈِرخا دا ہمیشا گنرے بُرُوٗشوٗ باسرے وِرثاٰ بِلاٰ، لہٰذا ایئتُلم لفظِکْ اُیون لُغاتُ لوٗ شامِل اِیْتن، مگر مُصنفِرے عقیدہ شامِل بِرے، جا بُرُوٗشَسکیٔ کُتُب ڈُم لفظِکْ اُیون تھوٗش لُغاترے گنرے وَقف بِڈَن۔

بَر بِلاٰ: "ہُنَر پادشاہ" ماٰ گوٗترے ہُنَر ہیئِن ناٰ، دا کرے دا کرے موقع میاٰ چُمَن۔ ساٹیٔ کُھولتوٗ ترقیٔ یافتاٰ سِسرے تُھمِکْ باسِکْ ٹرے ریسرچ ایئچان اُوَر کلاٰ بُٹ مزاٰ ژُوٗخِلاٰ۔ اُوے اُوٗنموٗ باش بیئشَل پُرموٗ سٹیش ایئتان۔

اگر ما بُرُوٗشَسکیٔ لُغات کراچی جامعا اِمَنٹرے نُمَن مُکمّل ایئتَمَن کرے زَبردَست ثَواب دا بیحد خوشیٔ میئمیٔ، آمین!

آسمان بہت قدیم فارسی لفظ ہے، آس = چکی، مان = مانند + چکی کی مانند۔ یہی مان بُروشسکی میں آکر مَن ہو گیا۔ بِری مَن = بِرجُوَن، کفشا اِمَن، مُمَن گُس = اِسکیٔ اَلترا اَلتمبوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

دیورانی، اِمَن ڈیرے (واحداورجمع)۔ اَمّا (عربی) اسی سے ہے: اَماً = اَمَ = مگر۔

یوسٹن امریکہ

۵ اگست ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بی۔آر۔اے = BRA کے لئے ضروری مشورے

جاجیئموجی کےٓ اَسےٓ بُٹ عزیزِ شوٓ! کَلاَ بُٹَن خیرخواہیٓ کےٓ عاجِزیےٓ کا خُصوصیٓ دُعا کےٓ سلام قبول مَنِس!

اِن شاء اللہ، ماگلچیٓ بُروٗشَسکیٓ لُغاتےٓ دُروٗ یارقَس منی کےٓ کَلاَ بُٹَن نیک بختی میٔمیٓ، دا ما گنےٓ غینِسےٓ (زرّین) تاریخ دُمایمیٓ، آمین!

لفظِ طاؤس عربی ہے، اِس خوبصورت پرندے کا یہی نام = طاؤس فارسی، اردو، اور بُروشسکی میں بھی ہے، اور اردو میں زیادہ تر اِسے مُور کہتے ہیں۔ بُروشوقوم نے اسے پہلے مَیُوٗر کہا، اور راجہ کا نام مَیُوٗرتھم رکھا، مگر جب کچھ فارسی نظموں کا رواج ہونزا میں ہُوا تو اس وقت لفظِ طاؤس اور پَرِ طاؤس کو لوگوں نے سُنا اور دونوں لفظوں کو ایک سمجھا، مگر یہ بات غلط تھی، کیونکہ پَرِ طاؤس کا بُروشسکی ترجمہ ہے: طاؤسےٓ گمبُریٓ، پس میں اپنے عزیزانِ BRA کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنا ریکارڈ اِس طرح کریں: طاؤس = مَیُوٗر = مور، پَرِطاؤس کا ذکر اِس تاریخی سوال کے جواب میں خود بخود آئے گا کہ قدیم ہونزا کے پیرو جوان کس طرح خود کو آراستہ و پَیراستہ کیا کرتے تھے؟ ہم اپنے باخبر اور دانشور احباب سے بھی پوچھیں گے۔

یہ تحریر درست ٹائپنگ اور چیکنگ کے بعد حلقۂ احباب کو پہنچائیں تا کہ ہر دانشمند آپ سے تعاون کرے۔

ایک اور لفظ میں اُلجھن ہے: بارات، دُولہا، دُلھن، ان تینوں معنوں کے لئے صرف ایک ہی لفظ ''گرونیٓ'' کہنا بڑی چَقوٹی بات ہے، لہٰذا درست یہی

اِسکیٓ اَلتَرتورُموٗ

ہے: گرونیؕ = بارات، گرونوؕہلیّس = دُولھا، گرونیؕ دَسِن = دُلھن، یادرہے کہ لفظِ "خاطِر" صرف ماتم پُرسی = تعزیت کے لئے مقرر ہُوا ہے۔

یوسٹن امریکہ
یکم اگست ۲۰۰۳ء

میرے عزیزان BRA

سلامٌ علیکم

کنآؤ (۱) نگریئ بُروشسکیئ بُٹ دَلتس دِلاً نا، خِیال اوسِن۔

کنآؤ (۲) سِکاٰی ہاکِےَ کِتاپ ڈُم دیٔسقَٹ بَرکْ گنِن۔

کنآؤ (۳) یاٰسِنےَ باٰلس کےَ می بِلاً شُوا بےَ؟ گنِش کےَ التِتےَ لہجھاٰ اِنابےَ بِلاٰ۔ کنآؤ (۴) اُن = اُم = اکْ، اُسکوٗ لَفظِکْ بِڈَن۔

دِجاکَل = گزارہ۔

چوٗکسکیئ = چوٗڑسکیئ، چِینِسکیئ = چِیسکیئ، تَھمسکیئ = شاہی، ہِک چِر = ہِنزِر، اُوشَم کُڈ، اُوٰشَکیئ = وہ زمین جو تَھم کی کسی اولاد کو پالنے پر ملتی تھی۔

کِخ = کِرچ = تلوار، ہُمَک = ترکَش = تِیر کَش، غَقُڈ = دُشمن، غَقُچوٗ = جمع۔

قَبَل = گھیرا، باکْ ہانَس = اَذان دینا، اَجبِٹیئ = چماٹ = کوشش، اِلتُروٗ = نقل کرنا، رُوٗ گوٹوٗ = بیمار، روک = روگ سے بیماری، نین سے نَناٰ = آنکھ کا سفید حصہ، ماتھا سے مَتوٗ۔ اِتھوٗ، ایٔسےَ بَٹ = ایٔسپَٹ، گوشوار = کَسَاٰ وار، پھلُفِل دَراز = پرپردَرَہ = پرپیئ، زہر مُہرَہ = زَرمُلاٰ = زرمُلہ، دُنبالہ پُر = ڈِمبلاپُر۔

کنآؤ (۵) جہاں تک ہوسکے آپ تحقیق کریں اردو فارسی لُغات میں دیکھیں کتنے قدیم الفاظ مشترک ہیں؟ دُک فارسی میں دُوک = گنخ کو کہتے ہیں، آپ کو شروع اِسکیئ اَلتر تُرماٰ اَلتوٗ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

شروع میں ریسرچ سے کچھ بھی مزہ نہیں آئے گا، مگر کچھ آگے چل کر دیکھیں، اس میں بہت مزہ ہے۔ آپ نے اب تک کافی ترقی کی لیکن مزید ترقی کی ضرورت بھی ہے اور گنجائش بھی۔ آپ کی رپورٹ بہت اچھی تھی، ان الفاظ پر آپ کو غور اور تحقیق کرنی ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ایک تحقیق

(۱) میرے خیال میں پُھو غلغو الگ ہے اور جگنو الگ، بحوالۂ فیروز اللّغات جگنو: ایک اُڑنے والا کیڑا ہے جس کے جسم سے رات کے وقت روشنی نکلتی ہے۔ مگر اردو جامع انسائیکلو پیڈیا میں جگنو کی کافی سائنسی تفصیلات ہیں۔ میں بہت پہلے لاہور والٹن میں شام کے وقت ٹھیرا ہُوا تھا میں نے وہاں دیکھا فضاء میں بہت سی چنگاریاں اُڑ رہی تھیں کسی سے پوچھنے پر بتایا کہ یہ جگنو ہیں۔ مگر اس سے شاید پہلے اپنے علاقے میں رینگنے والا پُھو غلغو کو قریب ہی سے دیکھا تھا اس کے جسم کے اس حصّے سے جہاں دُم ہوتی ہے روشنی نکلتی تھی البتہ یہ روشنی پیچھے سے حملہ کرنے والے دشمن کو ڈراتی تھی اور کیڑے کی رہنمائی بھی کرتی تھی، ہم نے اپنے لوگوں سے پُھو غلغو کا نام سُنا تھا کتابستان نے جگنو کا اچھا ترجمہ کیا ہے FIRE FLY = GLOW-WORM

(۲) نوَک ڑیکو بھی عجیب کیڑا ہے، کہ جسم کے اگلے اور پچھلے حصّے سے دو پیروں کا کام لیتے ہوئے چلتا ہے۔

(۳) ایک دفعہ دہلی سے میں لکھنو جا رہا تھا شاید موسم پت جھڑ یعنی خزاں کا تھا۔ ذرا دور سے ایک بڑے درخت کو دیکھا جس پر امرود یا ناشپاتی بڑی کثرت سے لٹک رہے تھے۔ تعجب ہُوا یہاں اِس موسم میں درخت پر ہنوز یہ پھل موجود ہے جیسے ہی گاڑی پر قریب سے گزرنے لگے تو بیحد حیرت ہوئی کہ یہ کوئی پھل ہی نہ تھا بلکہ بہت بڑی تعداد میں اُلٹی لٹکی ہُوئی چمگادڑیں تھیں تب سے چمگادڑ = چمگیدڑ کا کچھ حال معلوم ہُوا۔

ہیوسٹن امریکہ

۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء

اِسکیٔ اَلتَر تُرماؔ وَلتوؔ

تحلیل

ہَلرے گن = لومڑی کا راستہ = ہَلی گن، اُلم تیر = اُلتر، دَلُم کَھن = دَل کَھن، خَتُم کَھن = خَگَھن. میرِ شکار = باز سے شکار کرنے کا افسر = مِیشکار۔

گل چِین = باغبان = غُلچِن، یَم یوّر = دَستی چَکّی، یوّر چی = قدیم گھر میں ایک پَست جگہ، شاید پہلے وہاں دَستی چَکّی کا کام ہوتا ہوگا۔

قدیم بُروشسکی کا نام کِیا کوٗ تھا، پہلے پہل کالی مرچ کشمیر سے لائی گئی تو اِس کا نام: کِیا کُم مَرُچ ہوگیا۔

شہتوت کا درخت یا پیوند بھی کشمیر سے ہے، لٰھذا اِسے کِیا کُم بِرنخ کہا گیا۔

ہونزا والے کاشغر کو شہر = سار کہتے تھے، وہ چترال کو خَخال اور گلگِت کو سآر گوٗ کہتے، وہ شِگری کو شُغُری کہتے۔

ہونزا میں پہلے لوگ آلو کی پیداوار سے ناواقف تھے، انگریزوں نے کہیں سے لاکر سکھا دیا۔ ہونزا میں کوئی سکول نہ تھا، ہونزا کا صدرِ مقام بَلتِت میں ایک پرائمری سکول قائم ہوا، اب شخصی حکومت کی من مانی اور لاقانونی تقریباً ختم ہوگئی اس کی تفصیل بڑی طویل ہے، اور وہ ہمارا موضوع نہیں۔

پھٹاسِکٹ = خوبانی کا آچار = اچار۔ فتح سنگھ نامی قیدی سپاہی نے سکھایا ہوگا، اس لیے یہ اسی کے نام سے فَتاسِنگھ مشہور ہوگیا۔

وہ انگریزی لفظ ہونزا میں کسی مقامی جوان کے لیے اوّل اوّل استعمال ہوا ''لیوی (LEVY)'' تھا جو لِبی کہتے تھے، جس کا مطلب ہے جنگ کے لیے فوج کی

اِسکی اَلتَر تُرما چُندو

بھرتی۔ پھر عرصۂ دراز کے بعد گلگت سکاوٹس اور کچھ سال بعد آرمی بن گئی۔ شمالی علاقجات کے بہادر جوانوں کو کسی بڑے میدان کی ضرورت تھی۔

یوسٹن امریکہ
۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روایتی معلومات (۱)

(۱) بَـدأ BADA ایک جانور کا نام ہے جو پہاڑوں میں ہوتا ہے، وہ رینگتا ہے اور پرواز بھی کرتا ہے، اس کے پرواز کرنے کا طریقہ بڑا عجیب ہے کہ وہ تیزی سے رینگتے رینگتے کسی کافی بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے، اور پھر خود کو ایک گول پرواز میں پھینک دیتا ہے، اور اُڑتا ہے اور جہاں پہاڑ سے سیاہ رنگ کا ایک رقیق مادّہ نکلتا ہے (یعنی سلاجیت) اس کو چاٹتا ہے، مگر لوگوں کو علم نہ تھا جسکی وجہ سے سلاجیت کو بَـدَہ = بـدأ کا فُضلہ (بدا نغیٔ) کہا اور ایک کہاوت بھی بنائی، "بَدا نغیٔ مِلیٔ سینَس کیٔ تَس بَـلبَلو گِم جُوَن"۔ مفہوم: یہ مِثال ایسی ہے جیسے "بَدأ نے جب یہ سُن لیا کہ لوگ اس کے فُضلہ کو بڑی مفید دوا قرار دے رہے ہیں، تب سے وہ پہاڑ کی سخت مشکل جگہوں میں رہنے لگا"۔

(۲) چمگادڑ کے دو نام ہیں، گوٗن ہولَلَس = گوٗن اوٗلَنس، اس کا مفہوم ہے دِن کو نہ نکل سکنا، پس یہ دوسرا نام زیادہ صحیح ہے۔

(۳) "سَا اِغَرِ کِش" = سُورَج کی خوراک کا حِصّہ۔ جب مُرغی کے انڈوں سے چُوزے پیدا ہوتے اور کسی ایک سے چُوزہ پیدا نہ ہوتا تو قدیم سادہ لوح لوگ یہ مانتے کہ یہ سَا اِغرِ کِش بیٔ۔ شاید یہ بہت قدیم زمانے کا عقیدہ ہو، جس میں سورج کو دیوتا مانتے ہوں گے۔

(۴) مجھے زمانۂ بچپن کے یہ الفاظ اب تک یاد ہیں: جب چھوٹے بچّے تالاب میں نہاتے یا تیرتے اور اتفاق سے سورج بادلوں کے اوٹ میں ہوتا تو وہ یہ الفاظ شاید بطورِ

اِسکیٔ اَلتَر تُرماأ تَھلوٗ

دعا بولتے جو کچھ سمجھ میں نہیں آتا: سَا پُپوٗ! سَا یاریٗ! سَپُوٗئے اِسگَن ہلَرُوَلیٗ بِم دِیُوشَم نُسیٖن اوٹ اَرین غُلُمِیٗ، ہِک جِیٖل منا!۔ مفہوم: اے لِباسِ آفتاب! اے روشنیٔ آفتاب! سَپُوٗ کا ایک بچہ پانی میں گر گیا تھا اس کے نکالنے میں ہاتھ پاؤں ٹھٹھر گئے مہربانی سے ذرا طلوع ہو جا!

ہیوسٹن امریکہ

۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء

روایتی معلومات (۲)

چهه غِین = چَھاٗغیںٗ، چھاٹُم فَقوٗ، غُونرےٗ ٹِس، شوٗن مَمُوٗیوٗ = شوٗن مُمُوٗیوٗ، کَھنیٗ موٗجُوٗکوٗ، گوٗن اوٗلَنَس، تَرقُٹےٗ بَٹاٗ = ترقُٹےٗ بِٹَن۔

بریٗس = پَھریٗس، خَرَٹَس = خَرَٹشوٗ = خَرانڈ، اِرِین یَنَس = اِریٗگَنَس۔

چَھرےٗ کُھنیلیٗ۔

یوسٹن امریکہ

۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

روایتی معلومات (۳)

غاؔ قُل (ترکی) لفظی ترجمہ: کوّے کا ہاتھ، ایک چھوٹا سادانہ جسم پر جیسے تِسؔ غاؔ قُل، غاؔ قُولیؔ (ترکی) لفظی ترجمہ: کوّے کا نوکر۔

گِپاؔ کَنخ = وہ جگہ جہاں قدیم میں ایک کشمیری پھسل گیا تھا۔

اُلتَر = اُوَلوؔ تیؔر یا اُوَلُوَم تیؔر، دَل تَر = دَلُم تیؔر، خَل تَر = خُتُم تیؔر۔

بَرےؔ ہِل = بَر ہِل۔ شیلےؔ ہِل = شیؔل ہِل۔

غاؔ = کوّا (ترکی)، خوراز (تُرکی) مُرغا + غہ خوراز = غو قُوراس، خوراز = مرغات۔

مار = سانپ، مار کُش / مور کَش = مور گس۔

مُور = چیونٹی۔ کُور = اندھا، سُرخ ڈِن = سُر ڈِن۔

بوسٹن امریکہ

۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

چند برُوشسکی الفاظ صرف BRA کے لیے

تَل = کبوتر، تَل = سَقفِ خانہ، تَل = تالو، ایک گھاس جس کے چتر نُما پھول ہوتے ہیں، تَـل = ایک پہاڑی درخت = بھوج = BIRCH جس کے چھلکے پر زمانۂ قدیم میں لکھا جاتا تھا۔

فیروز اللغات ص ۲۳۹ پر بھوج پتر کا لفظ درج ہے مگر تشریح غور طلب ہے کیونکہ اِس درخت کے پتّوں پر لکھنے کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ اِس کے تنے کے چھلکے کاغذ کی طرح ہیں۔

بُروشسکی میں ہم اِس کو ہَلیٔ کہتے ہیں، یہ درخت نگر کے پہاڑوں پر کافی مگر ہونزا کے پہاڑوں پر بہت کم ہیں، قدیم ہونزا میں جب کفن کے لئے کپڑا نہیں ملتا تھا تو اس وقت ہَلیٔ سے کفن کا گزراہ کرتے تھے، ہَلیٔ بہت کام کی چیز رہی ہے، تَل = پانی وغیرہ کا زمین پر ہموار پھیل جانا۔

یوسٹن امریکہ

۱۴ جون ۲۰۰۳ء

(فہرست ۔۲)

گٹ = کینہ، گانٹھ، بند، جوڑ، گرہ، پِھلَم گٹ ایتَس: پٹّو بُننے کے لیے تانے کا تاننا۔

دیغس اِہرِکِ گٹ مَنِمیِ، محاورہ = ہنس کر آنتوں میں بل پڑ گیا۔

بَل = دیوار، بَل = اخروٹ کا مغز، بَل = ہڈی کا مغز، بَل بَل = بچوں کا ایک کھیل = بَبَل۔

بَل بَل = پہاڑ کی ایسی جگہ جہاں کوئی جا نہ سکے، مگر اوپر سے چند جوان رسّی پکڑ کر کسی شخص کو اُس جگہ تک پہنچائیں۔ یہ طریقہ مشکل نہروں اور راستوں کو بنانے میں کام آتا رہا ہے۔

ہونزا کے لوگوں کی جفاکشی کے بارے میں کسی نے کوئی داستان رقم نہیں کی ہے۔

قمری ماہ کے نِصفِ اوّل کو ہیئنی اور نِصفِ آخر کو غُواَ کہتے ہیں۔ بڑی عجیب بات ہے کہ بُروشو نے بیٹرِیکُڈ کے نام سے ایک مسالے دار روٹی پکائی اِس میں پہلے ایک روٹی بنا کر توے پر ڈالتے ہیں پھر مسالہ اس پر پھیلاتے ہیں اور پھر اسی سائز کی دوسری روٹی احتیاط سے مسالے پر ڈھانپ کر اچھی طرح سے پکاتے ہیں۔ یہ تو ہوئی ماہِ کامِل کی طرح گول بیٹرِیکُڈ۔ اب اسی جیسی ایک ہی روٹی پر وہی سَیّال مسالہ ڈال کر مہارت سے نِصف روٹی کو نصف دیگر پر پلٹا کر نصف چاند کی شکل کی بناتے ہیں اور اس کو غُواَ بیٹرِیکُڈ کہتے ہیں۔

یوسٹن امریکہ

۱۵ جون ۲۰۰۳ء

وَلتیِ اَلتَر التوَ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

BRA

(اگوَن)

یہ آپ کی ٹریننگ ہے کورس ہے۔

شوق اور ہوشمندی سے کام کریں۔

لڤاَر

بِراگوٚ

بِراگوٚ = طویل اور نرم و شیریں سُر = راگ

ڈَم بَلُم ہین، بُٹ اُیم ہین، ممکن ہے، بِراگوٚ بلتستان سے آیا ہو۔

بِراگوٚ = ہین = نغمہ = سُر، کسی ساز کے ساتھ یا زبانی نرم ہیں۔

اَجولیٚ = عُروسی = شادی کا ترانہ۔

زِل، بَم = زِیر و بَم (فارسی) مَسُل = جنگی نغمہ۔

پھُوریل = پُریل = پُریلوٚ = بانسری، بلتیٚ بِراگوٚ بے حد دِلکش ہے۔

گبیٚ

طُوٚطک (ف) طوطی کی تصغیر، طوٚطک = الغوزہ۔

مرد (ف) مردک، تصغیر، مرد کُیٚ = مَردَکھَی = پوست۔

کُور (ف) اندھا، ایک چڑیا، جس کی آنکھیں بہت چھوٹی ہیں۔

سُرخ (ف) سُرخ ضِن = سُرضِن = باردُم ضِن۔

پاپوش (ف)، بپُڈ، پوست (ف) = کھال پھوس۔

چَرخِ فَلَک (ف) کہکشان MILKY WAY

وَلتیٚ اَلتَر اُسکوٚ

لَفٔاَر = ستارۂ صبح = THE MORNING STAR VENUS

ترکی میں چوَلپوَاکٔ، چوَل پوَنگ۔

نیلوَناآکٔ = نیروَناآکٔ = قوسِ قزح = RAINBOW

بَلَنڈۓ ڈِگاری اَگوَن (ب) اسم = ہالہ = HALO

ڈُرمَنُم بَلَنڈ = بدر = ماہِ کامل = FULL MOON

خُروَنخ = بادل = CLOUD

ہیتی = نیا چاند = ہلال = NEW MOON

آپ کی بہت بڑی سعادتمندی ہے، کہ ہر کورس (سبق) کی مشقیں صرف مشق ہی کے لئے ہُوا کرتی ہیں، اور وہ ریکارڈ نہیں ہوتیں، مگر آپ کی ابتدائی مشقیں براہِ راست اور تجنل (اصلی) ہو رہی ہیں، آپ کو مبارک ہو کہ آپ بڑے تجربہ کار اور منجھے ہُوئے اہلِ قلم کے درمیان کام کرتے ہیں۔ اِس کا فیض ان شاء اللہ بہت جلد ملے گا اور آپ تجربہ کار اہلِ قلم اور اہلِ زبان ہو جائیں گے، آپ کو اس کام نیں بہت مزہ آئےگا۔ میرا دل اور خیال کام کرنے والے عزیزوں کے ساتھ ہے۔

بُرُوشسکی الفاظ

گِرکِس = چُوہا، قدیم زمانے کے راجہ کا نام، جوان آدمی کے بازو کا اُبھرا ہُوا گوشت۔

غَسک (واحد)، غَسکو، (جمع) = ایک قسم کے درختِ بید کی لچکدار شاخیں جن سے ٹوکریاں وغیرہ بناتے ہیں۔ غَسک = چاندی یا سونے کا تار جو زرگر بناتا ہے۔

قراغہ (تُرکی) = کالا کوّا، ب غاَ = غان، جمع غایو۔ غاَقُولی = غاَ قُلی = غاَ = نوکر = SCARE CROW

دَرُو (شِکار) دَرُڈ (شِکاری) مُک (موتی) لُشُم (مُونگا)۔ دُرَڈ (اِیلچی)۔ خُروُنُخ (بادل) ہَرلت (بارِش)۔ تِس = ہوا۔ چرپُپُس = چِپُپُس (بگولا)۔ پھیری (بھنور)۔ سِنداَ = سِندَہ اوُغُر (مَوجِ دریا)۔ موّس (سیلاب)۔

موس = غُصّہ۔ اِموس (اُس مرد کا غُصّہ۔ مُوموس = اُس عورت کا غُصّہ۔ اَ، مِ، گُ، مَ، اِ، مُ، اُ۔ یعنی = اَموس، مِموس، گُموس، مَموس، اِموس، مُموس، اُموس۔ سات قسم کے ضمیرِ متّصِل ہیں۔

ہوسٹن امریکہ

لندن، ۳۱ مئی ۲۰۰۳ء

وَلتیِ اَلتر جُندو

چند بُرُوشَسکی الفاظ جو اہم ہیں

بُن=BUN= چٹان، جنگل، کسی وادی میں وسیع چراگاہِ تابستانی=تیر=TER۔

بُن = بُم بیَپائیِ = جنگلی خوش گاؤ۔ جلاوطن۔ چِھش بُن = پہاڑ اور جنگل۔

بُم = ایک قسم کی پہاڑی بکری، بُم توَم = خشک درخت۔

سَو = ریت، سوئے ڈوَم = ریت کا ٹیلا، ڈوَم دُروَ = مُشکل کام، ڈوَم

بُش = خود آزاد بلی۔

ڈوَم مَنُم اَچس = وہ گوسفند جو گلہ سے الگ ہو کر کھو گئی ہو۔

ہیٹ = کسی کی وسیع زمین، سَیری = کسی شخص کے لئے کافی زمین، ہیٹ = آزاد۔

ڈوَن = غلام، ڈوَنیئی = غلامی، دُروَسکِن = نوکر۔ بَپالوَ = باج گزار،

بَپ = باج۔

تَھم = راجہ۔ کُیوَچ = رعیّت = رعایا۔ رَجاکئ = کارِ بیگار۔

تَھم = راجہ۔ غینِش = رانی۔

سونا = زر = غینِش ۔ گس = شہزادی۔

سانپ کے دونام ہیں: توَل = غُسَنُم (لمبا)۔ بھیڑیا = اُرک = غِیَن (چور)۔

یہ نام دوطرفہ ہے: خَم = روکھی روٹی، خَم = سالن۔

کُھماچ دان ایک ظرف (برتن) ہے، سرپوش کے ساتھ جو کاشغر سے لاتے تھے اس میں ایک خاص موٹی روٹی چولھے کی گرم راکھ میں دبا کر پکاتے ہیں، اور خَمِشدون کے نام سے مشہور ہے یہ اصل لفظ فارسی ہے کُماج = ترکی میں کُھماچ، بُروشسکی میں

وَلتیِ اَلتَر مِشندوَ

-*QHAMÚLUT*= خَمُلُٹ

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

لُغات سازی

بِر کِݽ = دفینہ = خزینہ

تِݽ = ہَوا

تِݽ = جِنّ، پری کا سایہ = آسیب

گِر گِݽ = جِنّ، پری کا سایہ = آسیب

پُھت کِݽ = پُھتے سو = دیوانہ

پُھتاَ فُت = وہ شخص جو شراب سے بدمست ہو

پُھت دذَݽ = بیل کا غُصّے میں آنا

خِݽ = نرمی کا سُلوک

خیݽ = ایک خاص پِھٹی جو گو جال میں بناتے ہیں

تِھݽ = یہ اصطلاح تیر کی ہے کہ ایک چوپان کی ذِمّہ داری میں جتنی بھیڑ بکریاں ہوں ان کو بِک تِھݽ کہتے ہیں۔

غُلِݽ = آب پاشی کے لئے پانی کی قلّت

غَسِݽ = ہنسی = خندہ

دِندِݽ = ایک تیر توام

چِندِݽ = کھلیان میں مرکزی گائے

گیَن کِݽ = گیَکِݽ = توشہ دان

غینِݽ = رانی = سونا

کِھݽ کِھݽ = جہاں جِنّ پری ہو

لِݽ = مِلا ہُوا

اِیݽ مَنے = اِیتاَ قِݽ مَنے = مَتھان مَنے

اِیتاَ قِݽ = ذرا اُس طرف سرک جا

کِھیتاَ قِݽ = ذرا اِس طرف سرک جا

کِھݽ = کِݽ = مِلکیت کی زمین

کِݽ = وِراثت کی زمین = کِھݽ

خِرِݽ = بلغم

سِندِݽ = ایک قسم کا بَطخ

مِندِݽ

مُندِلِݽ

پُھلتُنِݽ = دھونکنی

پُھتُنِݽ = ایک سرے سے کچھ جلی ہوئی لکڑی

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

گٹِس = کَتَل گٹِس = درختِ اخروٹ کی گٹِس چرِس = جڑ پَھرِس = مُرغابی وارِس = ڈھکنا ہَرِس = لکڑی کا قدیم بیلچہ گمِس = مُعاوِضہ	

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

لغات سازی

قواعد=	کافِ ضربہ کی مثال مشق اور ریکارڈ

ترجمہ	واحد	جمع	اس میں غور کریں
پتّھر	دَن	دَیوَ	دَیوَک دیلَس
کوڑا	تُھر		تُھرَک دیلَس
(ڈھےلا) ڈھیلا	غُس	غُشوَ	غُشوَک دیلَس
نیزہ	نیزہ=نِزاَ		نِزَک دیلَس
کمان	ژَمےَ		ژَمیَک دیلَس
چُھری	ڞُر		ڞُرَک دیلَس
خنجر	تِسَک		تِسَکَک دیلَس
بڑا پتّھر	بُن	بُندوَ	بُندوَک دیلَس
بید	گَڞےَ		گَڞیَک دیلَس
			بُندوَک بُندوَک
			ہِیرِکیَ دَن = سنگسار کرنا
			تُھوتَھلےَ چاق
			بُوا اِلغ ہَرَٹےَ پھاَل
			دُوَونَڈےَ بَکَر

وَلتیَ اَلتَر تورُموَ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

	گنخ کرے پَھموموںڈَل ژُو گنخ=ژُوکَنخ اَپَس کِنُم= نالائق پَند ورا=سفید کنول کا پھول

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

لُغات سازی کا کام
خانۂ حکمت کراچی

دَرڈےُ غَر	اَشلَدر = اژدَھا ہرگن
سِنداُ خر = جہاں دریا دوحصّوں میں بہتا ہو	چھنجَر
مَلتَرکَڑےُ ڈَر	صَمبَر = صد برگ
دِلکےُ جَقر = دِلکےُ بَرنخ	ازبر = البر = حِفظ کرنا
مَیوٗنےُ اِچھر	زَرگر
سیِل کےُ سَر	دَر = فُرصَت
ہَغَر طُمَر	یَر = آگے = پہلے = بہتر
غَاُبُٹَر	ہَرلت ہِرمَناس
نغےُ چُھمَر = خَبَثُ الحدید = لوہے کا۔	دِلتَر = چھاچھ
چَھپےُ خَر	اُلتَر بَر
سَربَر = خصی (بیل)	بَرسَربَر ایَتس
مُجُر تَھر	مُجُر تَھر مَنِمیَ
ژُووےُ سَر (دَرختِ خوبانی کی شاخ)	ژُوٗپَھر ایَتس، ژُوٗسَر ایَتس
گلتَر (شاخ)	چَرق پَھر ایَتس
بَپوٗ بَر (ایک چھوٹا سا جانور سینگوں کے ساتھ)	ہَنزَر = شگاف
چغاُ بَر (بات چیت)	ہَنزَر = روزہ دار کی سحری

وَلتیَ اَلتَر تُرماُ التوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

چھنجَر توٗغلی	گر = شادی
بَرلت سَر (آسمان میں بادل پھیلنا)	غو (نَغمہ = گیت)
ژؤ پھر	ٹَر = آدھا
سِقر = شرم، بُھڑ	ڈَر (لکڑی چیرنا)
بَپ بَسشَر	غَسشَر
خُنزر	خُنزَر کِسں (وہ معیوب شخص جس کی بات ناک سے نکلی ہو)
پِھندَر	

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ضروری تحقیق کا حصّہ

سلامٌ علیکُم ! ایسی تمام چیزوں میں غور کریں، شکریہ!

یَنُ = دستہ، ڈَرُ = گول، یَنُ ڈَر = گول دستہ یا ڈھانچا۔

غربیٔل، بَرَق بیش، ٹٹا کُوٗ کا ینڈر یا ڈھانچا گلرے ہوتا ہے۔

ہرِ سکیٖ، گشِسکیٖ پھرڈِرے یَنڈر کے اِخُتوٗ (الف ضمیر = خُتوٗ) گھر کی چار دیواری، یَنڈر، چھت اِخُتوٗ = خُتوٗ ہے۔

بَلَنڈ ڈر مَنِمیٖ = چاند اپنی روشنی میں بالکل گول ہوگیا = ماہِ کامل۔

رِ گَنَس = اِرِ گَنَس، پھلوں اور ترکاریوں کا قدرتی دستہ، مفہوم = اِریگ یَنَس۔ جیسے انگور، کھیرا، ہوٗسَر (گھیا) بُپَس، گوبھی وغیرہ۔

ہونزا میں اسلامی رسومات کے آنے کے ساتھ ساتھ بہت سے عربی الفاظ کا اس زبان میں شامل ہونا یقینی بات ہے، مگر عجیب بات یہ ہے کہ چند عربی الفاظ بہت پہلے سے بُروشسکی میں شامل لگتے ہیں، جیسے: اَمَا = اماَ = اَم، لکِنُ = لیکن، غَم = غم، ہلال = نیا چاند، ہلال = باکرہ = کنواری، قربان = خربان، نذر = نذر، غریب = غَرِیپ، جاھل = جَھِلُ، فخر = دُپھوٗ خُرَس = دُپھوٗ غُرَس، طعام = طعام = طام، قَوم = قوم = قام، غلام = غلام، قالب = قَلِپُ، مُبارک = بُم بَرکیٖ!

حَلالرے حَق کوٗین = حَلالرے حَبُ کوٗین وغیرہ۔

غُل = غُن، حَرث = کھیت = کھیتی، بَرِسٖ = ھل۔

یوسٹن امریکہ

پیر، ۱۱ اگست ۲۰۰۳ء

مجھے لگتا ہے کہ درجِ ذیل الفاظ کا مادّہ ہِندی ہے آپ کا کیا مشورہ ہے؟

پَھر مَناس = پِھر جانا

پَھر مَناس اِسَل = پُرانے دروازے کی وہ لکڑی جس پر دروازہ پھرتا ہے۔

چرخ= چرق پَھر ایتَس

ژُوٗ پَھر ایتَس

ہَریپ پَھر ایتَس

حِل پَھر

پھیروٗ = بادشاہ کا غدّار

پِھریٔی = غدّاری = غدر

پھیریٔ = بھنوَر = گرداب

پِھرِیٔ = پانی کے وہ کیڑے جو ہروقت پھرتے اور حرکت کرتے رہتے ہیں

پِھریٔ = پِھر =اور، نان پِھریٔ دایَم

پُھر دِلو = پھرتیلا

پُھو ایتَس = پھونکنا

پُھوریلوٗ = پُریل = پُریلوٗ = بانسری

پُھلتِنِس = پھکنی

پُھتُنِس = وہ لکڑی جس کا کچھ حِصہ جَل گیا ہو۔

وَلتیٔ اَلتَر تُرماٗ جُندوٗ

پُھوٗ = آگ صحیح، فُوٗ = آگ غلط

پُھو ایَتس = پھونکنا

مَلےِ پُھرُک، شاید چِل پَھر ایَتس وجاٗ ڈُم،

پھانَس = درخت وغیرہ کا بڑھنا=نشوُنما=بالیدگی،کھیت کی منڈیر

چِل پَھانَس = پانی کا نہر سے باہر بہہ جانا

پھر کوٗ = قارُورَہ URINAL

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اُلتُروٗ　　حِکایة صَوت

کسی چیز کا وہ نام جس میں اُس کی آواز کی نقل ہو

ٹِیروٗ	چنڈول
پُوٗپوٗ	ھُد ھُد
کَپوٗ	
کی کیٗ	
بُوہوٗ	اُلو
تراقوٗ	ٹِڈی
کراٹوٗ	کھاس مَناس جَندارَن بیٗ، رات کونکلتا ہے کَرآٹ کرآٹ اِچھر بِلاٗ۔
ٹھوکوٗ ٹھوکوٗ	
سَوِیتوٗ	
غَک غاتوٗ	
ڈوَقوٗ	
قُرو ٹوکٹوٗ	
ڈَموٗ	
ماآڈ = بِلی	طِفلانہ زبان
چھوٗچھوٗ = گھوڑا	طِفلانہ زبان

وَلتیٗ اَلتَر تُرماٗ تَھلوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

چھوٗ = گائے	طِفلانہ زبان
کِروٗ، کِشوٗ = بھیڑ	طِفلانہ زبان
ما = بکری	طِفلانہ زبان
ڈُم ڈُم = بَریپ	طِفلانہ زبان

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

لُغات سازی کے لئے

بیَسْ= نَٹ ایتَس	خوب مہارت سے ناچنا
نَٹکُوین	مہارت سے ناچنے والا
مَسُل ایتَس	تلوار کے ساتھ جنگی ناچ
مَسُل دیلَس = بَرِیپ	جنگی دُھن بجانا
جَٹ بِر=جَٹ بِرمَناس	بہروپ= سانگ سوانگ نقل
یَٹ کُوین	نگران
ثَپ	تیراندازی
جُم	پہاڑ کی ایسی مُشکل جگہ جہاں ہر شخص جا نہیں سکتا
نیزہ بازی	نیزہ بازی
جُم بُن	وہ چٹان، جس پر کوئی چڑھ نہیں سکتا
جُم گوین	تَسْ ر=تَسْر نِیَس اِلرے، پہاڑ کی مشکل جگھوں میں جانے والا
دَرابیٔ	رَستاکشی
دَرابیٔ کُوین	رستاگش
بغُر کُوین	سوار
سُوکُوین	قریبی برادری والا

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بُلاٗ کُوین	چوگان باز
گٹ گوین	مخالف
بُلاٗ دیٔلَس	چوگان بازی
گلت گوین	پانی وغیرہ میں جس کی باری ہو
تَم گوین	تیراک
گلت گوین	باری لینے والا
ژگ گوین	راجہ کا عملدار
تیڑ گوین	
یایگ گوین	پَن چکی والا
غَلہ کُوین	جس کے ساتھ بیل یا گائے سے کام لینے کی ہنگامی شرکت ہو
اِمَن ڈے	کسی کام میں مدد کرنے والا
ساعت گوین	
بال گوین	جس کے بال بچے زیادہ ہوں
دوٗروس کُوین	کام کرنے والا = خادم
دوٗروس کُوینَن بوٗ	کام کاج کرنے والی اچھی بہو کی تعریف میں کہتے تھے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تھاٗ

BRA

یاعلی مدد

درجِ ذیل الفاظ کے شروع کا حرف غیر مُتحرّک یامَوقوف (ٹھیرا ہُوا) ہے یعنی وہ زبر، زیر، اور پیش کے بغیر ہے۔

بُرُوشَسکی	ترجمہ	
ترَکْ	تقسیم	
پرَن	بُن پرَن ایَتَس	سُرُکْ اِپھلتَس
درَکْ	درَکْ دیَلَس	بَغُرڈُم سوَکَس
ترَک	ترَک دیَلَس	
ترَق	ٹِڈی کی اُڑنے کی آواز	
ترَقوْ	ٹِڈی	
ترَکْ	بَغُرے ترَکْ = تنگ	
ترَکْ	ژکْ = ترَکْ = نمبرداری	
ڈوَق (آواز)	مارنا	ہَتھوڑا اِچَھر
ڈوَقوْ	ہتھوڑا	
ترَپ	بھرا، مارنا	
پرِک	کودنا	خوَپ دیَلَس
پرَٹ	پھٹ جانا	
تھرَق	چِر جانا = چیرنا	

ثوَٹیء جرپا	جنگلی سپیدار	
سوَٹ	شرےء چھغلتس	
سوَن وَلس	بیماری کی وجہ سے نہ اُٹھ سکنا	
سوِیتوٗ	سیٹی	
پرَت	گھوڑوں کا مقابلہ	
برَٹ	بُٹ غَراس	
پرآق	چاشت کا وقت	
پرَق	پھول کا کھلنا	
خوَق	سخت کھانسی کی آواز	
سوَق	چُھپ کے چلے جانا	
قوَق	ہلےء قوَقِچگ	لومڑی کی لاف زنی
غوَنیء مِیرزا		

ہونزا کے قدیم ناموں میں سے چند نام

پُن = شریف=مَنوٗ کُر =فرشتہ،پُنوٗ= مرد کا نام، پُنیٔ = عورت کا نام۔

ہُک =کُتّا، ہُکوٗ = مرد کا نام، ہُکیٔ=عورت کا نام۔

بُش =بلّی ،بُشوٗ = مرد کو کہتے ہیں، گُر بہ چشم۔ بُشیٔ =گُر بہ چشم عورت۔

میٔل = شراب، میٔلو = مرد کا نام، میٔلیٔ= عورت کا نام۔

گل JUNIPER TREE۔ گلوٗ، گلیٔ۔

مَمُوٗ = دودھ، مَمُوٗ= مرد کا نام، مَمُوٗسِنگھ۔

ہَریٔ = جَو ،ہَریٔ تَھم=ہَریٔ سنگھ. ہَریٔ بائی = عورت کا نام۔

دودھ = دوٗدوٗ = مرد کا نام،دوٗدیٔ، عورت کا نام یہاں ھ کی آواز حذف ہے۔

دوٗدہیل (ہندی)دوٗدیلوٗ=مرد کا نام،دوٗدیلیٔ=عورت کا نام یہاں ھا کی آواز نہیں۔

شاہِ لنگر (فارسی) شَلَکْنگر=ایک مرد کا نام۔

صفر یا صفروٗ = مرد کا نام، صفریٔ = عورت کا نام۔

نَوروز= مرد کا نام، نَوروزیٔ = نَوروسیٔ= عورت کا نام۔

لندن

یکم جون ۲۰۰۳ء

تھاؔ کرےؔ اُسکوٗ

ایسے جانوروں وغیرہ کی ایک فہرست جو خود علاقے میں موجود تو نہیں ہیں مگر ان کے اسماء شروع ہی سے زبان کے ساتھ استعمال ہوتے آئے ہیں اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ (صفر کے معنیٰ ہیں کہ یہ یہاں موجود نہیں)۔

بُرُوشَسکی	اردو
حستوٗ = ہَستوٗ ○	ہاتھی
شَدیٔ○	بندر
شیو = سِنگھ = سِک ○	شیر
گاَلجوٗ ○	گیدڑ
جُکُغوٗ = جُنگغوٗ ○	بِجّھو (سُنا ہے چترال میں ہے)
کَرک = کَرگدن ○ (فارسی)	گینڈا
گاواز = گاواس○	بارہ سینگا = بارہ سِنگا = بارہ سِنگھا
اَژدھا = اَشدَر ○	اژدھا
اُوژوٗ = اُژوٗ ○	کچھوا

تھا کرے وَلتوٗ

طُوَطِیَ = طُطِیَ o	طوطا
میناَ o	مینا
بُلبُل o	بُلبُل
جَکْ گلیَ بُواَ o	نیل گائے
زرافاَ = اُٹ بُواَ = شُتر گاؤo	زرافہ = شُتر گاوَ
اُٹ قَرقامُڈ = شُتُرمُرغ o	شُتُرمرغ
خَچِر = قَچِر	خچر
طاؤس o	مور (طاؤس کو پرِ طاؤس کہنا غلط ہے)۔
کُرپاَ ضِن (افسانویَ) o	
ہِیَس ماَ ہِیَس o	بھینس
رِمِیزِل = RIMIZIL o	رگلہری
چُھوَموَ o	مچھلی
چَدَن = صَندَل o	چَندن
خُرماَ = خُرما درخت o	کھجور
نیزاَ چیَ = نِغاَ چیَ o	بانس

یوسٹن امریکہ

۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء

بالُم بیسکمےٗ فہرست (ا)
گھریلو چیزوں کی فہرست (ا)

چُولھا = دیگدان	دَنےٗ شیٗ = چُھمَرےٗ شیٗ
چُولھے کا پتّھر	شِیٗ دَن = شُتِن
آتش بیل، آتش گیر (فارسی)	اَتَش بیٗل، اَتَش گیر
درانتی، رسّی	بِسَرِسٗ، گشک
تیشہ، کُلہاڑی	مَنخ، گگٹی
ریتی، سُتاری = سُتالی	مُرمُوٗ، توٗل
توا، کاجل = توے کا کاجل	دَو، خلوٗوَٹ
چقماق (یہ ایک ترکی مصدر ہے = نکلنا	چَمَق ترکی تلفظ = چِقماق = نِکلنا
سنگِ چقماق	پُھوٗ دَن
پلٹا = کُھرچنی = ٹرنر	مُوٗچُسک = مُچُسک
دھونکنی	پُھلتُوٗ نِسٗ
کوئلہ، راکھ	ہَنجِل، فیتِک
آگ، انگارا	چِٹرِیس = ٹِٹرِیس
دُھواں	پُھوٗ، ہاس
لکڑی (کا) بُرادہ	غَشِل (ےٗ) اِلیَم = اِلیَم
آگ کا شعلہ = آگ کا شعلہ	پُھوےٗ یُوٗمُسٗ = پُھوےٗ یُوٗمُس

تھاٗ کرےٗ مِشندوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

آگ جلانا	پُھوٗ لَم ایتَس = پُھوٗ ایسپَلس
غِربال (فارسی) قدیم چھلنی	غَربیٔل
دودھ چھاننے کی قدیم جالی	پوٗ = ژولیٔ

یوسٹن امریکہ

۱۴ جولائی ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

چمڑا اور کھال کی چیزیں۔(ص ۱)

تَرِڅ ، گِرگِن، ڇُلمَائیس	مُشک ، مُشکیزہ، تیراکی کی مُشک
گِپرے بُجوٗ، بَڑے بُجوٗ، گِریو بُجوٗ	چمڑے کا پاپوش، کھال کا پاپوش، پہاڑی بکری کی کھال کا پاپوشی۔
یَخُوٗ اِچُوٗک	عمدہ پوستین یارقند اور کاشغر سے آتا تھا۔
تختاٗ پوست = تختاٗ پوس	اونی کھالوں کو جوڑ کر سردی میں اوڑھتے تھے۔
سَر مُڈ، سَر مُڈِک	کھال کے دومنی تھیلے اور اِن سے چھوٹے بھی بنتے تھے۔
نگر میں سر مُڈ کو سوٗ کوٗ کہتے ہیں غلہ جات کا پیمانہ سر مُڈ ہے۔	یعنی کہتے ہیں کہ ۵ سَرمُڈ جو سات سر مُڈ گندم وغیرہ۔
سریقولی بُجوٗ میر کے لئے کفش ماسی اور ایتوٗک کاشغر اور یارقند سے لاتے تھے۔	سریقولی پاپوش سریقول سے لاتے تھے۔
ژکَن	شکاری اور چوپان پاپوش کی جگہ پیروں پر تَوچِڅ لگاتے تھے۔ چمڑے کے تسمے جو تَوچِڅ کے لئے ضروری ہیں۔

تھاٗ کرے اَلتمبوٗ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

پولو کھیلنے والے شہسوار پاؤں کی حفاظت کے لیے کاشغری لانگ بوٹ پہنتے تھے	اکابرین کو گِریو بُچوٗ پسند تھے، نیز گِریو بُپُرے پَھرڈن۔
خواتین کو گِدھ کے پَھر = بُپُرے گٹوٗ پسند تھے۔	
ایَس کِلتَر	بندوق کے سامان
بَغُرے سامان	گھوڑے کے سامان
تولِرے چُھر کُس ڈِے بَٹ دیلجَم	ڈھول، دمامہ، دَف، رباب۔
ڈُڈَک پھروٗکسرے گمُنڈِے بَٹ دیلجَم	پیمانہ والے تونبے پر مضبوطی کے لئے کھال چڑھاتے تھے۔

یوسٹن امریکہ

۱۸ جولائی ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

چمڑا اور کھال کی چیزیں۔ (ص ۲)

تَرِکْ، تَرِکِ چِکْ = مَشک، سِلی ہُوئی نہیں، بلکہ سالم، مشکین، گِر گِن = مِشکیزہ، ہُل ما ٔنیس = تیراکی مشک، مَشکِ شَناوری، گِپرے ہُچوٗ = چمڑے کے پاپوش، بٹرے ہُچوٗ، کھال کے پاپوش، گِریُو ہُچوٗ = پہاڑی بکری کی کھال کے پاپوش۔

یَخُوٗ = اونی کھال کا چُوغہ، کھال کا کوٹ، پوستین۔

اِچُوٗک = عمدہ پوستین باہر کی طرف کپڑا لگا کر، کاشغر، یارقند سے آتا تھا۔

تختۂ بوست = تختہ پوست = تختا ٔ پوس، چار یا تین اونی کھالوں کو جوڑ کر رضائی۔

بُرُوشسکی میں بعض تُرکی الفاظ (۱)

تُرکی	بُرُوٗشَسکیٔ
بیگ	بیگ = بیک = بک = قرابک
	بکو = بکو قرابکُڈ = بَکُڈ بَکائ
خان، خانِ کنجُود	خان، خانوٗ، خانیٔ، خانِیم،
	خانزادی= خوٗنزو
خدابرگان، خدابردی =	خدابِرگان، خدابردی
خداداد	
بائے = غنی = امیر	بائے = بایُوٗ = بایُوٗ کُڈ
قراغہ = کالا کوا	غاأ = غان، غاأ قَلی = غاأ قُولیٔ = غاأ قُلیٔ
آخوند = آخونوم = آخون	اَخوٗن۔ اَخوٗن کُڈ
ایلچی = سفیر	ایلچیٔ = دُرَڈ
یُورت = وطن کان یُورت	کان یُورت = کنجُود
امبال = حاکمِ اعلیٰ	امبون
برگوچی = دینے والا = سخی = فیّاض	بِرگوشیٔ
قوغون = خربوزہ	غوٗن

تھاأ کرۓ تُرماأ بن

یُورغہ = تیز رفتار گھوڑا	یُورغاٗ
چاۓ، تختہ چاۓ،	چائے، تختاٗ چائے، چاینک
چائینک	
قوشون	قوٚش
گُون = تلفّظ گھُن = دِن	گوٚن = سَہ صُبح = ساٗ صبح
اَقشام = سفید شام	بُرُم شاٗم
تھنگ = نصف	تَرَکْ
بیلدَم = ایکدَم	بِکدَم

ہیوسٹن امریکہ

۱۹ جولائی ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بُرُوشسکی میں بعض تُرکی الفاظ (۲)

تُرکی	بُرُوشسکی
اَرَکشی = مرد	بِر
آچا = بڑی بہن	اَشُو
دَدَ = باپ	دادو
بَبَ = دادا	بابا اپا
اَغِر = نرگھوڑا	ہَغُر = گھوڑا، ہَغُر
چپان = چَپَن	چَپَن = چُوغا وغیرہ
ییل = سال	یول = دین
ایتاک = ایتک، کفش	ایتُوک، کفشامُڈ
یُول = راستہ	ہونزا کا اِبتدائی نام بوریُول یاہا با یُول تھا
قِزل بیگ	قِزلو = قِزلوی = قِزلوکُڈ
علی قولی = غلام علی	علی قُولی
شاہ قولی = غلام شاہ	شاہ قُولی
قولی لسکِر =	قُولی لسکِر
قولی ابنِ لسکِر	
امام قولی	امام قُولی = قولی کُڈ
چی ایک لاحقہ	جیسے سُرنای چی، ڈَڈَک چی، ڈاکچی

تھا کرے تُرما اُسکو

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

خورجین،تغار	خُوَرجِن، تَغَر
بُولاق=چشمہ	بُوَل = بُل
آق سَقال=اقسَقال= ریشِ سفید	اَقسَقال = اَستقال = اکابر شخص
چِقماق (نِکلنا)	چَمَق
قُوروت=خشک	قوَرُوَت
اُولا=تیتر	بُوَلاً
تَتَای=خوبصورت	تَتاَیوَ
الماتگ=باج=خراج	اِلبَنُ
قِزِل	قِزِل = قِزلوَ
توغراق	تُراَق
تَھشی=باہر تھاشقری	تیَشیَ = چھت
دوتار	دوتار

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یوسٹن امریکہ

۱۹ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاَ کرے تُرماَ وَلتوَ

عربی فاء اور ہِندی پھ کا نمونہ

فَرق	فُرقان	قُران
فُرصَت	فِداء	فائدہ
فاعِل	فارِغ	فارسی
فَتح	فِی الحال	فَوراً
فَرزَند	پھرِیڑیو	پَھر مَناس
پھیروٗ = غدّار	پھِریئ = غدّاری	پھیریٔ = بھَنور
پُھردِلوٗ = پُھرتیلا	پھوٗک مَناس = پُھدکنا	پُھلتُنِس
پِھرکوٗ = URINAL	پُھسّ = بے مغز اخروٹ	پھِریٔ = گندے پانی میں کالے کالے کیڑے جو تیرتے پھرتے ہیں۔
	وغیرہ	

کراچی

جمعرات، ۲۴ اپریل ۲۰۰۳ء

تھاٗ کرِے تُرماٗ چُندوٗ

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

تحفۂ تحقیق برائے عزیزانِ بی۔آر۔اے

مثال	لفظ
دِرَم (شخص کا نام) دِرَم شال = دِرَمِ شَل برَشال = برَشَل خُروٗکُوشَال = خُرُکُشَل بُروگ شال = بُروکُشَل ہُن = ہُنو = ہُنوٗکو = ہُنوٗکُوشال (الِتِ میں) چَبوٗی = چَبوٗی کُوٗ = چَبوٗکُوشاٗل مُو = اُس عورت کا باپ = مُوموٗشاٗل = اُس عورت کے باپ کا گھر۔ دَری شال = دِری شاٗل = پَن چکی اور تالاب کی شمس شال = شمس کی جگہ = شِمشال بُرُوٗشال = بُروشو قوم کا علاقہ = بہت پہلے گلگت میں تھا۔	لفظِ ہِندی: شالا
(ق = قدیم) نال = نالی = نَل = نَل بَر (ص ۳۴۵).	لفظِ ہِندی نال
// ۲۹ ے روگ = بیماری، روک	لفظِ ہندی
۲۳۰ بھاگ = باگوٗ، حِصّہ، اِغرُم	لفظِ ہندی
۱۰۸ے گرام = گِرَم = گاؤں	لفظِ سَنسِکرَت

لفظِ سَنسِکرَت	۸۲۱ سوم = چاند = سوموا = دوست
لفظِ ہندی	۸۱۴ سِنگھ = شیر = سِگ = سِگگرے = شیر
لفظِ ہندی	۳۰۳ پُن = خیرات = صدقہ = پُنن بی = شریف، مَنوکُر، فرشتہ
لفظِ شالا	فیروز اللغات ص ۸۳۳
دھرم شالہ	فیروز اللغات ص ۶۶۳

یوسٹن امریکہ

۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تحقیق کرتے رہو چاہے ایک لفظ کیوں نہ ہو (۱)

عربی: لٰکِن =لیکن

// اَمّا=اماٗ=اَمَ (مگر)

// ادب=اَدَپ

// سَبَق=سَبَق

// کتاب=کتاپ

// ثواب =سَباپ

// عذاب =عَذاپ

// وَبال=ہُبال

فارسی: اَرابہ=اَرَباٗ

// دوزخ=دوزخ =زُزَق

عربی: مَن: کَلِمہٗ اِستفہام=کون

مِین بان؟ کون ہیں؟

اَمِن بأی؟ کون ہے؟ واحد

مِیَنَن بأی؟ اجنبی کے لیے

مِیِنِک بان؟ تبعیض کے لیے

مِین مِین بان؟ کون کون ہیں؟

عربی: غُل: طوق=زنجیر=غُن =ایسُ غُن=گردن کی قید=ایسُ قُن = زبردستی کی ذمہ داری (محاووہ)۔

عربی میں حَرث: کھیت=کھیتی، بُروشسکی میں ہَرِسُ=ہَل۔

// سطح=شِتیَ=LEVEL

سنسکرت: بھاشا=باشُ=زبان۔

// شریٔ: جناب=صاحب=مسٹر۔ بُرو: شِریٔ ڈُکوٗ=معزّز سُتون۔

ہندی: بائی = مہارانی، رانی، بیگم۔ بُرو: رَشیٔ بائی، ہَریٔ بائی، پُنابائی،

تھاٗ کریٔ تُرماٗ اَلتمبوٗ

روزیٔ بائی۔

پُن: سنسکرت: خیرات، صدقہ، نیک کام۔ بُرو: پُن، مَنوٗکُر، پُنوٗ، پُنیٔ۔

مَن: (ھندی) دل، جی، خاطر، ضمیر۔ بُرو: مَنوٗ، مَنیٔ نام کے لیے۔

طشتری (فارسی) بُروشو: تَشپیٔ۔

غَم (ع) غم = زُپُسں = گِرپاٗ۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تحقیق کرتے رہو چاہے ایک لفظ کیوں نہ ہو (۲)

عربی: اَطلَس = ہَدیرَس۔ایک قیمتی کپڑا۔ HADIRAS

// خَبَر = خَبَر

// خَیر = خیر

// خُمار= خِمور = شوق

فارسی: سزا=سزا

// سُست ،سُستی

// بلند= بَلَک

// اُرکَر کرے جوڑس بَلَندو (تھانُم = غالِب)،بھیڑیا پر بھی اُس کا بچہ

// غالِب رہتا ہے۔

// غنو (بیج = تُخم=SEED)ایک شخص کی بیٹی کا نام غُنو تھا،مگر وہ اپنی بیٹی سے بیزار تھا،ایک دن اُس نے کہا: اَی غُنومو نرے شَنی غنو ڈُم کرے بِزار،بیٹی ''غُنو'' کی وجہ سے کیاری کے بیج=غُنو سے بھی بیزار ہو گیا۔تو یہ کہاوت ہو گئی۔

بُسوسُوے بَرُ اَمُپسِ کرے ٹاک نا اَمی یارے پَھت۔ ترجمہ:تم چاہو تو میرے مُنہ کو باندھ دینا،لیکن مجھے میری ماں (گائے) کے پاس رہنے دینا۔

ضمائرِ مُتّصِل کی سات قسمیں ہیں
اَ مِ گ مَ اِ مُ اُ

ہاتھ = رِین = اَرِین، مِرِین، گُرِین، مَرِین، اِرِین، مُرِین، اُرِین۔

آواز = چِھر = اَچِھر، مِچِھر، گُچِھر، مَچِھر، اِچِھر، مُچِھر، اُچِھر۔

بدن = ڈِم = اَڈِم، مِڈِم، گُڈِم، مَڈِم، اِڈِم، مُڈِم، اُڈِم۔

جگہ = یک = اَیکُ، مِیکُ، گُیکُ، مَیکُ، اِیکُ(- یکُ)، مُیکُ، اُیکُ۔

ماں = مِیءَ = اَمِیءَ، مِمِیءَ، گُمِیءَ، مَمِیءَ، اِمِیءَ، مُمِیءَ، اُمِیءَ۔

گود = لَمت = اَلَمت = مِلَمت، گُلَمت، مَلَمت، اِلَمت، مُلَمت، اُلَمت۔

نقشِ پا = ہُو = اَہُو، مِہو، گُہُو، مَہُو، اِہُو، مُہُو، اُہُو۔

قابلیّت = یالِیءَ = اَیالِیءَ، مِیالِیءَ، گُیالِیءَ، مَیالِیءَ، اِیالِیءَ، مُیالِیءَ، اُیالِیءَ۔

ایڑی = غَان، اَغان، مِغان، گُغان، مَغان، اِغان، مُغان، اُغان۔

ٹھوڑی = سَنْ = اَسَنْ، مِسَنْ، گُسَنْ، مَسَنْ، اِسَنْ، مُسَنْ، اُسَنْ۔

مُنہ = خت = اَخت، مِخت، گُخت، مَخت، اِخت، مُخت، اُخت۔

پیشانی = پَھٹِیءَ = اَپھٹِیءَ، مِپھٹِیءَ، گُپھٹِیءَ، مَپھٹِیءَ، اِپھٹِیءَ، مُپھٹِیءَ، اُپھٹِیءَ۔

دانت = مرے = اَمرے، مِمرے، گُمرے، مَمرے، اِمرے، مُمرے، اُمرے۔

کُہنی = سُسُن = اَسُسُن، مِسُسُن، گُسُسُن، مَسُسُن، اِسُسُن، مُسُسُن، اُسُسُن۔

تھاَ کرے اَلتَر بَن

نوٹ :اِیَکُ (— یَکُ)، اِیالیِ (— یالیِ) اِس کی تَوجیہہ بعد میں ہوگی، اِن شاءاللہ۔

یوسٹن امریکہ
۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قواعد: ضمائر

پوِدا = میَس = اَمیَس، مِمیَس، گُمیَس، مَمیَس، اِمیَس، مُمیَس، اُمیَس۔

چہرہ = سُکِلُ = اَسکِلُ، مِسکِلُ، گُسکِلُ، مَسکِلُ، اِسکِلُ، مُسکِلُ، اُسکِلُ۔

ہتھیلی = تَتَسُ = اَتَتَسُ، مِتَتَسُ، گُتَتَسُ، مَتَتَسُ، اِتَتَسُ، مُتَتَسُ، اُتَتَسُ۔

ناک = مُپُسُ = اَمُپُسُ، مِمُپُسُ، گُمُپُسُ، مَمُپُسُ، اِمُپُسُ، مُمُپُسُ، اُمُپُسُ۔

سَر = یِٹس = اَیِٹسُ، مِیِٹسُ، گُیِٹسُ، مَیِٹسُ، اِیاَٹِسُ (یَٹسُ)، مُیِٹسُ، اُیِٹسُ۔

مُنہ میں = خَچیٖ = اَخَچیٖ، مِخَچیٖ، گُخَچیٖ، مَخَچیٖ، اِخَچیٖ، مُخَچیٖ، اُخَچیٖ۔

پُشت = وَلُدَسُ = اَوَلُدَسُ، مِوَلُدَسُ، گُوَلُدَسُ، مَوَلُدَسُ، اِوَلُدَسُ، مُوَلُدَسُ، اُوَلُدَسُ۔

آنکھ = لُچِنُ، اَلُچِنُ، مِلُچِنُ، گُلُچِنُ، مَلُچِنُ، اِلُچِنُ، مُلُچِنُ، اُلُچِنُ۔

پاؤں = وُٹِس = اَوِٹسُ، مِیوِٹسُ، گُوِٹسُ، مَوِٹس، اِیوِٹس، مُوِٹس، اُوِٹس۔

زانو = گھٹنا = دُمُسُ = اَدُمُسُ، مِدُمُسُ، گُدُمُس، مَدُمُس، اِدُمُس، مُدُمُس، اُدُمُس۔

اُنگلی = مِس = اَمِس، میمِس، گُوَمِس، مَمِس، اِیمِس، مؤمِس، اوَمِس۔

بوسٹن امریکہ

۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاکرے الترا سکو

قواعد ۔ ا

ہے کا ترجمہ چار قسم کا ہوتا ہے(۱) مرد ہے = ہِر بَی ، (۲) عورت ہے = گُس بوٗ، (۳) درخت ہے = توٗم بِلاٗ، (۴) پھل ہے = پَھموٗل بیٗ۔

مرد ہیں = ہِری بان، عورتیں ہیں = گُشِکَنڈبان، درخت ہیں = توٗم بِڈاٗ = بِڈَن، پھل ہیں = پَھموٗل بِئیِن۔ انگور کی بیل = شُن کو بیٗ اور اُس کے پھل انگور کو بِلاٗ کہتے ہیں اور باقی تمام درختوں اور پودوں میں سے ہر ایک کو بِلاٗ اور ہر پھل کو بیٗ کہا جاتا ہے، اور چھوٹے بڑے جانور کو بیٗ کہتے ہیں، بے جان چیزوں میں سے جو ٹھوس ہو اُس کو بیٗ اور جو سَیّال ہو اُس کو بِلاٗ کہتے ہیں، لیکن دوا جیسی بھی ہو، اُس کو مِلیٗ بیٗ کہتے ہیں۔ بجلی اور گیس کو بیٗ کہا جاتا ہے۔

پُشوریٗ (گھی کا بڑا گولا، جو گوجال میں بناتے ہیں) اس کو بیٗ کہتے ہیں۔ گھی = مَلتَس کو بِلاٗ، مگر جن کو بیٗ ، پَری کو بوٗ کہتے ہیں، شیطان کو بعض بی اور بعض بیٗ کہتے ہیں۔

بی ۔ آر ۔ اے آپ اس کو ایک بڑا مقدس فریضہ سمجھیں یہ کارِ بیگار (رَجاکی) ہرگز نہیں، میں آپ سب سے بہت راضی ہوں میرا درویشانہ دل خیر خواہی اور محبت کی زبان سے مُسلسل آپ سب کے لئے دعا کرتا رہتا ہے آمین!

یوسٹن امریکہ

۲۹ جون ۲۰۰۳ء

تھاٗ کرےٗ اَلتَروَلتوٗ

قواعد۔ ۲

اسمِ تصغیر

باپ = اَپاَ	اَپاَیوٗ
باپ = تَتیَ	تَتیَ یوٗ
ماں = مَماَ	مَماَیوٗ
بھائی = کاَ کاَ	کاَ کاَیوٗ
خوبصورت = تتاَی	تَتَیوٗ
باپ = بَباَ	بَباَیوٗ
ماں = زِزیَ = زیَ زیَ	زِزیَ یوٗ = زِیَ زِیَ یوٗ
گھوڑا = ہَغُر	بُوٗڈوٗکوٗ
آٹے کا ذخیرہ دان = چَغُر	بُوٗڈوٗک
تالاب = پھریَ	ڈو کوٗ
سپیدار = جرپاَ	ہُلخ
گھر = ہاَ	گُٹیَ
رسّی = گشک	وَلگیَ
ٹوکرا = گِرَن	کھریٹیَ
بوجھ = بَلداَ	بَٹوٗ
بوجھ = بَلداَ	ژپاَ

تھاَ کرےِ اَلترچُندوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

بکرا = ہَلدِین	ژیئت یا بُٹَر
غلہ اور آٹا بوجھ کرنے کے لئے کھال کا	
دومنی بیگ = سَرمُڈ	میئس
درختِ خوبانی = ژُوٚے توٚم	میئس
بیل = بَر	ہِیَر
بچھڑا = بُوٚسُوسُوٚ	بوٚشوٚ

بوسٹن امریکہ

۳ جولائی ۲۰۰۳ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قواعد ۔ ۳

اسمِ واحد میں "سِین" اور اسمِ جمع میں "شِین"

"س"	"ش"
پرندہ = بَلَس	بَلَشوٗ
گوسفند = اَچَس	اَچَشوٗ
کوڑی = چِکَس	چِکَشوٗ
ایک ریشہ دار بوٹی = پَھریٔس	پَھریٔشوٗ
غنی = غَمیٔس	غَمیٔشوٗ
چربی = بِس	بِشوٗ
ڈھیلا = غُس	غُشوٗ
اُن کی زبان = اُومُس	اُومُشوٗ
اُن کی زبان = یُومُس	یُومُشوٗ
اوکھلی = تَنوٗس	تنوٗشوٗ
زُلف = اِپھِنس	اِپھِنشوٗ
اُس کا پوتا = ایٔمِس	ایٔمِشوٗ
بیلن = غَیس	غَیشوٗ
آٹے کا پیڑا = بوٗنس	بوٗنشوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

وہ لکڑی جس پر کچّا گوشت کاٹتے ہیں = پَہنِس	پَہنِشوٗ
چربی کا گولہ = موٹِس	موٹِشوٗ
نہر کا فرشی پتّھر = گوٹَس	گوٹَشوٗ
کیاری = کُھٹُکس	کُھٹُکشوٗ
سیڑھی کا زینہ = چِھسے اِمیکُس	اِمیکُشوٗ

بوسٹن امریکہ

۳ جولائی ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قواعد ۔ ۴

نونِ وحدت کی مثالیں

مرد = بِر	بِرَن = بِن بِرَن = ایک مرد
عورت = گُس	گُسَن = بِن گُسَن = ایک عورت
پھول = اَسقُر	اَسقُرَن
گھوڑا = ہَغُر	ہَغُرَن
کتاب = کِتاپ	کِتاپَن
چڑیا = ڞِن	ڞِنَن
لڑکا = ہلیَسَن	ہلیَسَن
گدا (فقیر)= گدا	گدان
بادشاہ = پادشا	پادشان
دریا = دریا = سِندآ	دریان = سِندَن
مٹھی = مُخ	مُخَن
آدھا = لَپ	لَپَن
اونٹ = اُٹ	اُٹَن
چھوٹا = جوٹ	جوٹَن
بڑا = اُیُم	اُیُمَن
دانا = دانا	دانان
نادان = نادان	نادانَن

یوسٹن امریکہ

۴ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاَ کرےَ اَلتَر بُنچوَ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قواعد ـ ۵
"کافِ تبعیض" = "ک"

واحد	جمع	بعض
مرد = ہِر	ہِریَ	ہِریک
مارخور = گِریَ	گِریَ	گِریک
لڑکا = ہلیہَسن	ہلیَشوَ	ہلیَشوَیک
بُوٹ	بُوٹ	بُوٹک = بُوٹیک
خرگوش = سَر	سَروَ	سَروَیک
لومڑی = ہَل	ہَل جوَ	ہَل جوَیک
کبوتر = تَل	تَل جوَ	تَل جوَیک
اونٹ = اُٹ	اُٹنڈ	اُٹنڈِک
تلوار = غتینخ	غتاکَ	غتاکِک
درختِ توت = بِرَنخ	بِراکَ	بِراکِک
پودا = میَش	ماکَ	ماکِک
کانٹا = چِھش	چھاکَ	چھاکِک
سیب = بالت	بالت = بالت	بالتِک

یوسٹن امریکہ

۴ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاَ کرےَ اَلتَرتورُموَ

قواعد (٦ اے)

اسمِ واحد میں ''ن''	اسمِ جمع میں ''ی''
پتّھر = دَن	دَیو
چڑیا = ضِن	ضِیو
عُقاب = گرمُن	گرمُیو
تنا = گمُن	گمُیو
مالک = دَمَن	دَمَیو
بٹیر = غُون	غُویو
دُشمن = دُشمَن	دُشمَیو
گونگا = لَغن	لَغیو
آستان = استان	استایو
ٹوکرا = گِرَن	گِرَیو
انڈا = تِکثن	تِکثیو
بڑا سانپ (اژدھا) = ہرگِن	ہرگِیو
کاشغری دیگ = چِدِن	چِدِیو
مکھی = پِھن	پِھیو
پسو = کِھن	کِھیو
چیونٹی = کھوِن	کھوِیو

تھا کرے اَلترتُرما بَن

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سائیس = اَشتَن	اَشتَیوٗ
مینگنی = بَرپَن	بَرپَیوٗ
درخت وغیرہ کا بالائی سرا = اِتَھن	اِتَھیوٗ
مَشکیزہ = گِرگِن	گِرگیوٗ
دُربین = دُربِن	دُربِیوٗ

بوسٹن امریکہ

۱۱ جولائی ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قواعد (٦ بی)

واحد ''ن''	جمع ''ی''
کاہن = بِٹَن	بِٹَیوٗ
تھیلی = بُتُن	بُتُیوٗ
پَسلی = یالمُن	یالمُیوٗ
کُہنی = سُسُن = اِسُسُن	سُسُیوٗ = اِسُسُیوٗ
ایڑی = غان = اِغان	غایوٗ = اِغایوٗ
کوّا = غہ = غان	غایوٗ
شیطان = شیطان	شیطایوٗ
صابون = صَبوٗن	صَبوٗیوٗ
گدھا = ژَکُن	ژَکُیوٗ
جوان = جُوان	جُوایوٗ
دوست = یَران	یَرایوٗ
مُحِب = شُلُ گوٗین	شُلُ گیوٗ
پھول دان = پھول دان	پھول دایوٗ
ORIOLE = اوریول = مَیوٗن	مَیوٗیوٗ
دسترخوان = دستَر خوان	دستَرخوایوٗ

تھا کے اَلتَرتُرما اُسکوٗ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مہمان = مہمان	مہمایو
میزبان = میزبان	میزبایو
دہقان = دہقان	دِیقایو = دہقایو
نعت‌خوان = منقبت خوان	نَعت خوایو
مینڈک = غُرقُن	غُرقُیو
جوڑا = اِمَن	اِمَیو
کمند = کَمَن	کَمَیو
مکڑی = پِھرَن	پِھرَیو

بوسٹن امریکہ

۱۱ جولائی ۲۰۰۳ء

مصدرِ خاص (۱)

غَسَکوٗ دُویلَس	دوغَٹِمیٔ
چَھاؔ اُچھِکَنس	بانَس
دِسَخه = دِسَخاؔ اِچھِکَنس	ایسقَٹَس
بأیِ مال ایَٔتس	ڈُوٗر ایَٔتس
ژگَیِچکَ = ژگَٔرے چِکَ اِرگَنس	اِلترقِیَس
گگٹِی ایسِرَس	ہِرہَغُر مَناس = چَماٹ ایَٔتس
ہُلمایَس اِپُھلتِنس	
دوتَر کِنَس	

کراچی

جمعہ، ۱۶ اپریل ۲۰۰۴ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

مصدرِ خاص (۲)

اَمر	مصدَر
غَسکوٗ دُویَل	غَسکوٗ دُویَلَس
چَھاٗ اُچھکِن	چَھاٗ اُچھکِنَس
دِسَثه = دِسَثاٗ اِچھکِن	دِسَثه = دِسَثاٗ اِچھکِنَس
بأیِ مال ایٰتیٗ	بأیِ مال ایٰتَس
ژگیِچکٗ = ژکٗرے چِک اِرگِن	ژگیِچکٗ = ژکٗرے چِک اِرگِنَس
گکٹیٗ ایسِر	گکٹیٗ ایسِرَس
ہُلمایٹں اِپُھلتِن	ہُلمایٹں اِپُھلتِنَس
دوتَرکِن	دوتَرکِنَس
دوغٹِمیٗ (چُپ مَنِمیٗ)	
ہان	ہانَس
ایسقٹ	ایسقٹَس
ڈُوَر اے	ڈُوَر ایٰتَس
اِلتَرقیٗ	اِلتَرقِیَس
ہِربغُرمَنین = چَماٹ ایتِن	ہِر بغُرمَناس = چَماٹ ایٰتَس

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تکرار وحذف کا ایک نمونہ

اصل (مصدر)	دوسری شکل	تیسری شکل
دَر	دَردَر	دَدَر
قَر	قَرقَر	قَقَر
جَم	جَم جَم	جَجَم
بَل	بَل بَل	بَبَل
تَن	تَن تَن	تَتَن
کَر	کَر کَر	کَکَر
پَھل	پَھل پَھل	پَھپَھل
ڈِم	ڈِم ڈِم	ڈِڈِم
تَم	تَم تَم	تَتَم
جوَٹ	جوَٹ جوَٹ	جوَ جوَٹ
گُر	گُر گُر	گُگُر
ڈُل	ڈُل ڈُل	ڈُڈُل
جَل	جَل جَل	جَجَل
بِل	بِل بِل	بِبِل
زَل	زَل زَل	زَزَل

تھاَ کرے اَلتَرتُرماَ تَھلوَ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ہِل	ہِل ہِل	ہِہِل
غَم	غَم غَم	غَغَم
چُھٹ	چُھٹ چُھٹ	چُھچُھٹ
ٹوَپ	ٹوَپ ٹوَپ	ٹوَٹوَپ
لَم	لَم لَم	لَلَم
کَم	کَم کَم	کَکَم
چَھکؔ	چَھکؔ چَھکؔ	چَھچَھکؔ
چَر	چَر چَر	چَچَر
ہِک	ہِک ہِک	ہِہِک
دَل	دَل دَل	دَدَل
رِک	رِک رِک	رِرِک
دَن	دَن دَن	دَدَن
وَکؔ	وَکؔ وَکؔ	وَوَکؔ

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تصغیر، تقلیل اور تکرارِ مخلوط

دو مصدر	تقلیل	تصغیر و تقلیل	تکرارِ خلوط
پَھو	پھاَو (کَمَن پھو)	پھیَو (کَمَن پِھو)	پِھو پَھو
بَو، بِو	باَو	بیَو	بِوبَو
تَو، تِو	تاَو	تیَو	تِوتَو
قَو، قِو	قاَو	قیَو	قِوقَو
لَو، لِو	لاَو	لیَو	لِولَو
جَو، جِو	جاَو	جیَو	جِوجَو
مَو، مِو	ماَو	میَو	مِومَو
ڈَو، ڈِو	ڈاَو	ڈیَو	ڈِو ڈَو
سَو، سِو	ساَو	سیَو	سِو سَو
غَو، غِو	غاَو	غیَو	غِو غَو
ہَو، ہِو	ہاَو	ہیَو	ہِوہَو
غَرَو، غِرِو	غراَو	غریَو	غِرِو غرَو
تَڑَو، تِڑِو	تَڑاَو	تِڑیَو	تِڑِو تَڑَو
ژَڑَو، ژڑِو	ژَڑاَو	ژڑیَو	ژڑِو ژَڑَو

تکرار کے نمونے

تین مصدر	تکرار(۱)	تکرار(۲)	تکرار (۳)
قَر، قوَر، قِر	قَرقَر	قوَر قوَر	قِرقِر
تَس، توَس، تِس	تَس تَس	توَس توَس	تِس تِس
ٹَھم، ٹھوَم، ٹِھم	ٹَھم ٹَھم	ٹھوَم ٹھوَم	ٹِھم ٹِھم
ڈَک، ڈوَک، ڈِک	ڈَک ڈَک	ڈوَک ڈوَک	ڈِک ڈِک
کَر، کوَر، کِر	کَرکَر	کوَر کوَر	کِرکِر
لَس، لوَس، لِس	لَس لَس	لوَس لوَس	لِس لِس
تَپ، توَپ، تِپ	تَپ تَپ	توَپ توَپ	تِپ تِپ
شَر، شوَر، شِر	شَرشَر	شوَر شوَر	شِرشِر
سَر، سوَر، سِر	سَرسَر	سوَر سوَر	سِر سِر
خَر، خوَر، خِر	خَرخَر	خوَر خوَر	خِرخِر
غَر، غوَر، غِر	غَرغَر	غوَر غوَر	غِرغِر
جَن، جوَن، جِن	جَن جَن	جوَن جوَن	جِن جِن
سَل، سوَل، سِل	سَل سَل	سوَل سوَل	سِل سِل
لَٹ، لوَٹ، لِٹ	لَٹ لَٹ	لوَٹ لوَٹ	لِٹ لِٹ

فعل کی تصغیر و تقلیل

تین مصدر	تقلیل	تصغیر و تقلیل (۱)	تصغیر و تقلیل (۲)
قَر، قوَر، قِر	قآر (کَمَن قَر)	قوَر (کَمَن قوَر)	قِیَر (کَمَن قِر)
ڈَک، ڈوَک، ڈِک	ڈآک (کَمَن ڈَک)	ڈوَک	ڈِیَک
ٹھَم، ٹھوَم، ٹھِم	ٹھآم (کَمَن ٹھَم)	ٹھوَم	ٹھِیَم
خَر، خوَر، خِر	خآر (کَمَن خَر)	خوَر	خِیَر
تَس، توَس، تِس	تآس	توَس	تِیَس
لَٹ، لوَٹ، لِٹ	لآٹ	لوَٹ	لِیَٹ
دَل، دوَل، دِل	دآل	دوَل	دِیَل
غَر، غوَر، غِر	غآر	غوَر	غِیَر
جَل، جوَل، جِل	جآل	جوَل	جِیَل
زَن، زوَن، زِن	زآن	زوَن	زِیَن
تَپ، توَپ، تِپ	تآپ	توَپ	تِیَپ
قَپ، قوَپ، قِپ	قآپ	قوَپ	قِیَپ
تَن، توَن، تِن	تآن	توَن	تِیَن
سَر، سوَر، سِر	سآر	سوَر	سِیَر

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for united humanity

نوٹ: ''قَر'' کی نسبت سے ''قوّر'' میں معنیٰ کی تصغیر ہے، اور ''قِر'' میں آخری تصغیر ہے، تصغیر کا مطلب ہے کسی چیز کو پیار سے یا حقارت سے چھوٹی قرار دینا، اور تقلیل کے معنی ہیں کسی چیز کو کم کرنا۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تھاٗ کرۓ اَلتوٗ اَلتَر التوٗ

ذخیرۂ الفاظ بہ طریقِ اضداد

چھسّ	کَھيِ	کم	بُٹ
		ٹوَک	لَپ
سِنداٗ	تلیٔ	ہُرگوٗ	غُواٗ
		چیئی	غُوَہ
بغُرَڑےٗ	کٹَل	چَپ	پھَٹَک
غُٹُم	تَلسوٗ	ٹَک	تَھر
اَسیٔر	مَتھن	چھوٹ	تھاٗر
غمیٔس	تَرق	گٹی	پَھودَو
شُواٗ	بغَرک	دَمَن	ڈوٗن
بہشت	دُوزق	مالک	نوکر
راٗحت	ابَش	بادشاہ	کُیوٗچ
جَٹ	جوٗٹ	رَت	ڈوٗک قَم
وَرژ	غَلِیس	دَيِ	اَشاتو
دِرُم	دَغُوٗی	دَغَنم	دِکُٹُم
سِم	ایسِم	دَل	خاٗ
بیٔرسّ	غَسِسّ	دال	خاٹ
بیٔرُم	غَسُم	بُرُٹُم	دِییٔم
ساٗ	تَھپ	شِنیٔ	بَیٔ

تھاٗ کرے اَلتو اَلترا سکوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

سَخا	یُوٰلجیٰ	دَتُوٰ	گرُوٰ
تاٰزه	ناخوٰش	مَل	بَسیٰ
گھچرس	ڈٹ مناس	ایٰس	فوٰن
ڈکوٰر	دُروم	خُرک	سِقاٰ
یارُم	یُٹم	چِلُم	جَچَرُم
دوٰیِ	غَیِ	تھوٰس	میٰن
چِل	پُھوٰ	سیٰل	سَر
جَمِپ	اِیموٰ	اُرک	بیٰلِس
یَٹرے	یارے	جاٰس	پھاٰت
شَے	بِشکرے	نوٰک	ژیٰک
بُن	دَن	اِتیٰ	کِھتیٰ
بُن	ہَرینٰخیٰ	تُر	کِشتی (کشکول)
غَشِل	گگیٰ	گِلیٰ	ہَریٰس
دَو	شیٰ	خَم	سَپک
پَھموٰنڈل	گنخ	یَٹرے کُس	یارے کُس
ہَر	بُواٰ	دُوَلس	بوٰیَس
مُٹوٰک	ہَلکُم	چَپ	سَرکرے
ژُوٰ	گس	ہَرَلت	بوت
بُٹ	کَم	دیارڈس	جاٰک مَناس
خوشیٰ	غمیٰ	ہُلجایَس	دِکِھرَس
جِیندوٰ	اِیرُم	دیٰڈیَس	یوٰرَس

تھاٰ کرے اَلتوٰ اَلترولتوٰ

تھیڑ	صفا	یوَیَس	اِشیرَس
نُکوچَن	دِئیَن	یَردُوسَس	اِلجیَ وَلَس
یَرُم	اِلجُم	دیَسمَنَس	ایَقُوشَلَس
شرے	پَچِئرے	ہَرکیَ	وَٹ
جِل	بُوَر	دِلک	پھیِتِک
اَیَش	بِردیَ	دیَشَم	بیَٹ
سُجونوَ	اجونوَ	دِسَرَس	غُلاس
گن	اکَن	غِڈِک	دُمَنُم
سُباَدوَ	ابادوَ	ٹُکرے	بَسک
سُموَلوَ	اَمُوَلوَ	سِرگن	مَدَل
سُک	دُک	اُلُم	ہوَلُم
ہوَلُم	ہالُم	دَلبَٹ	یارے
چرِش	گلتَر	بشقَر	اساَ
یُوڑس	یَڑس	سُبوَم	ابوَم
کُردیَ	گُپَلتِک	وَرذ	اَپَرذ
ہَلدین	بَسکَرَٹ	گِہُوموَ	اکِہُم
چھرداَ	یَہُم	قَرُم	سَسَا
کِھی	غَتیَنخ	دُشوَقُم	دُچھَنُم
پِھنچ	بُلاَ	اَسقَر	چھِسَ

بہ طریقِ اضداد

بلا	چیکی	اِمَن	بِرگہ
کھاس (کھاش مناس) (رینگنے والا)	تار (تارمناس) (اُڑنے والا)	سِسِنُم	توق
بِرسِس	سِلاژن	بُرگس	گِلیگِنُم
بِلیٔس	دَسِن	اِچت	تیر
دُو	مَمُوشی	بپالوٗ	تَرقَن
مَتُم	بُرُم	بُنڈ	بَیَن
بُواَٹَر	حِیَر	نیزہ	گیری
جُوان	مَپیر	تُرغوٹ	سُو
یَچِی	یُوچی	حِل بَیُو	بُمَر بَیُو
اُلکُم	ہولکُم	تَل	پَھرش
اِیَلجااَقِس	یارقِس	پَھری	کَک
ہَن	اَلتاَ	غَس	گَن
زندگی	موت	غَتَنُم	اَقتَنُم
غُسأنُم	کُھٹ	غَقُٹ	لاَیِ
ژکُن توم	میوا توم	پَھرڈِن	بَساَ
مَمُوتو	بالت	گشک	وَلگیِ

تھاَ کرے اَلتو اَلتَرمِشندو

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سَقرِکی	غییک	گِرَن	کھریٹی
جُروٹی	ژُو	ٹِس	ڈمبوڑ
میش	ژُو	پَھلو	تغوک/دَغووَک
گڅے	ڈمو	کَھن	گِرَم
بُلغ	جَرپا	میش	سَرمُڈ
دَس	دُروم	ترِک	گِرگِن
دَس	شِقَم	وَلگی	جٹی
دَس	اَبات	بُڈوک	چِغُر
چوڑ	تَھلا	ڈکو	شِری ڈکو
اِسکِل	اِوَلدَس	شِیڈے	مَناٹے
اِتَھن	گمُن	بالرے	ہِکڈے
ایس	اِوَٹ	دَلپا	خٹپا

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ہم وزن الفاظ

قِزِل	بِچِل	گشکُر	بَسُپُر
قَزَق	سَبَق	دُلدُل	بُلبُل
لَمبوٗق	صندوٗق	شَلداٗ	بَلداٗ
خرگوٗ	پھرکوٗ	بَلبَل	گلگل
بَراي	شَراي	گِلتِر	غِلتِر
گَرک	تَرک	ڎَپَن	چَپَن
وَرڈ	دَرڈ	چَرکَٹ	دَلبَٹ
زَماٗک	بَساٗک	دُرمُٹ	بُرپُٹ
گوٗٹیٗ	ج(روٗٹیٗ)	کھاي	لاي
ڈوٗم	روٗم	ماک	چھاک
یُرماٗ	یُرغاٗ	میٚس	تیٚس
بَراٗغه	دِراٗغه	پیٚشیٗ	تیٚشی
بُوٗر	یُوٗر	لیٚس	میٚس
ژَربَس	جَرمَس	مُندِس	شُلُ چِرِس؟
مَیوٗن	اگوٗن	ڈمپھوٗق	سَندوٗک
جوٗنیٗ	اوٗنیٗ	بَلخ	سَلخ
موٗن	یوٗن	گنخ	مَنخ

تھاٗ کرے اَلتوٗ اَلتر اَلتمبوٗ

مۄن	گۄن	بَلَنڈ	قَپَنڈ
شاٰم	کاٰم	دُربِن	گرگِن
رَبوٗکٔ	گٹوٗکٔ	خَپ	قَپ
تلِکٔ	گلِکٔ	چَمَق	جَتَق
برئ	گرئ	کَھخ	رَخ
تلِسٔ	پَھرِسٔ	مَدُر	بغُر
دِندِسٔ	چِندِسٔ	برِقس	گِرکِس
گِرچه	بِلچه	پِھرکنس	چِرکَنَس
خَنداٰ	بَنده	تُراٰغَسٔ	بُلاٰغَسٔ
تُلپوٗ	غُلجوٗ	دُ(ماي)	پ(داي)
گٹِسٔ	ہَرِسٔ	ضَپ	تَھپ
ہَمجَم	امتم	گگوٗ	شُروٗ

۱۹۸۱/۱۲/۱۳

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ایسے الفاظ کا نمونہ جن کے آخر میں څ ہے

گنڅ	بَلاڅ	چَنڅ = دفعہ = بار
مَنڅ	سِنڅ	سَلڅ
بُلڅ	بَلڅ	توَلڅ
مُڅ = مُٹھی	لَڅ	مُڅیَ
کَڅ	سُڅ، سوَڅی	کَھڅ
بَڅ	رَڅ	راڅی
بَریَنڅ	پُھو بَریَنڅ	غَتیَنڅ
قَنڅ	میَلڅ = اِمیَلڅ	کَنڅ
اِلڅ	رُڅ = رُڅوَ	څوَ = اَڅوَ
لیَڅ	خُروَنڅ	بیَلڅ
کِڅ = کِرچ = تلوار	بیَڅ	گسَنڅ
باَڅ	پُڅ	گڅ
گوَکُڅ		

کراچی

جمعرات، ۲۴ اپریل ۲۰۰۳ء

تھاَ کےَ اَلتوَاَلترتورُموَ

ہر لفظ کا آخری حصّہ ہے:- ڭ

سَڭ	پَلَڭ(۱)	حِڭ
شَڭ	مَلَڭ	غَڭ(غاتوٗ)
رڭ	چَڭ	جَڈڭ
بَڭ	چَھڭ	جُوٗ+کَڭ
نَڭ	ٹھڭ	خوَڭ
بَڭ	دَڭ	قوَڭ
جَڭ(۱)	زَڭ(۱)	ڈڭ(روٹی پکانا)
تَڭ (۱)	مَڭ	ٹَڭ(ناصاف)
ٹَڭ(ابرآلود)	وَڭ	زَڭ(۲)
اَڭ	بَدَڭ	لَڭ(۲)
قَڭ	ڈڭ(دفنانا)	پَلَڭ(۲)
پَھَٹڭ	گَڈڭ	جَڭ(۲)
قَرَڭ	پَھرَڭ	شَڭ(احتیاط)
درَڭ	بَسَڭ	تَڭ(۲)
ترَڭ	کِھَڭ	شَتَڭ
ژَڭ	تُرَڭ	یَڭ
ڈڭ(سخت)	مَخَڭ	تِلِیٗڭ

ڈُوَڭ	زَڭ زَڭ	مِلِیڭ
غَڈَڭ	لَڭ(۱)	دَغوَّڭ
ڈَڈُڭ	جَرپَڭ	زرڭ
کَڭ	جل مَڭ	کھڑڭ
زَمَڭ	جَردَڭ	سَڑُڭ
ﭽﺮَڭ	غَرزَڭ	ٹِھڭ ٹَھڭ
ہرَڭ	کَھڭ کَھڭ	لِڭ لَڭ
ہُرَڭ	سَڭ	جَڭ مَڭ
غُیَڭ	تَرکَڭ	ہَرہَرَڭ
تَبَڭ	چَڭ(۲)	کُوَرڭ
غیٔنڭ	ترَڭ(۲)	اُوٗڭ
بَلَڭ	بَڭ(۲)	

تھاٗ کرےٗ اَلتوٗاَلترتُرماٗ التوٗ

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ہر لفظ کا آخری حِصّہ ہے: وُ

قَو	قَرَو	ضِوضَو	لَویَلَو
لَو	ٹَڈَو	غوغَو	لَوجَو
تَو	جَڈَو	غِوغَو	اَیَو
بَو	خَرَو	نَونَو	گَرَو
پَھو	دَ و	وَو وَو	پُھکپَھو
دَو	تِھشَو	بَوبَو	چَرَوپَرَو
اَو	بوٓپَھو	بِوبَو	جَوجَو
مَو	دِسَو	ڈَوڈو	شَوڈَو
کَو	قِوقَو	ڈَو ڈَو	نَوسَو
جَو	بَوجَو	تِڈو تَڈَو	چِل تَو
ٹَو	پَھودَو	خَرَو خَرَو	تَرشَو
چَو	اَوکَو	خِرو خَرَو	خِسرَو
خَو	ڈِو ڈَو	ٹِم پَھو	پَیرَو
خَو	تِو تَو	بِیُوسَو	سَرَو
رَو	قِرو قَرَو	مِندو	سَرَوسَرَو
زَو	تَھرشَوُ	بِرگَو	تَرَو تَرَو
سَو	بولےٓ دَو	گَڈَو	اِیَو اِیَو

تھاَ کرےَ اَلتوَاَلترتُرماَ اُسکوَ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

شَو	ٹوٹو	سَڈو	سوےسَو
سَو	قوقَو	جِلو	
ضو	لَولو	چَپَو	
غَو	توتَو	پِیچاٰ پِیچَو	
نَو	ہَوہَو	سِوسَو	
وَو	پَھوپَھو	جنڈاٰ پَھو	
بَو	مَومَو	قِچَو	
ژَو	جِوجَو	ترَو	
دو	رَو رَو	چَوچَو	
تَھو	زَو زَو	ہَیَو	
ڈو	شَوشَو	کَوکَو	
سَوسَو	ٹِم غَو		

نوٹ: ہر لفظ کے معنیٰ بخوبی سمجھ لینا ہے، اور اگر کوئی مشکل لفظ ہے تو بڑوں سے پوچھنا چاہیے۔

ہر لفظ کا آخری حصّہ ہے :۔ وٗ

شُروٗ	پُوٗپوٗ	اَکثاروٗ	چھتوٗ
دُروٗ	کَپوٗ	بوٗدوٗ	چاٹوٗ
اچھوٗ	چوٗ	چوٗدوٗ	ٹِیروٗ
گگوٗ	مُٹھشوٗ	اَلوٗ	سِیّروٗ
خِتوٗ	اَچشوٗ	اَثوٗ	جِیّلوٗ
دیوٗ	ٹُکوٗروٗ	مِہوٗ	سوِیتوٗ
پَھلوٗ	پُسکوٗروٗ	جَروٗ	کِھشوٗ
تَھلوٗ	سوٗروٗ	کاکوٗ	مَمُشوٗ
اَلتوٗ	قوٗروٗ	مآلوٗ	دُدوٗ
اُسکوٗ	ڈوَقوٗ	دادوٗ	بوٗشوٗ
چُندوٗ	شُٹکوٗ	شَکْ اوٗ	گُکُروٗ
ہُرگوٗ	پِھرکوٗ	زوٗ	گوٗکوٗ
بُسوسوٗ	غُندوٗ	ہوٗ	ثوکوٗ
باگوٗ	غُلپوٗ	مَلۓ بوٗ	زوٗنوٗ
ڈکوٗ	غُلجوٗ	چھوٗ چھوٗ (گھوڑا)	ڈوکوٗ
ٹِکوٗ	مَتوٗ	جَچوٗ	تُلتوٗپوٗ
دَروٗغوٗ	بوٗنوٗ	غُتوٗ	ہُلوٗ
اِپھاغوٗ	بُکوکوٗ	بَپوٗ	چوٗکوٗ

تھا کۓ اَلتوٗ اَلتَرتُرما چُند

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ڈُموٗ	بِیونوٗ	غُروٗ	اُلوٗ
ڈِموٗ	گروٗنوٗ	گآلجوٗ	
غُنوٗ	گِہوٗموٗ	غَمآموٗ	
دَلوٗ	سٹوٓنوٗ	ڈِٹھکآروٗ	
پَھقوٗ	اغآپوٗ	ہَمَگآروٗ	
ترَقوٗ	اَشآتوٗ	بَگآروٗ	
چُھموٗ	اَبآدوٗ	ہوٗنزوٗ	
سُوٗموٗ	اَضیموٗ	گُنڈوٗ	
توٗپوٗ	اَنیموٗ	اَلتَمبوٗ	
پھوٗکوٗ	اَگاہوٗ	بُڈوٗکوٗ	
ڈِروٗ	اَشآٹھکوٗ	جوٗٹوٗ	

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تھاٗ کرےٗ اَلتوٗ اَلترتُرماٗ مِشِندوٗ

ہر لفظ کا آخری حِصّہ ہے: ـــ وٗ

مَموٗ	شُشوٗ	بَرُوٗ
غشُوٗ	دَغوٗ	تراَ سُوٗ
دَتُوٗ	زُٹوٗ	اَخوٗ
گرُوٗ	جُرُوٗ	دُسُوٗ
یَخُوٗ	دَلوٗ	کُھوٗ
گٹُوٗ	خٹُوٗ	بُوٗ
بیُوٗ	اُلوٗ	نناَ کوٗ
ہرُوٗ (۱)	غُقوٗ	اَقوٗ
غَموٗ	غُقوٗ	اَسوٗ (جُگالی)
ژوٗ	گیوٗ	ڈُلوٗ
سُوٗ	غیوٗ (لنگڑا)	چھرُوٗ
گوٗ	پَھیُوٗ	سَغُوٗ
گوٗ	پَھیُوٗ (قُرعہ)	چُھوٗ (۱)
غُوٗ	شَتُوٗ	چُھوٗ (۲)
پھوٗ	سَتُوٗ	چُھوٗ (۳)
اُوٗ	اَکوٗ	ڈمبُوٗ
دُوٗ	اِچوٗ	قابُوٗ

تھاَ کرے اَلتوٗ اَلترتُرماَ تھلوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

جُوٗ	اَہجُوٗ (مجھے لے چل)	تَٹُوٗ
سُوٗ	بَقبُوٗ	اَپُوٗ (چَھس)
جُوٗ	بابُوٗ	مُقُوٗ
بَپُوٗ	آلُوٗ	غُلُوٗ
بُرُوٗ (۲)	چَربُوٗ	تُرُوٗ
دَرُوٗ	گنُدُوٗ	لُٹکُوٗ
زُرُوٗ	ڈُنڈُوٗ	پھالتُوٗ
مَرُوٗ	خُنڈُوٗ	ژُوٗ (کَنخ)
۱؎ اَلُوٗ	ہِندُوٗ	
غلغُوٗ	چاقُوٗ	
بُرغُوٗ	ہِچل پُھوٗ	
مُرکُوٗ	یبُوٗ	

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۱؎ اَلُو جمع ہے اَلِنی کی۔

نوٹ: اِن الفاظ کے آخر میں واوِ معروفِ مقصورہ (مختصر) ہے، جو صرف پیش کی آواز دیتا ہے۔

تھاَ کرۓ اَلتوٗ اَلترتُرماَ اَلتمبوٗ

خُصُوصی فہرست (۱)
(آپ کی مہارت کے لیے)

زِیر	زَبَر	پیش	یِ	آ
زِل	زَل	زُل	زِیَل	زاَل
پِھل //	پَھل	پُھل	پِیَل //	پھاَل
تِل //	تَل	تُل	تِیَل //	تاَل
غِل //	غَل	غُل	غِیَل //	غاَل
مِل //	مَل	مُل	مِیَل //	ماَل
خِل //	خَل	خُل	خِیَل //	خاَل
گِل //	گَل	گُل	گِیَل //	گاَل
جِل /	جَل	جُل	جِیَل //	جاَل
بِل //	بَل	بُل	بِیَل //	باَل
دِل //	دَل	دُل	دِیَل //	داَل
چِل //	چَل	چُل	چِیَل //	چاَل
		(مائس)		
تِھل //	تَھل	تُھل	تِھیَل //	تھاَل
شِل //	شَل	شُل	شِیَل //	شاَل
پِھر //	پَھر	پُھر	پِھیَر //	پھاَر

تھاَ کرے اَلتوٗ اَلتر تُرماَ بُنچوٗ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

گِر //	گَر	گُر	گِیر //	گاآر
ڈِر //	ڈَر	ڈُر	ڈِیر //	ڈاآر
ٹِھم //	ٹَھم	ٹُھم	ٹِھیم //	ٹھاآم
جِک //	جَک	جُک	جِیک //	جاآک
ٹِک //	ٹَک	ٹُک	ٹِیک //	ٹاآک
ڈِک //	ڈَک	ڈُک	ڈِیک //	ڈاآک
کِر //	کَر	کُر	کِیر //	کاآر
ڈِم //	ڈَم	ڈُم	ڈِیم //	ڈاآم
پِھس //	پَھس	پُھس	پِھیس //	پھاآس
تِپ //	تَپ	تُپ	تِیپ //	تاآپ
ہِسّ //	ہَسّ	ہُسّ	ہِیسّ //	ہاآسّ
دیٔ //	دآ	دُوٓ		

نوٹ: (۱) الفاظ کو جُدا جُدا پڑھیں (۲) خوب غور سے دیکھیے کہ ہر ایک کے کتنے معنی ہیں (۳) جن لفظوں کے نیچے ۲ لکھا ہوا ہے اسکا اشارہ ہے کہ آپ اسے دو دفعہ پڑھیں مثلاً "زِل" کو دُہرائیں تو یہ "زِل زِل" ہوگا، تاکہ معنوی طور پر دلچسپی پیدا ہو، پھر تیر کا مطلب ہے کہ آپ "زِل" کو "زَل" سے ملا کر پڑھیں تاکہ یہ "زِل زَل" کا مرکب بن جائے، اسی طرح "پِھل پَھل" اور "زِیل زاآل" ہے، جہاں جہاں ایضاً (//) ہے وہاں یہی اشارہ یعنی تیر ہے۔

تھاٗ کرےٗ اِسکی اَلتر

عمومی تحقیق

بُرنِقر اَستم	خداموؤ خدیئی	ارمنُم ٹھر مَنُم	حِلڈہ پھوؤ ایسپلَس
خداموؤ نذر	ایسُ لُم گزوٹو	ہُلُولِک بُلُولِک	ہُٹو
جیرے گاڑو	گشکرے بسا ایٹس	اُشتا با مَناس	بِربِشوق
دَن ایسرَس	قِت قِت = قِقت	دِپنے پُھٹ	اِلگٹ
سِکم درُوسی	گوما لِی	بَکّالو (مُوذِن)	مَجِد (مسجِد)
دِیَک	تُس لُم تبوقو		بُوہو
قَرُوہو	پُوہو	پاہو	چاہو
میو	اَگاہو	اَچکاہو	اَچاچو
اَغا آپو	تَھڈا آپو	قَرَب = قرآپ	جَغَپ = جغآپ
مَرَق = مرآق	کُرَٹ = کرآٹ کُرُوٹ	پھرَٹ = پھرآٹ = پِھریٹ	جَس = جاس = جُوس
دَل = دآل = دوَل	نَس = ناس = نِیَس	کَمَن = کامَن = کِمَن	پُھگَن = پِھگَن
قَر = قار = قوَر = قِیَر	خیُ مَناس = بَدَل مَناس	کالَن = حساب	مُجوَق (پُھندنا)

تھا کرے اِسکی اَلترَبَن

کَلبِ علی=کلبیؔ=کلوؔ	علیؔ مِنبر=بَروؔ
مالِک اَشدَر=اَشدَر	فَقِیر شاہ=فَقِروؔ
سگِ علی=سَگیؔ=سَگوؔ	لعل بیگ=لالوؔ
قَنبَر علی=قَمبَر	رعنا=رانوؔ
حیدر علی=حیدر=دَروؔ	راہ نُما=رانوؔ
گلدستہ=دَستاؔ	نَظَر عَلیؔ=نظر=نظروؔ
بدیعُ الجمال=بادل جمال=بادِلوؔ	گلاب بیؔ بیؔ=غُلاپ
محبوب علی=محبوب=بُوبوؔ	لُطفِ علی=لُطفیؔ=لُطوؔ
میرباز خان=میرباز=باسوؔ	شاہ دل امان=شادِلوؔ
شاہِ عالم=شالم	لَمبرؔق دِغَن لوؔق نِمیؔ

کراچی

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

تھاؔ کرےؔ اِسکیؔ اَلتر التوؔ

ترتیب

باترتیب	بےترتیب	باترتیب	بےترتیب
اِلجیِ یَر	یَر اِلجیِ	دال خا	خادال
وَرڈ ابَش	ابَش وَرڈ	یارے یٹے	یٹے یارے
اِتیِ کِھتیِ	کِھتیِ اِتیِ	اُلوَ ہوَلے	ہوَلے اُلوَ
ہاٗ بُسَیِ	بُسَیِ ہاٗ	مَل بَسیِ	بَسیِ مَل
چَل پُھوَ	پُھوَ چَل	ساٗ تَھپ	تَھپ ساٗ
سَپک گٹوَ	گٹوَ سَپک	بَپ چَھپ	چَھپ بَپ
یارُم یٹے	یٹُم یارے	دَل خاٗ	خاٗ دَل
ضَم تَھپ	تَھپ ضَم	یُو اِمیِ	اِمیِ یُو
یوَس مُوَیَر	مُوَیَر یوَس	یَس مُوَلُس	مُوَلُس یَس
ہِر گَس	گَس ہِر	گَس گِیاس	گِیاس گَس
ہِر بغُر	بغُر ہِر	ہئیِس بُواٗ	بُواٗ ہئیِس
دوَیِ غیِ	غیِ دوَیِ	یُوٹ اِریکٹ	اِریکٹ یُوٹ
جوَٹ اُیم	اُیم جوَٹ	ژوَ گَس	گَس ژوَ
لوَٹوَ لَق	لَق لوَٹوَ	ذَپ غَسَپ	غَسَپ ذَپ

نوٹ: اگر نظم میں بضرورت کوئی لفظ بےترتیب ہو تو جائز ہے۔

۲۹/۱۲/۱۹۹۶ء

تھاٗ کرے اِسکیِ اَلتَرا اُسکوَ

فصاحت کے لئے زاید کا طریقہ

لفظِ اصل و زاید	زاید لفظ	لفظِ اصل و زاید	زاید لفظ
ہرکی بٹَنڈ	بٹَنڈ	تیرتی	تی
چِل پُھو	پُھو	دُروَمَس	مَس
ہوَین چان	چان	گلی گٹو	گلی
شَنی مُروَن	مُروَن	ہُن دَن	ہُن
تَھمو بوَیو	بوَیو	دال ایَتَس	
اوَشو اپھارو	اپھارو	جام جمات	جمات
رجاکی دُواکی	دُواکی	ژٹ ترٹ	ترٹ
دِلک پھیَتِک	پھیَتِک	گس گِیاس	گِیاس
غِیَن جیئین	جیئین	تَل بَلَس	تَل
ضاَی بِیاَی	ضاَی	تھیَربُر	بُر
گل ضَے	ضَے	لوَق پوَق	پوَق
چِھس بُن	بُن	تُس کُلُس	کُلُس
بَپ چَھپ	چَھپ	گیَن چاَ	چاَ
گَن چِل	چِل	پَھل پَھلو	فَل
جُوَ میَں	میَں	جاَس پاَس	پاَس

تھاَ کرے اِسکی اَلتروَلتو

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

گاَر ساَر	ساَر	سوٗن ٹم	سوٗن
گس گِرَن	گِرَن	اُس بَر	بَر
چَل کَھرَس	کَھرَس	گٹ گریٔے	گریٔے
توٗم تَلوٗ	تَلوٗ	مال حال	حال
میٗن تاَن	تاَن	جُوٗبَپُوٗ	بَپُوٗ
خُرڈ خَندَل	خَندَل	ہوٗل مُغل	مُغل
بِلکٹ پِلکٹ	پِلکٹ	قَیٗو پیٗو	پیٗو
لاڈ پاڈ	پاڈ	قوپَو	پَو
بَوجَو	جَو		

ISW ES
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تھاَ کرے اِسکیٔ اَلترچُندوٗ

ذخیرۂ الفاظ کا ایک اور دلچسپ نمونہ

ـَ سُ	ـِ سُ	ـُ سُ	ـا سُ
اَس	ڈِس	ڈُس	بَلاس
نَس	بِس	گُس	غناس
گَرَس	بِلِس	بُس	گِراس
خَرَس	پَھَنِس	تُس	غَراس
یَلَس	غِسغِس	پُھوپُس	گِہاس
ہَس	ٹِھس	چَھمُس	دیَل کھاس
یَس	جوڑِس	خُس	بَراس
مِنَس	سِس	مُٹُھس	شَلاس
اَچَس	بیڑِلس	چُس	بَلکاس
دَس	غَسِس	جَٹکُس	دِراس
یُوٓسَس	چَقِس	یَٹکُس	بَقاس
دَلتَس	گِرکِس	دَرکُس	غُلاس
گَس	اَمِس؟	گرکُس	ایاس!
گوٓپَس	گوٓپِس	اِپُھس	چَھراس
بِسَس	بَبَرِس	اِدُمُس	تُراس
پَس	لَقپِس	ٹُھٹَھکُس	ساس

تھاٗ کرے اِسکیٰ اَلترمِشِندوٗ

بَلَس	یُوڑِس	پُھس	تَناس
دِیٖوَلَس	یَٹِس	یٹاَ کُس	گٹّاس
دُوٓسَس	اَقرِس	غُس	چَقآس
غوٓقُرَس	بُندَرِس	یُوٓمُس	مَلذَٰاس
پِھرکَنَس	نَجِس	چُھوٓکُس	بَکواس
یُوٓشَیَس	اِپھنِس	پُھرُوٓکُس	نآس
چَکَس	کِھس (فِن)	وٓاُس[۱] (یُوٓس)	ہاس
تَھنَس	غرِیٖپِس	موٓرگس	سآس
بَس	چھنِس	بُرُس	لآس
غَرقَس	پھآلِس	اِمرےکُس	لرے آس!
اِسَرکَس	خِس خِس	ژُوٓمُس	ایٖس گراس

۱ وس (بیوی) ضمیر کے بغیر ہے جب کوئی ضمیر مثلاً ''ی'' لگائیں تو یہ لفظ ''یُوٓس'' ہوگا۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نصاب (۱)

۱۔ ت + ن، زبر کے ساتھ، زیر کے ساتھ، اور پیش کے ساتھ پڑھنے سے کیا معنی ہوتے ہیں؟

۲۔ توۆمَ ٹرے توۆم بَلدا بیَسَنُ؟ ج: گگوۆ۔

۳۔ پَلاَ پُھلَ ٹرے پَلاَ پُھل نو، مَلتَسَ چپ، بیَسَن؟ ج: تِلیٔ ہاس۔

۴۔ اِغُوَیکَ دیشَشَلُ، دا تھوَسَ قربَٹاَ بیَسَنُ؟ ج: ترقُٹرے بِٹن۔

۵۔ اَلتوَ غَتاکَ یَچیٔ نُکَنُ گھرس، بیَسَنُ؟ ج: کھوَاٹ ہلدیٔن۔

۶۔ ہَن دوَٹرے ڈُکَ نُماَ دِیاہَس، ہَن دوَٹرے ڈُکَ نُماَ قُشلَس، بیَسَنُ؟
ج: پھٹیٔ کرے دِرَم پھٹیٔ۔

۷۔ پَھقُ اَیتُمُ پَھلوَوے پَھقوَ، بیَسَنُ؟ ج: پھیلڈے پَھقوَ۔

۸۔ تیرَمُ ژُسَ خا ژکَنرے اَغان شِمیٔ، جرے دان اَیُمُ ژکَنِک سُوم، بیَسَنُ؟
ج: لخشاڈے ڈُوڈوَ۔

۹۔ تُرے صَندوقُ لُم، غیَنِسَ، بیَسَنُ؟ ج: غیَنِسَ تُر۔

۱۰۔ گس اَپوَ گس سیئبان، بیَسَنُ؟ ج: پَھلَمرے گس۔

۱۱۔ مِیَل ڈے جُکَ اَپوَ، مِیَلرے گس، بیَسَنُ؟ ج: مِیَل گس۔

۱۲۔ غسَکَن بِیٔ شَسَک ڈُم اَپیٔ، بیَسَنُ؟ ج: غیَنِسرے یا بُریرے غَسَک۔

تھاَ کرے اِسکیٔ اَلتر اَلتمبوَ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۱۳. ڈُر مَنُم ہَلنڈ غُلکُ لوٗ، بیَسَنُ؟ ج: پاٰ لاٰ فَتاٰ۔

۱۴. دَرُوٗ: ڈُم دَرُوٗ: یَتَلےٗ ڈُم دَرُوٗ، اُر کےٗ ڈُم دَرُوٗ، بیَلَٹےٗ بِلُمُ؟

۱۵. جواہلِ زبان ہیں، اُن سے پُوچھیں۔

۱۶. اِلتُل، بیَسَنُ؟ ج: تُمَق، بَغُر، سُرُکُ، گِرَن وَغیرہ۔

۹ اگست ۲۰۰۳ء

قدیم ہُنزوے شمسی ہِسَمِکْ

گرُوُ = بہار	SPRING	حَمل	۳۱ گُنذِکْ
// //	//	ثَور	۳۱ گُنذِکْ
// //	//	جَوزا	۳۲ گُنذِکْ
شِنیَ = تابستان (موسمِ گرما)	SUMMER	سرطان	۳۲ گُنذِکْ
// //	//	اسد	۳۲ گُنذِکْ
// //	//	سنبلہ	۳۰ گُنذِکْ
دَتُو = خزان	AUTUMN	میزان	۳۰ گُنذِکْ
// //	//	عقرب	۳۰ گُنذِکْ
// //	//	قَوس	۲۹ گُنذِکْ
بَیُ = زِمستان (موسمِ سرما)	WINTER	جَدّی	۲۹ گُنذِکْ
// //	//	دَلو	۲۹ گُنذِکْ
// //	//	حُوت	۳۰ گُنذِکْ

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بحوالۂ کتاب "HUNZA" ص ۶۷-۶۸۔

منگل، ۱۲ اگست ۲۰۰۳ء

تھاَ کرےَ اِسکیَ اَلَترتورُموَ

چینی تُرکستان کی روایت کے مطابق بارہ جانوروں کا کیلنڈر

تُرکی نام	فارسی نام
(۱) ساچقان ییل	سالِ مُوش
(۲) اُوی ییل	سالِ بقر
(۳) یُولبارس ییل	سالِ پلنگ
(۴) توشقان ییل	سالِ خرگوش
(۵) بلیق ییل	سالِ نہنگ
(۶) ییلان ییل	سالِ مار
(۷) اَط = اَت ییل	سالِ اسپ
(۸) قوی ییل	سالِ گوسفند
(۹) میمون ییل	سالِ بمدونہ
(۱۰) توخو ییل	سالِ مُرغ
(۱۱) ایت ییل	سالِ سگ
(۱۲) تونگفوز ییل	سالِ خوک

نوٹ: یہ روایت عرصۂ دراز تک ہونزا میں رائج ہوکر ختم ہوگئی۔

یوسٹن امریکہ
۱۹ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاَ کرےَ اِسکیَ اَلترتُرماَ بنَ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

عہد ساز تحقیقی و تجزیاتی مطالعات پر مشتمل

جریدہ

مرتبہ سید خالد جامعی، ناظم

''جریدہ'' شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کا علمی و تحقیقی ترجمان ہے، جو باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ جریدہ کے شمارہ اکیس، بائیس، تیئیس، چوبیس، پچیس، چھبیس اور ستائیس، اٹھائیس اور انتیس کا دنیا بھر کے علمی، لسانی اور تحقیقی حلقوں میں پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے۔ ان شماروں کے اہم مندرجات کی ایک جھلک:

شمارہ اکیس — بروشسکی زبان کی تاریخ و قواعد پر اہم مضامین۔

شمارہ بائیس — ''قدیم لسانیات و کتبات نمبر''۔ پاکستانی ماہر لسانیات و آثار قدیمہ مولانا ابوالجلال ندویؒ کے وادیٔ سندھ کی مہروں پر نو تحقیقی مضامین۔

شمارہ تیئیس — ''فلسفہ لسان نمبر''۔ ابوالجلال ندویؒ کا تختۂ نقوش، جس کی مدد سے انھوں نے موئن جودڑو کی دو ہزار مہروں اور تحریروں کو پڑھنے کی کامیاب کوشش کی۔

شمارہ چوبیس — ''قدیم لسانیات و ادبیات نمبر''۔ دنیا کی تمام زبانوں کے حروف تہجی مشترک ہیں۔

شمارہ پچیس، چھبیس، اٹھائیس متروکات کی لغت [تین جلدیں مکمل]۔ استعماری طاقتوں کے ذریعے زبانوں کے قتل عام کی تاریخ، تحقیق کی روشنی میں۔

شمارہ ستائیس — ''مشرق و مغرب میں سرقہ بازی کی تاریخ''، سرقہ بازی پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کا منفرد کام، مشاہیر کے سرقوں کی تفصیلات ثبوت کے ساتھ۔

شمارہ انتیس — تہذیب مغرب اور فکر و فلسفۂ مغرب پر خصوصی دستاویز۔ عالم اسلام میں جدیدیت اور روایت کی کشمکش کی پندرہ سو سالہ تاریخ کا جائزہ